

توب قیامت کے سب سے بڑے نکتہ **دِقَال** کے بارے میں
احادیث نبویہ آثار صحابہ اور اقوال علماء کی روشنی میں مکمل معلومات کیلئے
چھپ اور جامع کتاب

www.pdfbooksfree.blogspot.com

کلامِ دِقَال

مصنف

امیرِ مصطفیٰ قاسم الطہر طاوی

ترجمہ

قاری یاسین قادری صاحب مدظلہ العالی

مکتبہ فیضانِ عطار

0300-7443224

کاناوجال

نالیوں

(محمد مصطفیٰ قاسم (علیہ السلام))

www.pdfbooksfree.blogspot.com

مترجم

محمد یاسین قادری شطاری ضیائی



مکتبہ فیضانِ علم روم روڈ کامونگی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب	کتاب ادھال
تالیف	احمد مصطفیٰ قاسم طہطاوی
نام ترجمہ	کانادھال
مترجم	محمد یاسین قادری شطاری ضیائی
صحیح	سکیم حافظہ مقبول احمد نقشبندی، کاموگی
کیوزنگ	محمد یاسین قادری شطاری ضیائی
ابتداء ترجمہ	شطاری ضیائی کیپوزر کاموگی
منگل	۱۵ جنوری ۲۰۰۵ء
صفحات	۱۲۰
تعداد	۱۱۰۰
تاریخ اشاعت	۲۰۰۷ء
ناشر	مکتبہ فیضان عطار کاموگی
قیمت	۶۰ روپے
		ملنے کا پتہ
☆		شطاری ضیائی پبلیکیشنز کاموگی
☆		محمد یاسین قادری شطاری ضیائی میدری مسجد کاموگی
☆		مکتبہ فیضان عطار کاموگی مرروڈ

انتساب

www.pdfbooksfree.blogspot.com

انتساب

ان مردانِ حق شناس کے نام جو

نہی آخر الزمان کے دامنِ رحمت سے لپٹ کر

مسک حق پر قائم رہنا اور اسی مسک پر رہنے کا بارگاہ

مولیٰ تعالیٰ میں پیش ہونا پسند کرتے ہیں

ہلسٹ کے اماموں، پیشواؤں، راہنماؤں، مجتہدوں،

معلموں، مدرسوں، ولیوں عالموں اور عالموں یعنی عالم باعمل

حضرات کے نام

پارساؤں اور گناہگاروں کے نام

وہ گروہ جسے آقا مولا ﷺ نے تاجیہ (نجات پانے والا)

فرمایا کے نام

امیدوار شفاعت

محمد یاسین قادری شطاری ضیائی سنی حنفی

اَللّٰهُ

جَلُّ جَلَالُهُ وَسُبْحَانَهُ وَتَعَالَى

فہرست

۹	عرض بلا غرض	۱
۱۱	حضور کا اندیشہ.....	۲
۱۱	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر اٹھایا جانا قرآن سے ثابت	۳
۱۲	احادیث سے علم یقینی.....	۴
۱۴	قادیانیت کا رد	۵
۱۵	مقدمہ	۶
۱۸	نام دجال کیوں؟	۷
۲۰	مسح کہنا خطا ہے	۸
۲۱	اس کا ذکر قرآن میں کیوں نہیں	۹
۲۵	دجال.....حقیقت و خیال	۱۰
۲۶	قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ	۱۱
۲۶	علامہ قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ	۱۲
۲۷	علامہ طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ	۱۳
۲۸	اسے مسح کیوں کہا گیا؟	۱۴
۳۰	شہرتِ خیر دجال	۱۵
۳۱	دجال کا اعلانیہ بیان	۱۶
۳۲	دجال اور قیامت	۱۷
۳۳	دجال سے پہلے کیا ہوگا؟	۱۸

۳۴	۱ - دعوائے نبوت کرنے والوں کا ظہور	۱۹
۳۵	۲ - فتح قسطنطنیہ	۲۰
۳۷	۳ - ظہور دجال کے قریب حالات کی تبدیلی	۲۱
۳۷	۴ - دجال سے پہلے قحط اور بھوک	۲۲
۳۸	۵ - ذکر الہی لوگوں کا کھانا ہوگا	۲۳
۳۹	ابن صیاد ہی دجال ہے؟	۲۴
۳۹	نبی کریم کی ابن صیاد سے گفتگو	۲۵
۴۱	نبی کریم ﷺ کا ابن صیاد کے لئے مراقبہ	۲۶
۴۴	ابن زیاد کی خوارق عادات	۲۷
۴۶	ابن عمر اور ابن صیاد میں عجیب مقابلہ	۲۸
۴۷	ابن صیاد اور ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۹
۴۸	دجال کا مکان اور ابن صیاد	۳۰
۴۹	کس نے کہا؟ ابن صیاد، دجال ہے	۳۱
۵۰	ابن صیاد اور علماء کا کلام	۳۲
۵۱	خطابی نے کہا	۳۳
۵۱	بیہقی نے کہا	۳۴
۵۲	نووی نے کہا	۳۵
۵۲	ابن حجر نے کہا	۳۶
۵۳	میں نے کہا	۳۷
۵۴	توجہ طلب	۳۸
۵۴	دجال جزیرہ میں	۳۹

۵۶	محاورہ مع الدجال	۴۰
۵۷	الدجال یفصح عن شخصیتہ	۴۱
۵۹	دجال کے ساتھ مکالمہ:	۴۲
۶۱	دجال اپنی شخصیت خود واضح کرتا ہے	۴۳
۶۱	دجال کہاں سے نکلے گا؟	۴۴
۶۳	دجال کب نکلے گا؟	۴۵
۶۳	دجال کے خروج کی وجہ	۴۶
۶۳	دجال سے فرار	۴۷
۶۶	فتنہ عظمیٰ	۴۸
۶۷	انبیاء دجال سے ڈراتے رہے	۴۹
۶۸	دجال کے پچھلگ	۵۰
۶۸	یہودی اس کے ساتھ	۵۱
۶۹	عورتوں کا اتباع کرنا	۵۲
۷۰	منافقوں اس کے پیروکار	۵۳
۷۲	پہلا دروازہ جسے دجال کھٹکھٹائے گا	۵۴
۷۲	گویا تو نے دجال کو دیکھا ہے	۵۵
۷۳	گویا تو نے دجال کو دیکھا ہے	۵۶
۷۵	اس کے ماتھے پر کیا لکھا ہے؟	۵۷
۷۶	حقیقت اور مجاز میں نشان	۵۸
۷۷	انپڑھ لفظ (کافر) پڑھے گا؟	۵۹
۷۷	فتنہ	۶۰

۸۱	دجال کے شعبدے حقیقت یا خیال؟	۶۱
۸۳	شیاطین اور دجال	۶۲
۸۵	دجال زمین پر کتنی دیر ٹھہرے گا؟	۶۳
۸۸	مومن حضرات اور دجال	۶۴
۹۱	دجال کے مقابل سخت ترین لوگ	۶۵
۹۱	جہاں دجال داخل نہیں ہوگا	۶۶
۹۳	مدینہ کے دروازوں پر آنا سا منا	۶۷
۹۳	دجال کا آنا سا منا	۶۸
۹۸	خلاصی کا دن	۶۹
۹۹	نزول عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام	۷۰
۱۰۲	دجال کا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھنا	۷۱
۱۰۲	دجال کے بعد زمین کا حال	۷۲
۱۰۷	نبی کریم ﷺ کی وصیت	۷۳
۱۰۸	دجال سے نجات	۷۴
۱۰۸	نیک اعمال میں جلدی	۷۵
۱۰۹	اس کے شرک سے پناہ مانگنا	۷۶
۱۱۰	نماز میں اس کے فتنے سے پناہ مانگنا	۷۷
۱۱۱	سورہ کہف کی آیات کا حفظ	۷۸
۱۱۲	سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نزول کیوں ہوگا؟	۷۹
۱۱۵	یا جوج و ماجوج	۸۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عرض بلا غرض

www.pdfbooksfree.blogspot.com

اللہ کے فضل و کرم سے جب حرین شریفین کی حاضری کا شرف حاصل ہوا تو ,, المسیح الدجال ,, نامی کتاب خریدی، مطالعہ شروع ہوا تو ساتھ ترجمہ بھی کرتا گیا اس طرح الحمد للہ! یہ ایک مترجم رسالہ دجال کے موضوع پر کافی و شافی تیار ہو گیا۔ مصنف نے اس میں حقائق کو پیش کرنے کی کوشش کی ہے، الحمد للہ! کہ مؤلف کا تعلق جماعتِ ناجیہ، اہل سنت و جماعت، کے ساتھ ہے جس کا ثبوت مطالعہ کتاب سے میسر ہو جائے گا، چونکہ یہ مسئلہ ایک عقیدہ کی حیثیت رکھتا ہے، اسلئے بھی اسے اہمیت ہے۔ بطور خلاصہ کچھ معلومات درج ذیل ہیں،

صدر الشریعہ حضرت علامہ مولانا حکیم محمد امجد علی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب، فقہی انسائیکلو پیڈیا، بہار شریعت، حصہ اول میں (معاذ و محشر کا بیان) کے تحت علامات قیامت کو ذکر کرتے ہوئے (۲۱) نمبر پر دجال کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:

(۲۱) دجال کا ظاہر ہونا کہ چالیس دن میں حرین طہیین کے سوا تمام روئے زمین کا گشت کرے گا، چالیس دن میں پہلا دن سال بھر کے برابر دوسرا دن مینے بھر کے برابر اور تیسرا دن ہفتہ کے برابر اور باقی دن چوبیس چوبیس گھنٹے کے ہوں گے اور وہ بہت تیزی کے ساتھ سیر کرے گا جیسے بادل جس کو ہوا اڑاتی ہو، اس کا فتنہ شدید ہوگا، ایک باغ اور ایک آگ اس کے ہمراہ ہوں گے جن کے نام جنت و دوزخ رکھے گا جہاں جائے گا یہ بھی جائیں گے مگر وہ جو دیکھنے میں جنت معلوم ہوگی وہ حقیقتہً آگ

ہوگی اور جو جہنم دکھائی دے گی وہ آرام کی جگہ ہوگی اور وہ خدائی کا دعویٰ کرے گا جو اس پر ایمان لائے گا اسے اپنی جنت میں ڈالے گا اور جو انکار کرے گا اسے جہنم میں داخل کرے گا، مردے جلانے (زندہ کرے) گا زمین کو حکم دے گا وہ سبزے اگائے گی، آسمان سے پانی برسائے گا اور ان لوگوں کے جانور لمبے چوڑے خوب تیار اور دودھ والے ہو جائیں گے اور ویرانے میں جائے گا تو وہاں کے دھینے شہد کی مکھیوں کی طرح دل کے دل اس کے ہمراہ ہو جائیں گے۔ اسی قسم کے بہت شعبہ دے دکھائے گا اور حقیقت میں یہ سب جادو کے کرشمے ہوں گے اور شیاطین کے تماشے جن کو واقعیت سے کچھ تعلق نہیں، اسی لئے اس کے وہاں سے جاتے ہی لوگوں کے پاس کچھ نہ رہے گا حرمین شریفین میں جب جانا چاہے گا ملائکہ اس کا مونہ پھیر دیں گے البتہ مدینہ طیبہ میں تین زلزلے آئیں گے کہ وہاں جو لوگ بہ ظاہر مسلمان بنے ہوں گے اور دل میں کافر ہوں گے اور وہ جو علم الہی میں دجال پر ایمان لا کر کافر ہونے والے ہیں ان زلزلوں کے خوف سے شہر سے باہر بھاگیں گے اور اس کے قتلے میں مبتلا ہوں گے دجال کے ساتھ یہودیوں کی فوجیں ہوں گی اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا، ک ف ر، یعنی کافر جس کو ہر مسلمان پڑھے گا اور کافر کو نظر نہ آئے گا، جب وہ ساری دنیا میں پھر پھر کر ملک شام کو جائے گا اس وقت حضرت مسیح (عیسیٰ) علیہ الصلوٰۃ والسلام آسمان سے مسجد دمشق کے شرقی مینارہ پر نزول فرمائیں گے، صبح کا وقت ہوگا نماز فجر کے لئے اقامت ہو چکی ہوگی، حضرت امام مہدی کو کہ اس جماعت میں موجود ہوں گے امامت کا حکم دیں گے، حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھائیں گے، وہ لعین دجال حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سانس کی خوشبو سے گھلنا شروع ہوگا جیسے پانی میں نمک گھلتا ہے اور ان کی سانس کی خوشبو مدبصر (جہاں تک آپ کی نگاہ جائے گی) تک پہنچے گی، وہ بھاگے گا یہ تعاقب فرمائیں گے اور اس کی پیٹھ میں نیزہ ماریں۔ مے اس سے

وہ جہنم واصل ہوگا۔ (بہار شریعت، حصہ اول، معاد و محشر کا بیان)

اس ساری گفتگو سے اس مسئلہ کی اہمیت واضح ہوئی مگر چودھویں صدی کے ایک مفسر نے اپنی بد عقیدگی کا یوں اظہار کیا، اُس کا اسلام سے کیا تعلق ہے؟ اس نے لکھا:

حضور کا اندیشہ صحیح نہ تھا

حضور کو اپنے زمانہ میں اندیشہ تھا کہ شاید وہ جال آپ کے عہد میں ظاہر ہو جائے یا آپ کے بعد کسی قریبی زمانہ میں ظاہر ہو لیکن ساڑھے تیرہ سو برس کی تاریخ نے ثابت کر دیا کہ حضور کا اندیشہ صحیح نہ تھا۔

(ترجمان القرآن فردری ۱۹۲۶ء، بحوالہ آئینہ مودودیت، علامہ مولانا فیض احمد اویسی

صاحب ص ۷)

جبکہ اہلسنت کے نزدیک جو جو بطور خبر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تک پورا نہ ہو لے گا قیامت رونمانہ ہوگی، دیکھئے بہار شریعت صفحہ ۱۹، نشانی (۲۸) کے بعد آپ فرماتے ہیں:

”یہ چند نشانیاں بیان کی گئیں ان میں بعض واقعہ ہو چکیں اور کچھ باقی ہیں جب نشانیاں پوری ہو لیں گی اور مسلمانوں کی بغلوں کے نیچے سے وہ خوشبودار ہوا گزرے گی..... دفعہ حضرت اسرافیل علیہ السلام کو صور پھونکنے کا حکم ہوگا،“

حضور کے کسی حکم کو برحق نہ ماننا گھٹیا ترین گستاخی ہے، اس کتاب میں سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آسمان سے نزول ثابت ہے، اور قرآن سے آسمان کی طرف اٹھایا جانا ثابت ہے مگر مودودی نے اس کا بھی انکار یوں کیا:

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آسمان پر اٹھایا جانا قرآن سے ثابت نہیں

ہے، اس قائلوہ کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں، یہ سوال کہ اٹھانے کی

کیفیت کیا تھی تو اس کے متعلق قرآن میں کوئی تفصیل نہیں بتائی گئی اسی لئے قرآن کی بنیاد پر نہ تو ان میں سے کسی ایک پہلو کی قطعی نفی کی جاسکتی ہے اور نہ اثبات،،
(تفسیر القرآن، بحوالہ آئینہ مو دودیت صفحہ ۱۱، مولانا فیض احمد اویسی صاحب)

احادیث سے علم یقینی حاصل نہیں ہوتا

،، احادیث پر ایسی کسی چیز کی بنا نہیں رکھی جاسکتی جسے مدارِ کفر و ایمان قرار دیا جائے احادیث چند انسانوں سے چند انسانوں تک پہنچتی آئی ہیں جن سے حد سے حد تک کوئی چیز حاصل ہوتی ہے تو وہ گمانِ صحت ہے نہ علم یقین،،

(ترجمان القرآن، مارچ-ماجون ۱۹۳۵ء بہ حوالہ آئینہ مو دودیت)

وہ شخص بھی مو دودی زدہ اور اس کی اقتداء میں ہے جو دجال کو امر کی اسلحہ یا جنگی مشینوں سے تعبیر کرتا ہے، درپردہ وہ دجال کے وجود کا منکر ہے اور فکر مو دودی کو فروغ دیتا ہے، جیسے ٹی، وی پر **HIDDEN TROTH (END OF THE TIME)** نامی پروگرام میں اسی طرح کی گفتگو کی گئی ہے، نیز قیامت کے وجود کا درپردہ انکار محسوس ہوتا ہے، مجھے اس پروگرام کی cd وصول ہوئیں جو مکمل درست نہ تھیں جتنی میں نے سنی اس میں ایسی ہی گفتگو پائی، اللہ تعالیٰ ان قتنوں سے محفوظ فرمائے۔

قاویانیت کا رد

قاویانیت کا دعویٰ یہ ہے کہ وہ مسیح جس کے آنے کی خبر رسول اللہ ﷺ نے

دی وہ میں ہی ہوں، سوال یہ ہے کہ

۱۔ اگر یہی وہ مسیح ہے تو پھر اس نے کتنے دن بعد از خروج دنیا پے گزارے

چالیس سال یا کم و بیش، اگر کم و بیش تو یہ چھوٹا ہے اگر چالیس سال تو پھر بھی چھوٹا کہ یہ

قاویان میں یا کہیں اور دفن مگر مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام گنبد خضراء میں مدفون ہوں گے۔

۲۔ اس کے ہوتے دجال آیا یا نہیں اگر آیا تو اس کی خبر کیوں نہیں ملتی اور اسے قتل کس نے کیا۔

۳۔ کیا اس نے یہودیوں کو قتل کیا، صلیب کو توڑا، اگر توڑا تو اب عیسائیت کہاں سے آئی اور یہودیت کیوں موجود ہے؟ یہ تو ان کا پروردہ ہے اب اس کا مرکز ان کے پاس ہے وہاں ہی جینا مرنا، انہیں اسلام سے نہیں بلکہ اسلام آباد سے غرض ہے۔

۴۔ اقوام عالم کے نزدیک جو اسلامی فرقے ہیں وہ ختم ہو کر ایک ہی فرقہ باقی رہنا تھا اور باقی سب ادیان ختم ہو کر صرف اسلام باقی رہنا تھا تو دیگر کیوں موجود ہیں؟

ایسی کئی خرابیاں قادیان کے نبی کو سچا ماننے سے لازم آتی ہیں اللہ تعالیٰ تمام باطل فتنوں سے اپنی پناہ میں رکھے! اس کے مضمون کی تفصیل کرتے تو ایک ضخیم کتاب مرتب ہوتی ضرورت کو پیش نظر رکھا گیا اس لئے دیگر مواد کو چھوڑ کر اختصار سے کام لیا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہر طرح کے فتنوں سے اپنی پناہ عطا کرے اور ایمان پر موت عطا فرمائے! اللہ تعالیٰ طالب حق کو اس کتاب کے ذریعے فیض یاب کرے اور ہماری طرف سے ہمارے آقا و مولا پر اعلیٰ ترین درود و سلام نازل فرمائے جن سے ہم تمام گناہ گاروں کی بخشش ہو اور ہر مسلمان کا دل دوسرے کے لئے صاف ہو ہر ایک کی آخرت بہتر ہو جنت میں اعلیٰ مقام پائے، غرض ہر خیر سے پہنچے اور ہر شر سے بچ جائے آمین! بجاہ نبیہ الامین!

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کتاب کو چھاپنے کے لئے جناب محترم شعبان صاحب اور محمد اعجاز صاحب، مکتبہ فیضان عطار کا موکنی نے مکمل خرچ کرنے کا تعاون فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ انہیں دین و دنیا کی خیر عطا فرمائے، آقا مولیٰ محمد رسول اللہ ﷺ کی شفاعت
عطا فرمائے اور اشاعت دین کے ایسے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق
عطا فرمائے، کاروبار میں وسعت اور رزق حلال میں برکت فرمائے آمین!

محمد یاسین قادری شطاری ضیائی

○ خطیب: جامع مسجد مرچہ فیض محمدی مرہڑا کا سوگی

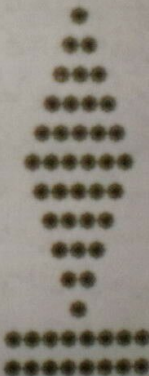
○ مدرس قرآن: جامع مسجد حیدری کا سوگی

○ حال مدرس: المدینہ اسلامک یونیورسٹی گوجرانوالہ سی ٹی روڈ نزد بازار

○ صدر تنظیم ادارہ امام احمد رضا ٹرسٹ کا سوگی فون: ۰۳۲۳۳۲۸۹۳۲۳

۱۵ جولائی ۲۰۰۵ء، برطانیہ، جمادی الثانیہ ۱۴۲۶ھ، بوقت ۱۰:۰۰ روز جمعہ المبارک

(محمد اسلم ب)



مُتَلَمَّتَا

اللہ تعالیٰ کیلئے ہر خوبی و حمد و ثنا ہے جو حاضر و غیب کو جانتا ہے، جس نے قلم پیدا کیا تو اسے فرمایا: لکھ، اس نے عرض کیا، کیا لکھوں.....!؟..... فرمایا، ہر چیز کی تقدیر لکھ حتیٰ کہ قیامت کا پنا ہونا (ابوداؤد/۳۷۰۰)

حمد و ثنا کے بعد:

کوئی تہم نہیں اگر میں کہوں: کہ دجال کے متعلق حدیث اور اس کے آثار پے در پے ہونا ذوق و شوق والے ان موضوعات میں سے ہے جن کی طرف گردنیں ہماگتی ہیں اور کان پوری طرح متوجہ ہوتے ہیں اور آنکھیں ٹٹکنگی ہاندھ کر دیکھتی ہیں۔

کوئی حیرانگی نہیں اس میں اگر میں کہوں:

وہ کتابیں جن میں دجال کا ذکر ہے بہت کثیر ہیں حتیٰ کہ آفاق میں پہنچ چکی ہیں، کثیر جگہیں کہ ان کا احاطہ نہ کئے جانے میں کوئی شبہ نہیں اور دجال کے جھکنڈوں کے راہ جو اب ہم ہیں اور پوشیدہ ہیں جن کو بہت سارے لوگ نہیں جانتے ان کا احاطہ شمار بھی نہ ممکن ہے، انکی بات کرنے میں بعض کتابیں جو اس کے بارے گفتگو پر مشتمل ہیں ان میں زمانے کی من گھڑت باتوں پر اختصار ہے بلکہ ایسی وہی چیزیں ہیں جو محول اور غلطیہ کا باعث ہیں۔

اور فضول نہ ہوگا، اگر میں کہوں: کہ یہ کتاب اپنے سے پہلی کتب سے اپنے عجم کے چھوٹا ہونے میں ممتاز ہے کہ حادثات دجال پر مشتمل ہے، میں نے اس میں

سب سے زیادہ جہاں
۹۱۶
مذہب یا مین خطاری میاں
اس کے نام، اس کا نام دجال رکھے جانے کی وجہ، اس کا ذکر قرآن میں نہ ہونے سے
متعلق، کیا وہ حقیقت ہے یا خیال؟ اوہ ابن صیاد ہے یا نہیں؟ اور میں نے ابن صیاد کے
ساتھ نبی کریم ﷺ کی احادیث اور آپ سے اس کا مراقبہ، اور بہت ساری احادیث
ذکر کی ہیں۔

میں ابھارنے والی حقیقت کی طرف بیڑی پہنے چھوٹے چھوٹے قدموں
سے چلنے والے کی طرح چلا جس میں بہت سارے حیران و پریشان رہے اور قلمیں
عاجز ہوئیں وہ حقائق یہ ہیں:

کیا وہ زندہ ہے؟

وہ کہاں ہے؟

کب نکلے گا؟

کہاں سے نکلے گا؟

سب سے پہلے کس انہر میں جائے گا؟

کن علاقوں میں نہ جائے گا؟

کتنی دیر زمین میں ٹھرے گا؟

اور اسے کون قتل کرے گا؟

میں پیچھے پڑ گیا اس کے وصف، اس کی بیعت کے ذکر کرنے،

جو اس کے ماتھے پر لکھا ہے اس کے ذکر کرنے میں

کیا یہ خیال ہے یا حقیقت ہے؟

اس کے شعبدوں،

اس کا شیطان کے ساتھ تعلق

چھٹکارے کے دن،

جیسی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزول،
اس فتنہ سے نجات کی کیفیت کے ذکر

اور یا جو ج ما جو ج کے بارے بیان کرنے میں۔
اللہ تعالیٰ سے میں اس کی توفیق اور اخلاص مانگتا ہوں۔

(صدر معظنی (الغفرانی)

مترجم

صدر یاسین فاوری (غفرانی ضیائی

۱۶ جنوری ۲۰۰۵ء

۶ ص (العرش) ۱۴۲۶ھ

پرزور پبلشرز اسلام آباد

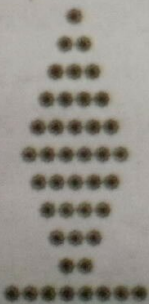
☆ نائب، جانشین و ظیفہ آستانہ عالیہ قادریہ شکاریہ

ضیائیہ کوئی اور عبدالرحمن باغبان پورہ لاہور

☆ مدرس جامعہ اسلامیہ جامع مسجد حیدری کاموگی

☆ خطیب عمر مسجد چشمہ فیض محمدی کاموگی

☆ صدر ادارہ امام احمد رضا ٹرسٹ کاموگی



نام دجال کیوں؟

فضول نہیں اگر میں کہوں: دجال نام رکھنے کے سبب میں بہت زیادہ خستاف ہے، کہا گیا ہے: دجل (سے دجال بنا) کا اصل معنی تھپتہ ہے یعنی ڈھانپنا۔ عربی زبان میں ایک محاورہ ہے: دجل البعیر (یہ محاورہ) اس وقت بولا جاتا ہے جب اونٹ پر تار کول وغیرہ ملی گئی ہو۔

حافظ ابن حجر نے کہا: علماء نے کہا: دجال کا لفظ لغت میں دس معنوں میں استعمال ہوتا ہے:

اول: دجال کا معنی ہے کذاب (بہت جھوٹا) یہ ظلیں وغیرہ کا قول ہے اس کی جمع دجالون ہے۔

دوم: یہ کہ دجال دجل سے بنایا گیا ہے اس کا معنی ہے اونٹ کو تار کول لانا، اس نام کے رکھنے کا مقصد یہ ہے کہ وہ حق کو چھپائے گا اور اس پر اپنے جادو اور بھوٹ سے پردہ ڈالے گا جیسے کوئی آدمی اپنے اونٹ کی خارش کو تار کول سے چھپاتا ہے، جب وہ یہ کام کرے تو اس کا نام ندجل ہے، اس کا قائل اصمعی ہے۔

سوم: اس کا نام یہ اس لئے ہے کہ وہ زمین کے اطراف میں گھوم جائے گا اور انہیں طے کر لے گا، جب کوئی یہ کام کرتا ہے تو کہا جاتا ہے: دجل الرجل۔ آدمی نے زمین کو پھر کر طے کر لیا۔

چہارم: لفظ دجال میں ڈھانپنے کا مفہوم ہے! کیونکہ وہ زمین پر پوری طرح چھا جائے گا اور پوری زمین کو اپنے شر سے ڈھانپ لے گا، اور دجل کا معنی ڈھانپنا ہے، ابن درید نے کہا: شملُ خسی غطینةً فقط ذجلتہ (ہر وہ چیز جسے میں نے ڈھانپ لیا اس کے ساتھ میں نے دجال والا کام کیا)

پہلے : اس کا نام دجال اس لئے ہے کہ وہ اس زمین کو قطع کر گا جب وہ مکہ اور مدینہ کے علاوہ پوری زمین کو روند ڈالے گا۔

ششم : اس کا نام دجال اس لئے رکھا گیا کہ وہ لوگوں کو اپنے شر سے دھوکہ دے گا جیسا کہ کہا جاتا ہے: لَطَخِيْنِيْ فَلَانِ بِشْرِهِ (فلان شخص نے مجھے اپنے شر سے آلودہ کر دیا) (جیسے گندگی سی کسی چیز کو آلودہ کیا جاتا ہے، معلوم ہوا کہ دجال کا شر ایک گندگی ہے جو ایمان کو آلودہ کر دے گی، محمد یا سین قادری شطاری ضیائی)

ہفتم : دجال کا معنی ہے مُخْرِق اور مُخْرِق یعنی دہشت زدہ کرنے والا اور بہت جھوٹ بولنے والا۔

ہشتم : دجال کا معنی ہے مُصَوِّر طمع سازی کرنے والا یہ مفہوم بتانے والے ثعلب ہیں، جیسا کہ جب تموار کو سونا چڑھا کر طمع کیا گیا ہو تو کہا جاتا ہے سَيْف مُذْجَل یعنی سونا چڑھائی ہوئی تموار۔

نہم : دجال سونے کے اس پانی کو بھی کہا جاتا ہے جس کے ساتھ کسی چیز کو طمع سازی کی جائے کہ اس کا باطل (باہر سے) حسین ہو جائے اور اس کے اندر ٹھیکری یا عود ہو (لہذا دجال بھی جو اس کے دل میں ہو گا اس کے خلاف ظاہر کرے گا اس طرح اس کی طرف سے طمع سازی ہوگی)

دہم : دجال: فَبِرْنَدِ السَّيْفِ تموار کا جوہر، اس کے نقش نگار (ان معانی کو قرطبی نے ۶۰/۲ میں ذکر کیا، ان معانی میں سے اکثر کولسان العرب اور فتح الباری ۱۳/۹۷ میں دیکھا جاسکتا ہے)

بعض علماء نے ان میں سے اکثر معانی کا ذکر کیا اور حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں اپنے شیخ محمد الدین المشیر ازی فیروز آبادی سے ذکر کیا: کہ آپ نے اس کا نام دجال رکھنے کا سبب بیان کرتے ہوئے پچاس قول جمع کئے (فتح الباری ۱۳/۱۰۱)

مسح کہنا خطا ہے

بہت سارے لوگوں نے تالیفات مرتب کیں اسی طرح ایک سی زائد علماء نے اس کا نام مسحِ دجال ذکر کیا تاکہ وہ مسحِ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے الگ کر سکیں، حالانکہ علمائے اس کا انکار فرمایا:

ابن حجر نے کہا:

ابن عربی نے مبالغہ کیا کہ کہا: قوم گمراہ ہو گئی تو انہوں نے اسے مسحِ روایت کیا اور بعض نے سین کو مشدّد کر دیا تاکہ اس کے اور مسحِ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درمیان فرق کر سکیں اس طرح انہوں نے مسح کی بجائے مَسْبِیْخ کر دیا اور یہ ان کا گمان ہے۔ کیونکہ ان دونوں کے درمیان تو فرق پہلے سے ہی ہے۔

بہترین وہ چیز کی جس کی ہم پر اتباع واجب ہے وہ ہے جو نبی کریم ﷺ سے سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دجال کے درمیان فرق کرنے کیلئے وارد ہے، کہ نبی کریم ﷺ نے دجال کے بارے فرمایا:

مَسْبِیْخُ الضَّلَاةِ گمراہی کا سیاہ یا گمراہی کا راہنما (اس کی تخریج والفاظ آگے تفصیل سے آرہے ہیں) یہ دلالت کرتا ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام مَسْبِیْخُ الْفٰہِدٰی ہیں، تو ان لوگوں نے سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم کا ارادہ کیا، مگر حدیث میں تحریف کر دی۔

امام نووی نے ذکر کیا کہ اکثر راویوں نے اسے لفظ مسح سے ہی ذکر کیا بعض نے مخالفت کی کہ حاء کو حاء سے بدل دیا اور جو حاء سے ہے اسے ہی ترجیح ہے یعنی مسح حاء پر نقط نہیں

(فتح الباری ۱۳/۱۰۲:۱۰۱ اور امام نووی کی شرح مسلم ۲/۵۹۰)

قرآن میں ذکر کیوں نہیں؟

www.pdfbooksfree.blogspot.com

ان بہت سارے سوالوں میں علماء کا اختلاف ہے جو دجال کے متعلق ہیں، خصوصاً جن میں کوئی حدیث ثابت نہیں اور یقیناً جو ان میں سے زیادہ ظاہر ہیں درج ذیل ہے۔

دجال کا ذکر قرآن میں صراحتاً کیوں نہیں؟

خاص کر کے اس سے جس شر کا ذکر ہے، لوگوں کے لئے اس کا فتنہ عظیم، اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا مسلسل اس سے بچانے کی وضاحت ہے، اور اس سے پناہ مانگنے کا حکم ہے حتیٰ کہ نماز میں بھی۔

علماء نے کئی جواب دئے ہیں جن کا حاصل یہ ہے۔

۱ - یہ کہ اس کا ذکر صراحت سے نہیں کیا گیا، لیکن اس کی طرف اشارہ

کئی آیات میں ہے، ان میں سے ایک یہ ارشاد الہی ہے:

﴿.....يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا.....﴾

سورة الأنعام آیت ۱۵۸،

جس دن تیری رب کی بعض نشانیاں آئیں گی تو کسی نفس کو اس کا ایمان نفع

ندے گا۔

اس کے معنی پر دلالت اس حدیث شریف کی ہے جو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ:

ثَلَاثَةٌ إِذَا خَرَجْنَا لَمْ يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا، لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ:

الدُّجَالُ وَالذَّابَّةُ وَطُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا.

تین چیزیں جب نکلیں گی تو کسی جان کو جو اس سے پہلے ایمان نہ لائی ہوگی اس کا ایمان لانا ناقہ نہ دے گا، دجال، دابۃ الارض اور سورج کا مغرب سے طلوع ہوتا۔ (۱)

۲ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَأَنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ الْأَيُّمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ.....﴾

اور نہیں کوئی اہل کتاب مگر وہ ضرور ضرور آپ پر ایمان لائے گا اس کی موت سے پہلے..... (۲)

اس میں نزول عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی طرف اشارہ ہے، اور یہ بات صحیح ہے کہ آپ دجال کو قتل کریں گے، تو اللہ تعالیٰ نے ضدین میں سے ایک کے ذکر پر ہی اکتفاء فرمایا اور اس لئے بھی کہ اس کا لقب بھی عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے لقب کی طرح مسیح ہے لیکن دجال گمراہی کا مسیح ہے اور عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام ہدایت کے مسیح ہیں۔

۳ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

لَخَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ أَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ (۳)

یقیناً آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا انسان کے پیدا کرنے سے بڑا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

(۱) صحیح مسلم، کتاب الایمان حدیث نمبر (۲۳۹): ترمذی کتاب التفسیر، ۳۰۷۳: مستدرک/

۳۳۵: صحیح ابن ابی شیبہ، کتاب النہج، ۳۷۵۹۶: صحیح ابویوسف، ۱۰۷/

(۲) سورۃ النساء، ۱۵۹/ (۳) سورۃ غافر، ۵۷/

بغوی نے تفسیر معالم التنزیل میں ذکر کیا: ان کے الفاظ یہ ہیں:
اہل تفسیر نے کہا:

یہ آیت یہود کے بارے نازل ہوئی، اس لئے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہا:

إِنَّ صَاحِبَنَا الْمَسِيحَ بْنَ دَاوُدَ - يَغْتُونُ الدُّجَالَ - يَخْرُجُ فِي آخِرِ
الزَّمَانِ فَيَبْلُغُ سُلْطَانَهُ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ، وَيُرَى الْمَلِكَ الْيَنَانِ.

پیشک ہمارا صاحب مسیح بن داود۔ ان کی مراد دجال ہے۔ آخری زمانہ
میں نکلے گا تو اس کی سلطنت بر بحر میں ہوگی، اور وہ ملک ہمیں واپس دلادے گا۔
اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ

اللہ کی پناہ مانگ (یعنی مسیح دجال کے فتنہ سے) (۱)

حافظ ابن حجر نے اس طرف اشارہ فرمایا اور اسے مستحسن قرار دیا اور فرمایا اس
جگہ الناس سے مراد دجال ہے گویا کل کو بعض پر استعمال کیا گیا ہے۔
اس کی طرف حافظ ابن حجر نے اشارہ کیا اور اسے حسن قرار دیا، اور فرمایا:
یہاں الناس سے مراد دجال ہے تو گویا کل (ایسا لفظ جو کثیر کے لئے
ہو) کو بعض (ایک) پر استعمال کیا گیا ہے۔

یہ اگر ثابت ہو تو بہترین جواب ہے، اور اس میں سے ہے جس کا ذکر نبی
کریم ﷺ نے اپنے بیان سے کیا (۲)

(۱) تفسیر بغوی، معالم التنزیل ۱۰۱/۳: سیوطی نے ابی عالیہ سے عبد بن حمید سے مرسل ذکر کیا:

ابن ابی حاتم نے سند صحیح کے ساتھ درمنثور میں ۶۶۱/۵۔

(۲) مفتاح الباری ۱۳/۹۸، النهاية فی الغنی ابن کثیر ۱/۱۵۱، ۱۵۲

بعض نے ایک چوتھا جواب زیادہ ذکر کیا تو کہا:

آپ نے اس کا ذکر اس کے حقیر و ذلیل ہونے کی وجہ سے چھوڑ دیا، اسی طرف حافظ ابن کثیر کا میلان ہے کہ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ عزوجل نے اس کا ذکر چھوڑا، اس کا ذکر قرآن میں اس کی حقارت اور استہان کے سبب نہیں، اس لئے کہ اس کے جھوٹا ہونے کا معاملہ اس سے واضح تر ہے کہ اس پر حبیہ کی جائے یا اس سے ڈرایا جائے، اور کبھی کسی شے کا ذکر اس کے واضح ہونے کی وجہ سے چھوڑ دیا جاتا ہے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے وقت وصال حالت مرض میں ارشاد فرمایا اور اس بات کا عزم کر لیا کہ اپنے بعد سیدنا صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کو لکھ دیں پھر اسے چھوڑ دیا اور فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَالْمُؤْمِنِينَ إِلَّا آتَا بِكُمْ

اللہ تعالیٰ اور مومن انکار کریں گے مگر ابو بکر کا (تمہیں کریں گے) (۱)

لہذا آپ ﷺ نے اس پر بیان کو ترک فرما دیا کیونکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت واضح اور قدر صحابہ کرام کے نزدیک ظاہر تھی، اور آپ جانتے تھے کہ صحابہ کرام کسی کو آپ کے برابر نہیں سمجھتے، تو اسی طرح یہ مقام ہے جس میں ہم ہیں کہ وہاں کی مذمت واضح اور نقص ظاہر ہے اس مقام کی وجہ سے جس کا وہ خود دعویٰ کرے گا اور وہ مقام ربوبیت ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر ترک فرما دیا، اس نعرے فرمانے کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مومن بندے جائیں کیونکہ اس جیسی باتیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان اور ان کے احکام کو تسلیم کرنے میں ہی ان کی رہنمائی کرتی ہیں اور ایمان و تسلیم کو زیادہ کرتی ہیں (۲)

(۱) صحیح ہے اسے ابن سعد نے طبقات کبریٰ ۱/۱۶۳ میں روایت کیا، حاکم نے مستدرک میں

کتاب سعادت صحابہ ۱/۲۷۷ میں اور ذہبی نے فرمایا اس کی سند صحیح ہے۔

(۲) صحابہ فی النقص والاعلام ۱/۱۵۲

ابن حجر نے اس کا تعاقب کیا جس نے کہا کہ اس کا ذکر بوجہ حقارت چھوڑا گیا ہے، اور اس کی کمزوری کو بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے یا جوج ماجوج کا ذکر کیا جبکہ ان کا فتنہ دجال کے فتنہ سے کم نہیں (یا جوج ماجوج سے دجال کا فتنہ بڑھ کر لگتا ہے کہ وہ شرک کی دعوت دینے والا اور دعویٰ الوہیت کرنے والا ہوگا میں سمجھتا ہوں کہ یہ کفر سے بھی بڑھ کر ہے کیونکہ عام کفر سے شرک کو علماء نے اعلیٰ درجہ کا کفر شمار کیا ہے البتہ مطلق کفر میں برابر ہیں کہ مومن وہ بھی نہیں وہ بھی نہیں جہنم میں دونوں جائیں گے، اللہ اعلم بالصواب، محمد یا سین قادری شطاری ضیائی)



www.pdfbooksfree.blogspot.com

دجال..... حقیقت و خیال

ایمان کی بات یہ ہے کہ دجال آخری زمانہ میں ہوگا یہ حقیقت ہے اس میں کوئی شک نہیں اس پر ایمان رکھنا واجب ہے۔

اہل علم نے اس پر ایمان کے واجب ہونے پر اتفاق کیا ہے جو دجال کے خروج اور اس کے اس فتنہ کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے وارد ہے جس کیساتھ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آزمائے گا، اس کی مخالفت اہل بدعت اور سنی صحابہ و راہ والوں کے سوا کسی نے نہیں کی یعنی خارجی اور معتزلہ، اہل علم کے لئے اس کے کئی دلائل ان کے رد میں مذکور ہیں، کچھ ان سے ہم ذکر کرتے ہیں۔

قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ

نے احادیث و مجال کو ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

ان احادیث میں دلیل ہے کہ مسلک اہل سنت حق ہے کہ وہ مجال کا وجود صحیح ہے، وہ ایک معین شخص ہے، اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آزمائے گا، اسے کئی چیزوں پر قدرت ہوگی جیسے قتل کے بعد زندہ کرنا، ہزہ اور نہروں کا ظہور، جنت و دوزخ زمین کے فرزانوں کا اس کے پیچھے چلنا۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہوگا، پھر اللہ تعالیٰ اسے عاجز کر دے گا تو وہ کسی کے قتل وغیرہ پر قادر نہ رہے گا اس کا معاملہ باطل ہو جائے گا اور اسے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام قتل کریں گے۔

بعض خارجیوں، معتزلہ اور جمہیہ نے اس میں (اہل سنت کی مخالفت کی) تو انہوں نے اس کے وجود کا انکار کر دیا اور احادیث سمجھ کا رد کر بیٹھے۔ (۱)

علامہ قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ

نے فرمایا: مجال پر ایمان رکھنا اور اس کا لگنا حق ہے، اور یہ ہی اہل سنت اور عام اہل فقہ و حدیث کا مذہب ہے، بخلاف معتزلہ اور خارجیوں کے جنہوں نے اس کا انکار کیا۔ (۲)

علامہ طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ

نے اس کے بارے میں مشہور عقیدہ میں فرمایا:

نُؤْمِنُ بِأَشْرَاطِ السَّاعَةِ: مِنْ خُرُوجِ الدَّجَالِ وَنُزُولِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مِنَ السَّمَاءِ۔ (۳)

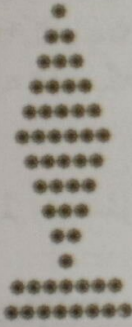
(۱) سے ابن حجر نے فتح الباری ۱۳/۹۸ میں نقل کیا۔

(۲) تذکرہ قرطبی ۲/۵۱۔

(۳) شرح عقیدہ طحاویہ میں اس المعنی ۵۶۵، ۵۶۶۔

اور ہم قیامت کی علامات پر ایمان رکھتے ہیں: جیسے دجال کا نکلنا، عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آسمان سے نازل ہونا.....

ممکن ہے کہ ان ذکر کردہ نصوص میں اور جو اس کے بعد آ رہی ہیں ان میں دلیل ہو اس کے باطل ہونے پر جس کی طرف ہم عصر فضلاء میں سے ایک سے زائد حضرات گئے جیسے شیخ محمد رشید رضا، شیخ شمسوت اور محمد فرید و جہدی، یہ حضرات دجال کے نکلنے کی احادیث میں شک میں ہیں کیونکہ ان کا دعویٰ ہے کہ احادیث صحیحہ نہیں ہیں یا ان میں اضطراب ہے، مقرر یہ ہم ان میں سے اکثر کا ذکر اپنے اس رسالہ میں کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ!



(ان کے اقوال ان کی کتب میں دیکھے جاسکتے ہیں مثلاً محمد رشید کی المناہج ۳/۳۶۱، اپنے شیخ محمد عہدہ سے نقل کرتے ہیں:

ان الدجال رمز للسحر المات والدجل والقبائح السی نزول بطریق الشریعة علی وجہہا والاعوذ بأسرارہا وحکمہا۔
بے شک دجال بے عقلی کی باتوں، دعوہ کو فریب اور ان بڑی چیزوں کی طرف اشارہ جو شریعت کے پکا کرنے اور اس کے اسرارہ کو لینے سے زائل ہو جاتی ہیں۔
اور دیکھئے دائرۃ معارف القرن العشرين، فرید و جہدی ۸/۸۵۵ اور فتاویٰ شیخ شمسوت)

اسے مسیح کیوں کہا گیا؟

دجال کا نام مسیح رکھنے کے سبب میں علماء کے کئی جوابات ہیں خلاصہ یہ ہے۔
 ☆ اس کا نام مسیح اس لئے رکھا گیا کہ وہ زمین کو چھوئے گا یعنی اس پر گھوم
 جائے گا یہ قول لغوی ابو العباس ثعلب کا ہے، یہ ہی وجہ ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو بھی
 مسیح کہا گیا کیونکہ آپ کبھی شام میں کبھی مصر میں کبھی سمندر کے ساحلوں پر ہونگے اور
 اسی طرح مسیح دجال ہے، دونوں کا نام مسیح ان کے زمین پر گھوم جانے کی وجہ سے ہوا
 ☆ اس کا نام دجال رکھنے کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اس کی ایک آنکھ
 اور ایک ابرو نہیں ہونگے۔

ابن فارس نے کہا:

وَالْمَسِيحُ أَحَدُ شِقْمِي وَجْهٍ مَمْسُوحٍ لَا عَيْنَ لَهُ وَلَا حَاجِبَ ؛
 وَلِلذَلِكَ سُمِّيَ مَسِيحًا.

مسیح دجال کے چہرے کے دو حصوں میں سے ایک مٹا ہوا ہوگا نہ اس کی
 ایک آنکھ ہوگی اور نہ اس کا ایک ابرو ہوگا اسی وجہ سے اس کا نام مسیح ہے (لغت میں مسیح
 کا معنی کاٹا بھی ہے، مترجم)

☆ مسیح بمعنی کذاب یعنی بہت جھوٹ بولنے والا، یہ ایسا معنی ہے کہ
 اس سے دجال مخصوص ہے کیونکہ وہ جھوٹ بولے گا اور کہے گا: اَنَا اللهُ، یہ انسانوں میں
 سے بہت بڑا جھوٹا ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے بدشکلی اور عار کے ساتھ خاص
 کیا۔

☆ صحیح بمعنی سرکش، خبیث، پلید اس مفہوم کا قائل ابن فارس ہے، البتہ

سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو صحیح کہنے کی وجہ جہاں کی وجہ سے مختلف ہے اور علماء کے اس میں کئی اقوال ہیں جن کو ابن دجیہ نے اپنی کتاب مجمع البحرین میں جمع کر دیا ان اقوال کی تعداد ۲۳/تیس ہے مشہور ترین درج ذیل ہیں۔

☆ آپ کا نام صحیح اس لئے ہے کہ آپ سے بوقت ولادت برکت

حاصل کی گئی۔

☆ اس لئے بھی کہ کسی تکلیف والے کو آپ نہیں چھوتے تھے مگر وہ اچھا

ہو جاتا تھا۔

☆ اس لئے بھی کہ آپ چہرہ کے حسین تھے اسے ابن منظور نے ذکر کیا،

کہا جاتا ہے: مسہ اللہ: یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کو حسین، برکتوں والی صورت میں پیدا کیا۔

www.pdfbooksfree.blogspot.com

☆☆☆☆

☆☆☆

☆☆

☆

شہرتِ خیرِ دجال

اس میں کوئی شک نہیں کہ دجال کی صورتِ حال اور اس کے نکلنے کے بارے وارد ہونے والی احادیث کثیر اور طرح طرح کی ہیں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے جم غفیر نے انہیں روایت کیا اسی وجہ سے اہل علم نے ان احادیث کے متواتر ہونے کی وضاحت کی ہے۔

ان میں سے ابن کثیر اپنی تفسیر میں، شوکانی نے اس بارے ایک کتاب لکھی جس کا نام اس نے،، التوضیح فی تواتر ماجاء فی المتظرو المسیح، رکھا یعنی عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اور دجال کے بارے جو احادیث تواتر سے ہیں ان کی وضاحت۔

کتابی نے کہا:

ایک سے زائد افراد نے صحابہ کی ایک جماعت سے کئی صحیح طریقوں سے احادیث کے وارد ہونے کا ذکر کیا، شوکانی کی توضیح میں ان سے ایک سو احادیث ہیں، وہی احادیث صحاح، معاجم اور مسانید میں ہیں اور تواتر ان کے بغیر حاصل ہو جاتا ہے ان کے مجموعہ کو جمع کر لیں پھر تو بونے پہ سہاگہ ہے۔

دجال کا اعلانیہ بیان

اگرچہ دجال کی خبر شہرت میں حد تو اتر کو پہنچ چکی ہے اور اس کا آنا قیامت کی علامات میں سے ہے پھر بھی ہم پر لازم ہے کہ ہم لوگوں کے لئے اسے واضح کریں خاص کر اپنے اہل خانہ اور رشتہ داروں کے لئے۔

علامہ سفارینی حنبلی نے فرمایا:

ہر عالم کے لئے ضروری ہے کہ وہ احادیث دجال کو اپنی اولاد، مردوں اور عورتوں کے درمیان پھیلائے، امام ابن ماجہ نے فرمایا:

میں نے طنفسی سے سنا وہ کہہ رہے تھے:

میں نے محاربی سے سنا جو حدیث کے امام ہیں آپ فرما رہے تھے:

ينبغي أن يدفع هذه الأحاديث يعني حديث الدجال إلى

المؤدب حتى يعلمها الصبيان في الكتاب (۱)

ضروری ہے کہ یہ احادیث یعنی احادیث دجال تربیت کرنے والے تک پہنچائی جائیں تاکہ وہ لکھنے میں بچوں کو سکھائے

اس کی وجہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ دجال بہت خطرناک، اس کا خروج عظیم، اور اس کا زیادہ ہونا اس حد تک کہ عقل اس کا تصور نہیں کر سکتی اس لئے بھی کہ اس کا قتل مت ماروے گا اور دل کو قابو کرے گا۔

دجال اور قیامت

بلاشبہ دجال قیامت کا مقدمہ ہے کہ جو نبی وہ آ گیا تو پھر قیامت میں زیادہ دیر باقی نہ رہے گی، قیامت کی وہ نشانیاں جو افسق پر روشن ہوگی لڑائیوں کا اعلان کرتی ہوں گی، نبی کریم ﷺ سے کثیر احادیث آئی ہیں جو قیامت کی بڑی بڑی علامات کو واضح کرتی ہیں ان میں سے دجال کا لگنا ہے، ان احادیث میں سے چند درج ذیل ہیں۔

سیدنا حفصہ بن اسید غفاری نے روایت کی، فرمایا:

أَطَّلَعَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ وَنَعْنُ نَعْدَاكَرُ

فَقَالَ: مَا نَدَاكَرُونَ؟ قَالُوا: نَدَاكَرُ السَّاعَةِ.

قَالَ: إِنَّهَا لَنْ تَمُوتَ حَتَّى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ لَدَاكَرُ: الدُّخَانُ وَالذُّجَالُ وَالذَّابِقُ طُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُولَ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ وَبَاجُوجَ وَمَاجُوجَ وَقِلَابَةَ عَشُوفٍ عَسَفَ بِالشَّرْقِ وَعَسَفَ بِالشَّرْقِ وَعَسَفَ بِالشَّرْقِ وَنَارَ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمِينِ تَطْرُقُ النَّاسَ إِلَى مَحْشَرِهِمْ.

ہمارے پاس نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور ہم آپس میں گفتگو کر رہے تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم کیا مذاکرہ کرتے تھے؟ صحابہ نے عرض کیا: ہم قیامت کا ذکر کرتے تھے،

فرمایا: بیشک وہ قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ تم دیکھ لو گے دس نشانیاں، تو آپ نے ذکر کیا دھوئیں، دجال، دابق، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ

والسلام کا نازل ہوتا، یا جوج و ما جوج اور تین بار دھنسنے (کے واقعات) ایک دھنسنے
 مشرق میں، ایک مغرب میں اور ایک جزیرہ عرب میں ان کے آخر میں ایک آگ
 ہوگی جو یمن سے ظاہر ہوگی لوگوں کو ہانک کر محشر کی طرف لے جائے گی (۱)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ إِذَا خَرَجْنَا لَمْ يَنْفَعْ نَفْسًا إِنْمَانُهَا
 لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلِ: الذُّجَانُ وَالذَّابِقُ وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا.
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تین چیزوں کا جب ظہور ہوگا کسی جان کو اس وقت اس کا ایمان لانا نفع نہ
 دے گا جو پہلے ایمان نہ لائی ہوگی، دجال، داب اور سورج کا مغرب سے طلوع ہونا (۲)

اور یہ نشانیاں پے در پے ہوگی جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے اس کی خبر دی۔
 ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث مرفوعہ میں فرمایا:

خُرُوجُ الْآيَاتِ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ يَتَّبِعْنَ كَمَا تَتَّبِعُ الْعُرَى
 نشانوں کا لگنا ایک دوسری کے پیچھے مسلسل ہوگا جیسا کہ ایک دھاگہ میں
 پروئے ہوئے موتی (۳)

اس کی مثل عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، الفاظ یہ ہیں:

(۱) اسے مسلم نے کتاب الغنم میں ۲۹۰۱ نمبر پر روایت کیا، احمد نے اپنی مسند ۶/۳ میں ۱۰، ابو
 داؤد نے الملام میں حدیث نمبر ۱۱۳۳۱، ابن ماجہ نے کتاب الغنم میں ۳۰۵۵ نمبر حدیث اور ابن ابی شیبہ
 نے المصنف میں ۳۷۵۳۴ نمبر پر روایت کیا

(۲) مسلم نے کتاب الایمان ۲۳۹، ترمذی نے کتاب التفسیر ۱۰۳۰۷، ابن ابی شیبہ نے مصنف
 میں کتاب الغنم ۱۰۳۷۵۹۶، ابن ماجہ نے کتاب الغنم ۳۰۵۵ میں روایت کیا

(۳) حج ابن حبان، ۱۸۸۲، طبرانی اوسط نے روایت کی اور ترمذی نے مجمع ۲۲۳ میں
 کہا اس کے راوی ثقہ ہیں ابن حبان نے اسے صحیح کہا۔

الآيَاتِ كَخَزْرَاتٍ مَنْظُومَاتٍ فِي سِلْكِ فَانْقَطَعَ السِّلْكُ فَتَبَعَ

بَعْضُهَا بَعْضًا.

نشانیوں کا آنا پروئے ہوئے موتیوں کی طرح ہوگا جیسا کہ موتی جو ایک دھاگہ میں پروئے ہوں اور دھاگہ ٹوٹ جائے تو ایک دوسرے کے پیچھے وہ گرنے لگتے ہیں (۱)



دجال سے پہلے کیا ہوگا؟

بلاشک و جال کے ظہور کی بہت ساری علامتیں ہیں جو اس کے نکلنے سے پہلے ہوگی اور اس کے خروج کی طرف شدت سے اشارہ کریں گی اور نبی کریم ﷺ نے بہت سارے ایسے امور کا ذکر کیا ہے جو دجال سے پہلے رونما ہونگے۔

۱ - دعوائے نبوت کرنے والوں کا ظہور

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُبْعَثَ دَجَالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ كُلُّ يَزْعَمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ.....

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ تم میں کے قریب دجال (جھوٹے نبی) نکلیں گے ان میں سے ہر ایک یہ گمان کرتا ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول

(۱) اپنے شواہد سے حدیث صحیح ہے: احمد ۲/۲۱۹؛ مستدرک حاکم کتاب الفتن ۳/۳۷۳ نے

روایت کی: اس کی شاہد حدیث انس ہے جسے حاکم ۳/۵۳۶ نے روایت کیا اور مسلم کی شرط پر صحیح قرار دیا؛ اور اس کا ذہبی نے اقرار کیا ہے۔

(۱) ہے

۲ - فتح قسطنطنیہ

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

آپ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

الْمَلْحَمَةُ الْعُظْمَى وَفَتْحُ قُسْطَنْطِينِيَّةٍ وَخُرُوجُ الدَّجَالِ فِي سَبْعَةِ

أَشْهُرٍ.

جنگ عظیم، قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کا خروج سات ماہ میں ہوگا۔ (۲)

سیدنا معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نیز مرفوع روایت ہے کہ:

عِمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدَسِ خَرَابٌ يَثْرَبُ وَخَرَابٌ يَثْرَبُ خُرُوجُ

الْمَلْحَمَةُ وَخُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ

خُرُوجُ الدَّجَالِ.....

بیت المقدس کی آبادی یثرب کی خرابی ہے یثرب کی تباہی جنگ عظیم کا ظہور

ہے، جنگ عظیم کا ظہور قسطنطنیہ کی فتح ہے اور قسطنطنیہ کی فتح دجال کا نکلنا ہے..... (۳)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُمْ بِمَدِينَةِ جَانِبٍ مِنْهَا فِي الْبَرِّ

(۱) ایک متفق علیہ حدیث کا ج ۷ ہے: اسے بخاری نے کتاب الفتن میں ۱۲۱ نمبر پر روایت

کیا: مسلم نے کتاب الفتن میں ب/ ۱۸-۱۲-۲۹۱۲: ابوداؤد نے کتاب الملام میں ۳۳۳۳، ۳۳۳۳-۳۳۳۳

(۲) ابوداؤد نے کتاب الملام ۳۳۹۵ میں: ترمذی نے کتاب الفتن ۲۲۳۸: ابن ماجہ کتاب

الفتن ۳۰۹۲: مسند احمد ۲۳۳/۵: مستدرک حاکم کتاب الفتن ۳/۳۲۶: اور ترمذی نے اسے حسن کہا ہے)

(۳) ابوداؤد نے کتاب الملام ۳۳۹۲: احمد نے ۲۳۲/۵: شرح السنن میں بغوی ۳۳۵۲: خطیب

نے اپنی تاریخ میں ۲۲۳/۱۰ روایت کیا: ابن کثیر نے نهایہ میں ۶۲/۱ کہا اس کی سند جید ہے اور حدیث حسن ہے اس پر نبوت کے انوار ہیں۔

وَجَابِبُ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ؟ قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَغْرُوَهَا سَبْعُونَ أَلْفًا مِنْ بَنِي إِسْحَاقَ فَإِذَا جَاءَ وَهَا نَزَلُوا فَلَمْ يَقَاتِلُوا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوا بِسَهْمٍ، قَالُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، فَيَسْقُطُ أَحَدُ جَانِبَيْهَا الَّذِي فِي الْبَحْرِ، ثُمَّ يَقُولُونَ الثَّانِيَةَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبِهَا الْآخَرُ، ثُمَّ يَقُولُونَ الثَّلَاثَةَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَيَفْرُجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُوهَا فَيَغْنَمُونَ فَيَيْنَمُونَ فَيَقْتَسِمُونَ الْمَغَانِمَ إِذْ جَاءَهُمُ الصَّرِيخُ فَقَالَ: إِنَّ الدُّجَالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتْرُكُونَ كُلَّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُونَ.

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کیا تم نے مدینہ کی ایک جانب کے خشکی میں اور ایک کے سمندر میں ہونے کی بابت سنا؟ صحابہ نے عرض کی: جی ہاں، یا رسول اللہ!

فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ ستر ہزار بنی اسحاق سے اس میں جنگ کریں گے تو جب وہ اس میں داخل ہوئے اتریں گے تو اسلحہ سے نہ لڑیں گے اور نہ تیر اندازی کریں گے (بلکہ) وہ کہیں گے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر تو مدینہ (۱) کی ایک جانب جو سمندر میں ہے ساقط ہو جائے گی، وہ پھر دو بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو اس کی دوسری جانب ساقط ہو جائے گی، پھر وہ تیسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو اس کے لئے کشادگی کر دی جائے گی تو وہ اس میں داخل ہو جائیں گے لوٹ مار کریں گے اسی اثناء میں کہ وہ آپس میں تقسیم کر رہے ہوں گے اچانک ایک چیخ کر بولنے والا ان کی طرف آئے گا تو وہ کہے گا: بلا شک دجال نکل آیا ہے تو وہ ہر شی کو چھوڑ کر واپس لوٹ جائیں گے۔ (۲)

(۱) اس شہر سے مراد قطیف ہے، مسلم شریف ج ۲ ص ۳۹۶ حاشیہ نووی قدیمی کتب خانہ کراچی۔

(۲) مسلم نے کتاب الحن میں روایت کی باب ۱۸، نمبر ۲۹۲۰

۳ - ظہور دجال کے قریب حالات کی تبدیلی

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ سَنَوَاتٌ خِذَاعَاتٌ يَصْدُقُ فِيهَا الْكَاذِبُ وَيَكْذِبُ فِيهَا الصَّادِقُ وَيُؤْتَمِنُ فِيهَا الْخَائِنُ وَيَخُونُ فِيهَا الْأَمِينُ وَيَنْطِقُ الرَّؤْيِيَّةُ قِيلًا: وَمَا الرَّؤْيِيَّةُ؟ قَالَ: الرَّجُلُ التَّافَهُ؛ يَتَكَلَّمُ فِي أَمْرِ الْعَامَّةِ.

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر کم پیداوار والے کئی سال آئیں گے جن میں جھوٹے کی تصدیق کی جائے گی، سچے کو جھوٹا کہا جائے گا، خیانت کرنے والے کو امین بنایا جائے گا، امانت دار کو ان میں خیانت کرنے والا قرار دیا جائے گا، اور رو بہ بھڑہ ان میں باتیں کرے گا عرض کیا گیا: یا رسول اللہ رو بہ بھڑہ کیا ہے؟ فرمایا: گھٹیا مکینہ آدمی؛ جو عام لوگوں کے معاملہ میں باتیں کرتا پھرے گا۔ (۱)



۴ - دجال سے پہلے قحط اور بھوک

ابو امامہ کی ایک لمبی حدیث میں یہ الفاظ آئے ہیں،

..... وَإِنْ قَبْلَ خُرُوجِ الدَّجَالِ ثَلَاثُ سَنَوَاتٍ شِدَادٌ يُصِيبُ النَّاسَ فِيهَا جُوعٌ شَدِيدٌ يَأْمُرُ اللَّهُ السَّمَاءَ فِي السَّنَةِ الْأُولَى أَنْ تَحْبَسَ ثَلَاثَ

(۱) یہ حدیث کئی طرق سے صحیح ہے: ابن ماجہ نے کتاب الخن ۳۰۳۶؛ احمد نے ۲/۳۳۸۔

طحاوی نے مشکل الآثار میں ۱/۱۹۳؛ حاکم نے ۳/۳۶۵ روایت کیا ہے حاکم نے اسے صحیح کہا اور اس کے امام احمد ۳/۲۲۰ کے نزدیک کئی شواہد حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں اور ابن حجر نے فتح الباری میں ۱۰۸۳/۱۳ سے صحیح قرار دیا ہے۔

مَطْرَهَا، وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ فَتَحْبِسُ تِلْكَ نَبَاتَهَا ثُمَّ يَأْمُرُ السَّمَاءَ فِي الثَّانِيَةِ
فَتَحْبِسُ ثُلثِي مَطْرَهَا وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ فَتَحْبِسُ ثُلثِي نَبَاتَهَا ثُمَّ يَأْمُرُ اللَّهَ
السَّمَاءَ فِي السَّنَةِ الثَّلَاثَةِ فَتَحْبِسُ مَطْرَهَا كُلَّهُ فَلَا تَقْطُرُ قَطْرَةً وَيَأْمُرُ
الْأَرْضَ فَتَحْبِسُ نَبَاتَهَا كُلَّهُ فَلَا تَنْبُتُ عُضْرَاءٌ فَلَا يَبْقَى ذَاتٌ ظَلْفٍ إِلَّا
هَلَكَتْ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ.

پینک دیباچہ کے خروج سے پہلے تین سخت سال ہو گئے لوگوں کو ان میں سخت
بھوک پینچے گی اللہ تعالیٰ ان میں سے پہلے سال آسمان کو حکم دے گا کہ وہ تہائی حصہ اپنی
بارش کا روک لے گا اور زمین کو حکم دے گا تو وہ تہائی پیدہ اور روک لے گی پھر دوسرے
سال میں آسمان کو حکم دے گا تو وہ دو تہائی بارش کو روک لے گا زمین کو حکم دے گا تو وہ دو
تہائی پیدہ اور روک لے گا پھر تیسرے سال آسمان کو حکم دے گا تو وہ اپنی بارش پورے کی
پوری روک لے گا اور ایک قطرہ بارش نہ برے گی، زمین کو حکم دے گا تو وہ پوری پوری
پیدہ اور روک لے گی تو کوئی بذر شے نہ اگے گی حتیٰ کہ کوئی کھروں والا جانور باقی نہ رہے
گا مگر جسے اللہ چاہے گا (۱)

۵ - ذکر الہی لوگوں کا کھانا ہوگا

ایمان کی گزشتہ حدیث میں آپ ﷺ کے زمین پر کھانا پینا ختم ہونے کا
ذکر کرنے کے ساتھ ہی یہ آیا کہ ایک صحابی نے عرض کیا: لوگوں کا اس زمانہ میں ذریعہ
معاشر کیا ہوگا؟

قال: التَّهْنِيبُ وَالتَّكْبِيرُ وَالتَّسْبِيحُ وَالتَّحْمِيدُ وَتَجْرِي ذَلِكِ
عَلَيْهِمْ مِنْ جَرَى الطَّعَامِ.

(۱) سے ابن ماجہ نے روایت کیا، کتاب الحسن ب/ ۲۳، ۱۳۷۷، ایک لمبی حدیث سے ہے

اور اس کی سند حسن ہے اور اس کے کلی شواہد ہیں۔

فرمایا: لا الہ الا اللہ پڑھنا، اللہ اکبر کہنا، سبحان اللہ اور الحمد للہ پڑھنا اور اسے کھانے کے قائم مقام کر دیا جائے گا۔

ابن صیاد ہی دجال ہے (۱)

سوال: ایک سوال کا جواب دینے سے پہلے اور بعد والے بہت سارے لوگ حیران رہے اور اس میں کوئی مبالغہ نہ ہوگا، اگر میں کہوں: صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے لوگوں نے دجال کی شخصیت کی حد بندی کرنے میں بہت اختلاف کیا، سوال یہ ہے کہ کیا وہ دجال ابن صیاد ہے؟ جیسا کہ ایک سے زائد صحابہ اور دیگر حضرات نے اس کا یقین کر لیا ہے، ہم اسے اختصار سے بیان کریں گے۔

ابن صیاد جس کا نام آصاف ہے یہود سے تھا، زمانہ نبی کریم ﷺ میں وہ کہانت کا دعوے دار تھا اس کا امتحان نبی کریم ﷺ نے لیا تا کہ صحابہ کرام کو اس کے حال کی حقیقت معلوم ہو، اس کا امر باطل صحابہ کے لئے ظاہر ہو جائے، کہ وہ جادوگر ہے اس کے پاس شیطان آتا اس کی زبان پر وہی کچھ القاء کرتا جو وہ کانہوں کے لئے القاء کرتا تھا رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کی اس کے ساتھ کئی ملاقاتیں تھیں بعض کے نزدیک یہ راجح ہے کہ وہ ابن صیاد ہی دجال ہے ہم اسے مختصر بیان کرتے ہیں۔

نبی کریم کی ابن صیاد سے گفتگو

حدیث کی کتاب میں ابن صیاد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ابن صیاد کے ساتھ وقوف اور اس پر اسلام پیش کرنا اور جو اس نے جواب دیا ذکر کرتی ہیں:

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ثابت ہے کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کے درمیان نبی کریم ﷺ کے ساتھ ابن صیاد کی طرف گئے حتیٰ کہ

اسے بچوں کے ساتھ کھیلتا ہوا پایا اس دن وہ بلوغ کے قریب تھا، کوئی چیز سمجھتا نہیں تھا حتیٰ کہ نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اس کی پشت پر مارا پھر فرمایا:

أَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟

کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟

تو ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھا تو کہا:

أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْمَلِئِينَ (۱)

میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ان پڑھوں کے رسول ہیں۔

ابن صیاد نے آپ سے کہا: کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول

ہوں؟ (۲)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں۔

نبی کریم نے اسے فرمایا: تو کیا دیکھتا ہے؟

ابن صیاد نے کہا: میرے پاس سچا اور جھوٹا آتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تجھ پر معاملہ خلط ملط کر دیا گیا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تیرے لئے ایک چیز چھپا رکھی ہے (۳)

(۱) ابن حجر نے ذکر کیا کہ اس نے یہ بات اس لئے کہی کہ وہ یہودیوں سے تھا جو رسول اللہ

ﷺ کی بعثت کو مانتے تھے لیکن دعویٰ ان کا یہ تھا آپ کی بعثت عرب کے ساتھ مخصوص ہے، ابن حجر

نے کہا: اس کا فساد واضح ہے اس لئے کہ انہوں نے جب اقرار کر لیا کہ آپ رسول اللہ ہیں تو محال ہے کہ

آپ اللہ پر جھوٹ بولیں تو جب آپ نے یہ دعویٰ کیا کہ آپ عرب اور غیر عرب کے رسول ہیں تو آپ

کا سچا ہونا متعین ہوا اور آپ کی تصدیق واجب ہوئی، فتح الباری ۶/۲۰۰۔

(۲) قرطبی نے کہا: ابن صیاد کا جنوں کے انداز میں خبریں دیا کرتا تھا کبھی درست ہوتی تھیں

اور کبھی فساد والی یعنی غلط تو یہ بات نشر ہو گئی اور اس کے بارے کوئی وحی نازل نہ ہوئی، نبی کریم نے چاہا کہ

ایسا کوئی عمل کریں جس سے اس کا امتحان ہو جائے،

(۳) دہ سوره خان ہے اس پر اس روایت کی دلالت ہے جو مستد امام احمد ۲/۱۳۸ میں ہے،

ابن صیاد نے کہا: وہ دھواں ہے۔

سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا:

يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْذَنْ لِي فِيهِ اَضْرِبُ عُنُقَهُ.

یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے اس کے بارے میں اس کی گردن ماروں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اِنْ يُكْنَهُ فَلَنْ تُسَلِّطَ عَلَيْهِ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ.

اگر وہ ہوا تو اس پر تجھے تسلط ہوگا اور وہ نہ ہوا تو اس کے قتل میں

تیرے لئے خیر نہیں ہے (۱)

نبی کریم ﷺ کا ابن صیاد کے لئے مراقبہ

ابن صیاد کی پیچیدگی اور اس کے حال کی جہالت لوگوں میں بہت بڑی بات

تھی حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ اس کے معاملہ میں اس درجہ تک شک میں مبتلا ہوئے، آپ

اس کے حال کی حقیقت جاننے کے لئے مراقبہ کرتے رہے، بہت احادیث میں آیا کہ

نبی کریم ﷺ نے ابن صیاد کی جستجو اور اس کے معاملہ کی وضاحت کرنے میں کوشش کی

اس ڈر سے کہ کہیں وہ ہی دجال ہو اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ ﷺ نے اس کے حالات

گزشتہ صفحہ کا باقی) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے ﴿..... يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ

مبين، الدخان : ۱۰﴾ چھپایا تھا۔

خطابی نے حکایت کی کہ آیت اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک پر لکھی ہو

تھی، تو ابن صیاد نے اس سے ہدایت نہ پائی مگر اتنی ناقص مقدار میں جو کانہوں کے طریقہ کے مطابق تھی تو

اس وقت نبی ﷺ نے فرمایا: اپنی قدر سے تجاوز نہ کرے گا، یعنی اس مقدار سے جو شیطانوں کے القاء

کرنے سے تیرے جیسے کانہ محفوظ کر لیتے ہیں اور وہ سچ جھوٹ ملا جلا ہی ہوتا ہے، فتح الباری ۶/۲۰۰، ۲۰۱

(۱) اس کو بخاری نے روایت کیا کتاب الجنازہ ۱۳۵۳، کتاب الجہاد ۳۰۵۵، مسلم نے

کتاب المغنن ۲۹۲۳ میں، اور ابوداؤد نے کتاب الملام ۳۳۲۹ اور ترمذی نے ۲۲۳۵ نمبر پر

کچھ ایسے دیکھے جو بعضی دجال کے ساتھ ملتے جلتے تھے اس جتجو کو کئی احادیث نے بیان کیا درج ذیل میں تین احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

☆ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث ہے، آپ نے فرمایا:

نبی کریم ﷺ اور ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں اس کھجور کے باغ کی طرف آئے جس میں ابن صیاد تھا حتیٰ کہ جب باغ میں داخل ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے کھجور کے تنوں سے ڈرنا شروع کر دیا جبکہ آپ دبے پاؤں چلتے تھے تاکہ ابن صیاد آپ کے اسے دیکھنے سے پہلے کچھ سن نہ لے، ابن صیاد اپنے بستر پر سویا تھا اس کی ماں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا جب آپ کھجوروں کے تنوں سے ڈر رہے تھے تو اس کی ماں نے کہا: اے صاف (یہ اس کا نام ہے) تو ابن صیاد بھڑک اٹھا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر اس کی ماں اسے چھوڑ دیتی تو یہ بیان کرتا (۱)

ابن حجر نے فرمایا: آپ ﷺ کا فرمان کہ اگر وہ اسی چھوڑ دیتی تو بیان کرتا اس کا معنی یہ ہے کہ وہ اپنے حال کو ہم پر ظاہر کرتا جس سے ہم اس کی حقیقت پر مطلع ہو جاتے اور چھوڑنے سے مراد یہ ہے کہ وہ اسے ہمارے آنے کی خبر نہ دیتی تو دیر تک وہ اسی حالت میں رہتا جس میں تھا تو ہم سنتے جو کچھ وہ اپنے معاملہ کو ظاہر کرتا (۲)

☆ حدیث ابن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ایک یہودی عورت نے مدینہ میں ایک لڑکے کو جنم دیا جس کی آنکھ مٹی ہوئی اور دوسری واضح اور ابھری ہوئی تو رسول اللہ ﷺ اس بات سے ڈرے کہ یہ دجال ہی ہو تو آپ نے اسے چادر کے نیچے پایا آہستہ آہستہ بول رہا تھا تو اسے اس کی ماں نے خبردار کر دیا، کہا: اے عبد اللہ! یہ البقا سم آئے ہیں تو وہ اپنی چادر سے نکل کر آپ کی طرف آیا، رسول اللہ

(۱) اسے بخاری کتاب الجہاد والسر، باب ۱۷۸، نمبر ۳۰۵۶، مسلم نے کتاب الجہنم باب

۱۹، نمبر ۱۹۳۱ اور احمد نے اپنی مسند میں رداح کی (فتح الباری ۲/۲۳۳)

(۲) فتح الباری ۶/۳۰۲

ﷺ نے فرمایا:

مَالَهَا فَاتْلَهَا اللَّهُ لَوْ تَرَ كُنْتَهُ لَيْسَ.

اسے کیا ہے اللہ اسے قتل کرے اگر یہ اسے چھوڑ دیتی تو یقیناً یہ بیان کرتا۔
پھر حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ذکر کی آپ ﷺ کے ابن میاد سے سوال کرنے کے بارے میں اور اس کے آخر میں ہے، عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی:

یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ اسے قتل کروں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ وہی ہے تو تو اس کا صاحب نہیں اسکے صاحب عیسیٰ ابن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور اگر وہ نہیں تو تجھے یہ جائز نہیں ہے کہ تو ایسے شخص کو قتل کرے جو عہد والوں میں سے ہے، جاہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اس بات کا ذمہ محسوس کرتے تھے کہ یہ دجال ہی ہے (۱)

☆ حدیث ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے کہ آپ نے فرمایا: یقیناً میرا دس بار قسم کھا کر یہ کہنا کہ وہ ابن صاعد دجال ہے مجھے اس سے زیادہ پسند کہ میں ایک بار یہ قسم کھاؤں کہ وہ دجال نہیں۔ فرمایا: اور رسول اللہ ﷺ وسلم نے مجھے اس کی ماں کی طرف بھیجا: فرمایا:

سَلُّهَا كُمْ حَمَلَتْ بِهِ؟ قَالَ: فَاتَيْتُهَا فَسَأَلْتُهَا فَقَالَتْ حَمَلَتْ بِهِ
الَّتِي عَشَرَ شَهْرًا قَالَ: ثُمَّ أَرَمَلَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَلُّهَا عَنْ صَيْحِهِ
جَيْنَ وَقَعَ فَرَجَعْتُ إِلَيْهَا فَسَأَلْتُهَا فَقَالَتْ: صَاحَ صَيْحَةَ الصَّيِّبِ ابْنِ شَهْرِ.
اس سے پوچھ کتنی دیر اس کے حمل میں رہی؟

ابو ذر کہتے ہیں: میں اس کے پاس آیا تو اس سے پوچھا تو اس نے جو اب دیا

(۱) احمد نے فتح البانی میں ۳۳/۱۵، بخاری نے شکل ۳/۹۷ میں، بخاری نے شرح بلذ

میں ۳۳۷ روایت کیا، بخاری نے صحیح البیہقی میں ذکر کیا، فرمایا: احمد نے روایت کیا اور اس کے دجال یعنی راوی صحیح کے راوی ہیں۔

اس کے حمل میں بارہ ماہ میں نے گزارے۔

ابو ذر کہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے مجھے پھر بھیجا تو رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا: اس سے پوچھا اس کی حجج کے بارے جب وہ پیدا ہوا،

تو میں پھر اس کی طرف لوٹ آیا اور اس سے پوچھا تو اس نے کہا: یہ اس

طرح چیخا تھا جیسے ایک ماہ کا بچہ چیختا ہے..... پھر ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث کی

مثل رسول اللہ ﷺ کے اس کا امتحان کرنے کے بارے میں ذکر کیا (۱)

ابن زیاد کی خوارق (۲) عادات

ابن زیاد اپنی وحید کی اور لوگوں کے اس کی شخصیت سے واقف نہ ہونے کو

حرین کرنے کی طاقت رکھتا تھا، بعض حضرات تو یہ یقین رکھتے تھے کہ وہ ہی دجال ہے

دلیل اس کے وہ حیلے اور خوارق عادات امور تھے جو اس سے صادر ہوتے تھے

احادیث کی کتابوں نے بعض روایات کو اس کے بعض عجیب و غریب واقعات کے

بارے ذکر کیا ہے، وہ حوادث بعض صحابہ کے نزدیک اس بات کی تاکید تھے کہ ابن زیاد

وہی دجال ہے جس کی خبر دی گئی ہے، کچھ ان روایات سے درج ذیل ہیں۔

☆ سیدنا ابوسعید خدری اللہ تعالیٰ عنہ سے جو مروی ہے اس میں ہے کہ

(۱) مسند احمد (۶۱/۲۳) فتح اربانی: مصنف ابن ابی شیبہ، ۳۸۳۸۵: مجمع الزوائد

(۶/۸) میں لکھی ہے اسے ذکر کیا اور اسے احمد، یزید اور طبرانی اوسط کی طرف منسوب کیا اور فرمایا اس کے

رجال صحیح کے رجال ہیں سوائے حادث بن حیرة کے کہ وہ ثقہ ہیں اور ابن حجر نے اسے فتح الباری

۳۲۹/۱۳ میں ذکر کیا اور صحیح قرار دیا۔

(۲) وہ کام جو عام آدمی عادات نہیں کر سکتا انہیں خوارق عادات کہا جاتا ہے، انہو وہ کسی مومن

سے یا کسی غیر مومن سے یا ولی اللہ سے یا نبی اللہ سے یا رسول اللہ سے صادر ہو، وہ خارق عادات ہی کہلاتا

ہے۔ ابن غیر مومن سے ہوتو وہ جاہلوں یا کوئی شعبہ ہازی ہے اگر ولی اللہ سے ہوتو وہ کرامت ہے اگر نبی یا

رسول سے ہوتو معجزہ ہے۔

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَأَلَ ابْنَ صِيَادٍ عَنِ تَرْبَةِ الْجَنَّةِ؟
فَقَالَ ذَرْمُكَ بِيضَاءِ مِسْكَ خَالِصٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :
صَدَقَ .

رسول اللہ ﷺ نے ابن صیاد سے جنت کی مٹی کے بارے پوچھا؟
تو اس نے کہا: سفید چمک دار آٹے کی طرح مٹی خالص کستوری ہے، رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے (۱)
☆ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت ہے کہ
رسول اللہ ﷺ نے ابن صیاد سے فرمایا:
ماتوری؟ تو کیا دیکھتا ہے؟

اس نے کہا آدمی غرضاً علی البخر حوالة العیث
میں سمندر پر تخت دیکھتا ہوں جس کے ارد گرد سانپ ہیں۔
تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہی غرض ابلیس
یا ابلیس کا تخت دیکھتا ہے (۲)

☆ ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک..... فرمایا: ابن صیاد کا ذکر نبی
کریم ﷺ کے پاس کیا گیا تو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی:
انہ یزعم انه لا یبخر بہ شیء الا کلمة .
وہ سمجھتا ہے کہ اس کے پاس سے کوئی شے نہیں گزرتی مگر اس سے کلام کرتی

(۱) مسلم نے اسے اپنی صحیح کتاب العن، باب ۱۹ (۲۹۲۸، ۹۲) میں احمد نے فتح البانی
۶۷/۲۳ روایت کیا ہے: بخاری شرح مسلم ۱۸/۲۳۶۔
(۲) صحیح مسلم کی روایت ہے کتاب العن، ۷۸ (۲۹۲۵) مسند احمد ۱۱۲۳۵/۳، ۶۶: حدیث
کے الفاظ اس کے ہیں: مصنف ابن ابی شیبہ کتاب العن ۳۷۵۳۲۔

ابن عمر اور ابن صیاد میں عجیب مقابلہ

شاید ان عجیب غریب چیزوں میں سے جو ابن صیاد سے ظاہر ہوتی تھیں ایک وہ واقعہ ہے جو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ابن صیاد سے ملاقات کے وقت ظاہر ہوا، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے غصہ دلاتے تھے اور وہ پھولتا جاتا تھا حتیٰ کہ اس نے اس راستہ کو بند کر دیا۔ جس میں وہ تھے، اس روایت کے الفاظ جیسا کہ نافع ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے غلام نے روایت کی، فرمایا: ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے ابن صائد کو مدینہ کی گلی میں دیکھا تو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسے گالی دی وہ اس میں اثر انداز ہوئی، اور وہ پھولنے لگا حتیٰ کہ اس نے راستہ روک لیا، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسے اپنے عصا سے مارا حتیٰ کہ عصا کو اس پر توڑ دیا،

سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسے فرمایا: تیرا اور اس کا کیا حال ہے؟ کس چیز نے تجھے اس کا محتاق کر دیا؟ کیا تو نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں سنا آپ ارشاد فرماتے تھے:

إِنَّمَا يَخْرُجُ الذُّجَالُ مِنْ غَضَبَةٍ يُغْضِبُهَا

بلاشک و جال غضب ناک ہو کر نکلے گا (۱)

(۱) احمد نےفتح الربانی میں روایت کی ۶۷/۲۳: بیہمی نے مجمع ۸/۸ میں ذکر کیا اور فرمایا: اسے احمد نے روایت کیا اور ابن کی اس روایت میں بحالد بن سعید ہے جس میں ضعف ہے باقی اس کے رجال تھے ہیں۔

(۲) بیہمی نے مجمع مسلم کتاب النہج نمبر ۹۹، ۹۸، ۹۹، ۳۹۳۲: مسند احمد ۶/۳۸۳: فتح الربانی ۶۷/۲۳: مسند ابن ابی شیبہ ۳/۳۶۹، ۳۸۵: شرح السنن، جنوی ۱۵/۷۳: اور ابن حبان نے احسان میں ۸-۳۸۰ کے ہیں۔

☆ اور دوسری روایت میں ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:

میں ایک بار ابن صائد کو ملا، اس کی آنکھ متغیر ہو چکی تھی میں نے کہا: میں جو دیکھ رہا ہوں وہ تیری آنکھ نے کب کیا؟ اس نے کہا میں نہیں جانتا؛ میں نے کہا نہیں جانتا، حالانکہ وہ تیرے سر میں ہے؟ اس نے کہا: اے ابن عمر تو مجھ سے کیا چاہتا ہے؟ اگر اللہ تعالیٰ چاہے کہ پیدا کرے اسے تیرے اس عصا میں تو وہ ایسا کر دیگا، اس نے گدھے کی طرح سختی سے خراٹے لینا شروع کئے کہ میں کبھی نہیں سنے میرے ساتھیوں کا خیال ہے کہ میں نے اس کو اس عصا کے ساتھ مارا جو میرے پاس تھا حتیٰ کہ وہ ٹوٹ گیا، البتہ مجھے کوئی شعور نہیں..... (۱)

ابن صیاد اور ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

روایات صحیحہ ایک دوسرے مقابلہ کو بیان کرتی ہیں جو ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن صیاد (جو دجال کے نام سے تہمت زدہ تھا) کے درمیان ہوا۔

☆ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: مجھے ابن صائد نے کہا: مجھے اور تمہیں کیا ہے اے محمد ﷺ وسلم کے صحابو! کیا اللہ کے نبی ﷺ نے نہیں فرمایا کہ وہ یہودی ہوگا، جبکہ میں اسلام لا چکا ہوں اور فرمایا: کہ اس کی اولاد نہیں ہوگی حالانکہ میری اولاد ہے، اور فرمایا: کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے اس پر مکہ کو حرام کر دیا اور میں نے حج کیا ہے، ابوسعید کہتے ہیں کہ وہ اسی طرح باتیں کرتا رہا حتیٰ کہ قریب تھا کہ اس کی بات مجھ میں اثر انداز ہوتی، ابوسعید کہتے ہیں کہ اس نے آپ سے

(۱) یہ روایت صحیح مسلم کتاب المغن نمبر ۹۸، ۹۹، ۳۹۳۲: مسند احمد ۶/۲۸۳: فتح الربانی

۶۲، ۶۱/۲۳: مسند ابن ابی یعلیٰ ۱۳/۳۶۹، ۳۸۵: شرح السنۃ، بغوی ۱۵/۷۳: اور ابن حبان نے احسان میں ۲۸۰/۸ دیکھیں۔

کہا: خیر دار! اللہ کی قسم میں اب جانتا ہوں وہ کہاں ہے اس کے باپ اور اسکی ماں کو پہچانتا ہوں،

آپ فرماتے ہیں: اسے کہا گیا:

اَيَسْرُكَ اَنْكَ ذَاكَ الرَّجُلُ ؟

کیا تجھے یہ بات خوش کرتی ہے کہ تو وہ آدمی یعنی دجال ہو؟

تو اس نے کہا: اگر مجھ پر اسے عیش کیا جائے تو میں نہ پسند نہ کروں گا! (۱)

دجال کا مکان اور ابن صیاد

☆ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک دوسری روایت میں ہے فرمایا: ہم مدینہ سے ایک لشکر میں آئے اس لشکر میں عبداللہ بن صیاد تھا، کوئی اس کے ساتھ نہ چلتا تھا، نہ اس کو کوئی ساتھی ہاتا تھا نہ اس کے ساتھ کوئی کھاتا تھا نہ ہی اس کے ساتھ کوئی پیتا تھا، اسے دجال کہتے تھے، اچانک ایک دن میں اپنی جگہ ٹھہرا تھا کہ مجھے عبداللہ بن صیاد نے بیٹھا ہوا دیکھا تو آیا حتیٰ کہ میرے پاس بیٹھ گیا تو اس نے کہا: اے ابو سعید! کیا تو نہیں دیکھتا کہ لوگ کیا کرتے ہیں: نہ کوئی میرے ساتھ چلتا ہے نہ مجھے رفیق ہاتا ہے نہ کوئی میرے ساتھ پیتا ہے بلکہ مجھے دجال کہہ کر ہلاتے ہیں..... اللہ کی قسم لوگوں کے میرے ساتھ یہ سلوک کرنے سے میں یہ ارادہ کیا کہ میں ایک رسی لوں پھر تھائی میں جاؤں اور اسے اپنی گردن میں ڈال لوں پھر گلا گھونٹ لوں تو اس طرح میں لوگوں کی ان باتوں سے آرام پاؤں، اللہ کی قسم میں دجال نہیں ہوں، لیکن اللہ کی قسم اگر میں چاہوں تو ضرور تجھے اس کے نام، اس کے باپ اور اسکی ماں

کے نام اور اس ہستی کے نام کی خبر دوں جس سے وہ لکھے گا (۱)

کس نے کہا؟ ابن صیاد، دجال ہے

ابن زیاد سے متعلق جن معلومات کا ذکر پہلے گزر گیا ان کا ایک بہت بڑا اثر ہے، ایک سے زیادہ ایسے ہیں جو یہ یقین رکھتے ہیں کہ وہی دجال ہے ان میں سے ایک عمر بن خطاب اور آپ کے صاحبزادے، ابن مسعود، جابر اور ابو ذر، رضی اللہ تعالیٰ عنہم، ان کی گفتگو سے کچھ آپ کی نذر:

☆ ابن مسعود سے روایت ہے فرماتے ہیں:

رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَخْلِفُ بِاللَّهِ أَنْ
ابْنَ صَيَادٍ الدَّجَالَ ،

قُلْتُ: تَخْلِفُ بِاللَّهِ؟

قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَخْلِفُ عَلَيَّ ذَلِكَ
عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَنْكِرْهُ النَّبِيُّ ﷺ .

میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا وہ اللہ کی قسم کھا رہے تھے
کہ ابن صیاد ہی دجال ہے،

میں نے کہا: تو اللہ کی قسم کھا رہا ہے؟

اس نے کہا: میں نے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سنا وہ نبی کریم ﷺ کے پاس
اس پر قسم کھا رہے تھے تو نبی کریم ﷺ نے اس پر انکار نہیں فرمایا (۲)

☆ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:

(۲) کتاب الاقسام، بخاری شریف ۷۳۵۵: کتاب العن، مسلم شریف ۹۳-۹۴: ۲۹۲۹

ابوداؤد، کتاب الملام ۳۳۳۱

(۱) یہ لفظ سند احمد کے ہیں (الفتح الربانی ۲۳/۶۶) اور مسلم نے اس کے قریب لفظوں کے

ساتھ ذکر کیا ہے (۲۹۲۷، ۹۱)

لَا نَأْخِيفُ بِاللَّهِ تَسْعًا أَنْ ابْنُ صَائِدٍ هُوَ الذُّجَالُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ

أَخِيْفٍ وَاحِدَةً.

یقیناً میرا اللہ کی قسم تو بارگھا کر کہنا کہ ابن صائد ہی دجال ہے مجھے زیادہ پسند

ہے اس سے کہ میں ایک بار قسم کھاؤں (۱)

☆ نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں

فرمایا:

وَاللَّهِ مَا أَشْكُ أَنْ تَلْمِيزَ الذُّجَالِ ابْنَ صَائِدٍ (۲)

اللہ کی قسم مجھے اس میں کوئی شک نہیں کہ مسیح دجال ابن صیاد ہے۔

ابن صیاد اور علماء کا کلام

ابن صیاد جو دجال نام سے تہمت زدہ تھا اس کے مسئلہ میں صحابہ کرام کے

اختلاف کا اثر ان کے بعد آنے والے اہل علم حضرات پر تھا تو جو ان کی بات کی طرف

مگے ان میں سے علامہ قرطبی، صاحب تذکرہ ۲/۹۱ء نے اس پر اعتماد کیا، اکثر اہل علم

جیسے بیہقی، خطابی، نووی اور ابن حجر۔ ان کی رائے اور ہے وہ یہ کہ ابن صیاد دجال نہیں

ہے اور انہوں نے تمیم داری کی حدیث سے دلیل لی ہے جسے عنقریب ہم ذکر کریں گے

اور ان کا دجال کو ایک سمندری جزیرے میں یقیناً دیکھنا ذکر کریں گے، اس میں کوئی

حرج نہیں ہے کہ ان کی کلام سے کچھ ذکر کر دیا جائے۔

(۱) یہ حدیث صحیح ہے، اسے ابو یعلیٰ الموصلی نے اپنی مسند میں روایت کیا ۹/۱۳۲: نمبر ۲۴۱۔

۵۲۰۷: مجمع الرواۃ ۸/۵۰۳ میں بیہقی نے ذکر کیا اور اسے کبیر میں طبرانی کی طرف منسوب کیا اور فرمایا:

ابو یعلیٰ کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

(۲) ابو داؤد، ۳۳۳۶، نے روایت کی اور حافظ نے فتح ۱۳/۳۳۷ میں ذکر کیا اور فرمایا: اس

کی اسناد صحیح ہے۔

☆ خطابی نے کہا لوگوں نے ابن صیاد کے بارے بہت سخت اختلاف کیا ہے، اس کا معاملہ مشکل ہو گیا حتیٰ کہ اس کے بارے ہر بات کہہ دی گئی، اس کے بارے پوچھا جاتا تو کہا جاتا:

کیسے نبی کریم ﷺ اس آدمی کو مدینہ میں قائم رکھتے اور چھوڑے رہتے کہ ساتھ رہتا جو جو ثابوت کا دعوے دار تھا..... جو میرے نزدیک ہے وہ یہ کہ یہ قصہ یوں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی یہود اور ان کے حلیفوں کے ساتھ صلح کے دن گزر رہے تھے اور ابن صیاد ان میں سے تھا یا ان میں دخل انداز تھا، رسول اللہ ﷺ کو اس کی اور جو وہ کہا حق یا غیب کا دعویٰ کرتا تھا اس کی خبر پہنچتی رہتی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا امتحان لیا۔ تاکہ اس کا معاملہ زائل ہو، تو جب آپ نے اس سے کلام فرمایا تو جان لیا کہ وہ باطل پرست ہے جادوگروں یا کابھوں میں سے ہے یا ان میں سے ہے جن کے پاس جنات آتے ہوں یا جس سے شیطان نے معاہدہ کیا ہو کہ وہ اس کی زبان پر القاء کرے اور وہ اس سے کلام کرے (۱)

☆ نیلمی نے اپنی کتاب، البعث والنشور، میں کہا:

ابن صیاد کے معاملہ میں لوگوں نے بہت زیادہ اختلاف کیا کہ کیا وہی دجال ہے؟ وہ جن کا مذہب یہ ہے کہ وہ دجال نہیں ہے انہوں نے دلیل حمیم داری کی حدیث جو جہاد کے قصہ کے بارے میں ہے کو بتایا ہے، اور یہ جائز ہے کہ ابن صیاد کی صفت دجال کی صفت کے موافق ہو جیسا کہ صحیح میں ثابت ہے کہ لوگوں میں سے دجال کے سب سے زیادہ مشابہ عبد العزیٰ بن قطن ہے، اور ابن جابر کی حدیث میں نبی کریم ﷺ کا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قسم پر خاموش رہنا زیادہ نہیں ہے اس میں احتمال ہے کہ

(۱) معالم السنن، خطابی ۲/۳۳۹ آپ سے بغوی نے نقل کیا اور شرح السنن میں اسے لکھا ۵۵/۵۵

اسی طرح طبری میں جیسا کہ مبارک پوری کی ترمذی کی شرح تفسیر فہرست حوزی ۶/۵۲۰، عون العمود ۱۰/۲۷۹

نبی کریم ﷺ اس کے معاملہ میں توقف میں ہوں پھر آپ کے پاس اس بات کا ثبوت اللہ تعالیٰ کی طرف سے آ گیا ہو کہ دجال، ابن صیاد نہیں کوئی اور ہے جیسا کہ تمہیں داری کا قصہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے، اسی سے استدلال کیا اس نے جس نے اس بات کا یقین کر لیا کہ دجال ابن صیاد نہیں ہے کوئی اور ہے، اس حدیث کا طریق صحیح سے بڑھ کر ہے اور ابن صیاد کی صفتیں دجال کی صفتوں کے موافق ہیں۔

☆ نووی نے کہا:

علماء نے کہا: ابن صیاد کا قصہ مشکل ہے، اس کا معاملہ مشتبہ ہے لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ دجال دجالہ سے ہے، اور ظاہر یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی طرف اس کے بارے میں وحی نہیں کی گئی، مگر دجال کی صفات کے بارے میں وحی کی گئی ہے، ابن صیاد کے بارے قرآن احتمال رکھتے تھے (کہ وہی دجال ہے) یہ وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ اس کے معاملہ میں کچھ بھی قطعیت سے نہ فرماتے تھے، بلکہ آپ نے سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا: اس کے قتل میں تیرے لئے خیر نہیں ہے۔

ان کا یہ استدلال کہ وہی ابن صیاد مسلم تھا۔۔۔ تا آخر، تو اس کے اس دعویٰ پر کوئی دلالت نہیں ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے اس کی صفات کی اور اس کے آخری زمانے میں نکلنے کی خبر دی (۱)

☆ حافظ ابن حجر نے ان اقوال کو اکٹھا کرتے ہوئے کہا:

تمہیں کی حدیث جسکو شامل ہے اس میں اور ابن صیاد کے دجال ہونے میں جو چیز زیادہ جامع ہے وہ یہ ہے کہ دجال وہی ہے جسے تمہیں داری نے دیکھا، اور ابن صیاد شیطان ہے جو دجال کی صورت میں ان دنوں ظاہر ہوتا تھا حتیٰ کہ وہ اصفہان کی طرح

(۱) اسے نووی سے ابن حجر نے فتح الباری ۱/۳۲۸، ۳۲۹ میں نووی نے شرح مسلم میں

چلا گیا پھر اپنے قرین کے ساتھ چھپ گیا حتیٰ کہ وہ دن آ جائیں گے جن میں اس کا لٹکانا اللہ تعالیٰ نے مقدر فرمایا: (۱)

☆ میں نے کہا:

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے جنہوں نے ابن صیاد کو ہی و جاہل یقین کر لیا ان کے کلام کو تمہیداری کی حدیث پر اطلاع نہ پانے پر محمول کیا جائے گا، جیسا کہ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور اس کی علت بیان کی تو فرمایا: یہ کیسے درست ہو سکتا ہے کہ جو نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ میں ہوا خواب دیکھنے والے کی طرح ہو؛ جبکہ نبی کریم ﷺ نے اس کے ساتھ اجتماع کیا اس سے سوال کئے، پھر وہ حیات طیبہ کے آخری ایام میں سمندری جزیروں میں سے ایک جزیرہ میں زنجیروں کے ساتھ بندھا ہوا ایک بہت بوڑھا قیدی تھا، نبی کریم ﷺ کی خبر سے یہ بات سمجھی جاسکتی ہے کہ وہ لٹکایا نہیں؟ (۲)

اسی طرح کی گفتگو حافظ ابن کثیر نے کی ہے (۳)

(۱) فتح الباری ۱۳/۳۳۰۔

(۲) فتح الباری ۱۳/۳۳۸؛ عقد الدرر، سلمیٰ شافعی ۲۲۹۔

(۳) نہایۃ البدایۃ والابواب، ابن کثیر ۱/۱۰۲، اس مسئلہ کی تفصیل عقد الدرر فی اخبار احمدی

المسکر، یوسف بن محمدی مقدسی سلمیٰ ص ۲۸۲، ۲۹۹ میں لکھا ہے فرمائیں!

توجہ طلب

مترجم کہتا ہے کہ ابن صیاد میں دجال کی علامات کے سبب نبی کریم ﷺ کو کچھ پریشانی سی محسوس ہوئی، ورنہ آپ ﷺ یقیناً اس کے بارے جانتے تھے کہ وہ کون ہے اور اس کے باپ، قبیلہ اور علاقہ کا کیا نام ہے چونکہ اس کے نکلنے کا وقت زمانہ آخر ہے اس لئے صحابہ کرام کو تر دو، ہوا کہ یہ وہ ہی ہے یا نہیں تو ابن جبر کی بات رہنمائی میں کافی ہے کہ وہ ابن صیاد شیطان تھا اور وہ ال جزیرہ میں تھا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ دجال ہی آپ ﷺ کے پاس آیا ہو پھر اللہ تعالیٰ نے اسے اس جزیرہ میں بند کر دیا ہو، پھر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قسم کھانا کوئی معمولی عمل نہیں ہے اس لئے اگر ہم یہ یقین کر لیں تو شک کی بات نہیں صحابہ اپنی رائے سے کچھ نہ کہا کرتے تھے ہو سکتا ہے کہ کوئی یہ کہے کہ جب اس نے زمانہ آخری میں نکلنا ہے تو اس وقت اس کا وجود ناقابل تسلیم ہے، جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ اس پر قادر ہے کہ اس وقت اسے پیدا کر کے زمانہ آخری میں ظاہر فرمائے۔ نیز اس ساری گفتگو سے فقہی علم غیب پر استدلال نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ احادیث سے ظاہر آ آپ ﷺ کے علم شریف پر بھی شواہد موجود ہیں، مؤلف نے مختلف اقوال کو نقل کیا۔ ہے اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ اس سے مؤلف یا مترجم کوئی ایسی بات ثابت کرنا چاہتے ہیں جس سے کسی کو گستاخی کا موقع مل سکے اس لئے کوئی اپنی خیانت کو ظاہر کرنے کی ہرگز جرئت نہ کرے۔ مترجم محمد یا سین قادری شطاری ضیائی۔

دجال جزیرہ میں

ہمارے لئے احادیث کی کتب ایک عجیب مقابلہ کو روایت کرتی ہیں جو نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام کی ایک جماعت کے درمیان جو سمندر میں راستہ بھول

گئے اور دجال اور اس کی معاون جبار کے درمیان ہوا (اس کا نام جبار اس لئے ہے کہ یہ دجال کے لئے جسوسی کرتی تھی اور خبریں دجال کے پاس لاتی تھی، چاہئے یہ کہ ہم ان میں سے کسی ایک سے یہ واقعہ سماعت فرمائیں جن کو یہ آئنا سامنا ہوا اور وہ جلیل صحابی سیدنا تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، آپ ہمارے لئے اس حادثہ کو بیان فرماتے ہیں:

سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کہ آپ نے فرمایا:

میں مسجد کی طرف گئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز ادا فرمائی اور میں عورتوں کی اس صف میں تھی جو مردوں کی پشتوں سے ٹلی ہوئی تھی، (یعنی مردوں کے بعد پہلی صف) تو جب رسول اللہ ﷺ نے نماز کو پورا فرمایا: آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور بس رہے تھے، آپ نے فرمایا:

يَلْتَزِمُ كُلُّ انْسَانٍ مَّصَلَاةً، ثُمَّ قَالَ: اَتَلْدُرُونَ لِمَا جَمَعْتُكُمْ؟ قَالُوا: وَاللَّهِ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: اِنِّي وَاللَّهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ وَلَكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِانْ تَمِيْمًا الدَّارِي كَانَ رَجُلًا نَضْرًا يَأْتِي فَجَاءَ قَبَائِعَ وَاَسْلَمَ وَ حَدَّثَنِي حَدِيثًا وَاَفَقَ الْاِدِي كُنْتُ اَحَدِي عَنِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ :

حدیثی اَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ بَخْرِيَّةٍ مَعَ ثَلَاثِيْنَ رَجُلًا، فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ فَهَرَا فِي الْبَحْرِ ثُمَّ اَزْقَاوَا اِلَى جَزِيْرَةٍ فِي الْبَحْرِ حَتَّى مَغْرِبَ الشَّمْسِ فَجَلَسُوْا فِي الْاَفْرَبِ السَّفِيْنَةِ فَدَخَلُوْا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيْتَهُمْ دَابَّةٌ اَهْلَبُ كَثِيْرُ الشَّعْرِ، لَا يَلْدُرُوْنَ مَا قَبْلَهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ.

فَقَالُوا: وَيَلِكُ مَا اَنْتَ؟

فَقَالَتْ: اَنَا الْجِنَانَةُ

فَقَالُوا: وَمَا الْجِنَانَةُ؟

قَالَتْ : أَيُّهَا الْقَوْمُ ، انْطَلِقُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَيْرِكُمْ بِالْأَشْرَاقِ .

قَالَ : لَمَّا سَمِعْتُ لَنَا رَجُلًا فَرَقْنَا مِنْهَا أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً .

مُحَاوَرَةٌ مَعَ الدَّجَالِ :

قَالَ تَجِيمٌ ، رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ : فَأَنْطَلَقْنَا بِرَأْسِهَا عَنِّي وَدَخَلْنَا الدَّيْرَ ، فَإِذَا فِيهِ أَكْثَرُ إِنْسَانٍ رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلَقًا وَاشِدَّةً وَثَقَلًا مَجْمُوعَةً يَدْعَاهُ إِلَى عُنُقِهِ ، مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيدِ .

قُلْنَا : وَبَيْتُكَ مَا أَنْتَ ؟

قَالَ : قَدَرْتُمْ عَلَيَّ خَيْرِي فَأَخْبِرُونِي مَا أَنْتُمْ ؟

قَالُوا : نَحْنُ أَنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَمَضَانَا الْبَحْرَ حِينَ اغْتَلَمَ فَلَعِبَ بِنَا الْمَوْجُ شَهْرًا ، ثُمَّ أَرْفَأَنَا إِلَى جَبَلٍ يُرَىكَ .

فَقَالَ : أَخْبِرُونِي نَحْلُ بِإِنْسَانٍ ؟

قُلْنَا : عَنْ أَيِّ شَيْءٍ تَسْتَحْبِرُ ؟

قَالَ : أَسْأَلُكُمْ عَنْ نَحْلِهَا هَلْ يَنْجِرُ ؟

قُلْنَا لَهُ : نَعَمْ .

قَالَ : أَمَا إِنَّهُ يُؤْذِيكَ أَنْ لَا تَنْجِرَ .

قَالَ : أَخْبِرُونِي عَنْ بَحِيرَةِ الْعَطْبَرِيَّةِ .

قُلْنَا : عَنْ أَيِّ شَيْءٍ تَسْتَحْبِرُ ؟

قَالَ : هَلْ فِيهَا مَاءٌ ؟

قَالُوا : هِيَ كَثِيرَةٌ الْمَاءِ .

قَالَ : أَمَا إِنَّ مَاءَهَا يُؤْذِيكَ أَنْ يَلْذَبَ .

قَالَ : أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنِ زُعْرٍ .

قَالُوا : عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْخَرُ ؟

قَالَ : هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ ؟ وَهَلْ يَزْرَعُ أَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ .

قُلْنَا لَهُ : نَعَمْ هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ وَأَهْلُهَا يَزْرَعُونَ مِنْ مَائِهَا .

قَالَ : أَخْبِرُونِي عَنْ نَبِيِّ الْأَمِّيِّينَ مَا فَعَلَ ؟

قَالُوا : قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ بِتَيْبَرْتِ (الْمَدِينَةِ)

قَالَ : أَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ ؟

قُلْنَا لَهُ : نَعَمْ .

قَالَ : كَيْفَ ضَعَّ بِهِمْ ؟

فَأَخْبَرَنَاهُ أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يَلِيهِ مِنَ الْعَرَبِ وَأَطَاعُوهُ .

قَالَ لَهُمْ : قَدْ كَانَ ذَلِكَ ؟

قُلْنَا لَهُ : نَعَمْ .

قَالَ : أَمَا إِنْ ذَاكَ غَيْرُ لَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ .

الدُّجَالُ يُفْصِحُ عَنْ شَخْصِيَّتِهِ

قَالَ تَجِيمٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ، فَقَالَ لَنَا : إِنِّي أَخْبَرْتُكُمْ عَنِّي إِنِّي

أَنَا الْمَسِيحُ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ يُؤَدَّنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَأَخْرُجُ فَأَسِيرُ فِي

الْأَرْضِ فَلَأَدْعُ قُرْبَةَ إِلَّا قَبَطْتُهَا فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَبِئَةَ لُهُمَا

مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا ، كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدَةً أَوْ وَاحِدَةً مِنْهُمَا

اسْتَقْبَلَنِي مَلَكٌ بِيَدِهِ السِّيفَ صَلَّنَا يَضُدُّنِي عَنْهَا ، وَإِنْ عَلَيَّ كُلِّي نَقَبٌ

مِنْهَا فَلَا يَكُونُ يَخْرُسُونَهَا .

ہر ایک اپنی نماز کی جگہ بیٹھا ہے، پھر فرمایا: کیا تمہیں معلوم کہ میں نے تمہیں کیوں اکٹھا کیا ہے؟

صحابہ کرام نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول جانتے ہیں،

فرمایا: اللہ کی قسم میں نے تمہیں نہ ڈرانے کے لئے جمع کیا نہ رغبت دلانے کے لئے، لیکن تمہیں جمع کرنے کا مقصد یہ ہے کہ تمہیں داری ایک نصرانی آدمی تھا، یہ آیا اس نے بیعت کی اور اسلام لے آیا اور مجھے ایک بات سنائی جو اس کے موافق ہے جو میں تمہیں مسج و جال کے بارے سناتا تھا:

☆ اس نے مجھے بتایا کہ وہ ایک سمندری کشتی میں سوار ہوئے تھے آدمی اور

آپ کے ساتھ تھے ان سے سمندری موجوں نے انہیں سمندر کے اندر ایک ماہ تکیل بنانے رکھا، پھر وہ ایک جزیرہ پر کنارے لگ گئے حتیٰ کہ سورج غروب ہونے کا وقت تھا تو وہ چھوٹی کشتی (۱) میں بیٹھے اور جزیرہ میں داخل ہو گئے تو انہیں ایک جانور گاڑے اور کثیر بالوں والا ملا کہ اس کی آگے اور پیچھے کی جگہ بالوں کی کثرت کی وجہ سے نہ معلوم ہوتی تھی،

تو انہوں نے کہا: تیرا براہو تو کیا ہے؟

اس نے کہا: میں جسام ہوں۔

انہوں نے کہا: جسام کیا ہوتا ہے؟

اس نے کہا: اے لوگو! اس شخص کی طرف چلو جو کتیا میں ہے کیونکہ وہ تمہاری

خبر کی بڑی آرزوئیں رکھتا ہے۔

(۱) اقرب ایک چھوٹی کشتی ہے جو بڑے جہاز کے ساتھ ہوتی ہے، اسے جہاز کے سوار اپنی

ماہات کو پھرا کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں، ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مراد کشتی کا پہلا حصہ اور

جوڑنے کے لئے اس کے قرعہ ہے، (شرح مسلم ۱۸/۲۹۵)

فرمایا: جب اس نے ہم میں سے کسی کا نام لیا تو ہم اس سے الگ ہو گئے کہ

شاید شیطان ہو۔

دجال کے ساتھ مکالمہ:

تمیم داری نے کہا: رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ہم تیزی سے چلے حتیٰ کہ ہم کنیا میں داخل ہوئے، تو اچانک اس میں ایک بہت بڑا انسان تھا ہم نے اس سے پہلے ایسی حقیقت والا کبھی نہیں دیکھا تھا، زبردست کس کے بندھا ہوا تھا اس کے ہاتھ گردن کے ساتھ ملا کر انہوں کے درمیان ٹخنوں کی طرف لوہے کے ساتھ باندھ دئے گئے تھے۔

تو ہم نے کہا: تیرا براہو! تو کیا ہے؟

اس نے کہا: تم میری خبر پر قادر ہو گئے ہو مجھے یہ بتاؤ تم کون ہو؟

انہوں نے کہا: ہم عرب کے لوگ ہیں ہم ایک بحری جہاز میں سوار ہوئے تو سمندر میں جب جوش آیا تو اس نے ہم سے اچانک ملاقات کی ایک ماہ مومین ہم سے کھیلتی رہیں پھر ہم تیرے اس جزیرہ پر کنارے آ گئے۔

تو اس نے کہا: مجھے نقل بیسان کی خبر دو؟ (۱)

تو ہم نے کہا: اس کی کس بات کی تو خبر چاہتا ہے؟

اس نے کہا: میں اس کی کھجوروں کے بارے پوچھتا ہوں کہ پھل دیتی ہیں؟

ہم نے اسے کہا: ہاں

اس نے کہا: خبردار قریب ہے کہ وہ پھل نہ دیں گی۔

اس نے کہا: مجھے بھیرہ طبریہ کی خبر دو؟

ہم نے کہا: اس کی کونسی خبر تجھے دیں؟

اس نے کہا: کیا اس میں پانی ہے؟

(۱) بیسان اردن اور فلسطین کے درمیان جگہ ہے مرسد الانظار ۱/۲۳

انہوں نے کہا: اس میں بہت زیادہ پانی ہے۔

اس نے کہا: خبردار قریب ہے کہ اس کا پانی ختم ہو جائے۔

اس نے کہا: مجھے عین زغر کی متعلق خبر دو (۱)

انہوں نے کہا: اس کے کس حال کی خبر دیں؟

اس نے کہا: کیا اس چشمہ میں پانی ہے؟ اور کیا اس کے رہنے والے چشمہ

کے پانی سے کھیتی باڑی کرتے ہیں؟

ہم نے اس سے کہا: ہاں اس میں بہت زیادہ پانی ہے اور اسکے باسی اس

کے پانی سے کھیتی باڑی کرتے ہیں۔

اس نے کہا: مجھے امیوں کے نبی کی خبر دو، اس نے کیا کیا؟

ہم نے کہا: اس کا ظہور مکہ سے ہوا اور وہ شرب یعنی مدینہ میں قیام پذیر ہیں

اس نے کہا: کیا عرب آپ سے جھگڑتے ہیں؟

ہم نے کہا: ہاں جھگڑتے ہیں۔

اس نے کہا: آپ نے ان سے کیا سلوک کیا؟ تو ہم نے اسے خبر دی کہ

آپ جو اپنے قریب والے عربوں پر غالب آگئے، تو انہوں نے آپ کی اطاعت

قبول کر لی۔

وہ بولا: اس طرح ہو چکا؟

ہم نے کہا: ہاں

وہ بولا: خبردار بے شک ان کے لئے یہ بہتر ہے کہ آپ کی اطاعت کریں۔

(۱) یہ ایک شام کے بلند مقامات میں سے جگہ کا نام ہے، ہر اصد الاطلاع ۲۰/۲۶۷۔

دجال اپنی شخصیت خود واضح کرتا ہے

تیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

تو اس نے ہمیں کہا: میں تمہیں اپنے بارے میں خبر دیتا ہوں بلا شک میں مسیح ہوں، قریب ہے کہ مجھے نکلنے کی اجازت دی جائے تو میں نکلوں گا اور زمیں میں پھروں گا تو کوئی جگہ نہیں چھوڑوں گا جہاں میں نہ جاؤں سوائے مکہ اور مدینہ کے کہ وہ دونوں مجھ پر حرام ہیں یہ سب چالیس دنوں میں ہوگا، مکہ اور مدینہ میں سے کسی میں جب بھی میں داخل ہونے کا ارادہ کروں گا مجھے ایک فرشتہ سامنے سے ملے گا جس کے ہاتھ میں تلووار سونتی ہوگی وہ مجھے روکے گا مدینہ میں داخل ہونے سے اور بے شک مدینہ کے ہر راہ پر فرشتے ہیں جو اس کی حفاظت کرتے ہیں (۱)

دجال کہاں سے نکلے گا؟

بیشک دجال کے نکلنے اور اس کی جگہ سے متعلق حدیث اس غیب کے قبیل سے ہے جسے اللہ عزوجل کے سوا کوئی نہیں جانتا یا نبی کریم ﷺ کی وحی کے ساتھ، اور نبی کریم ﷺ نے اس دروازے کو بند نہیں چھوڑا کہ اس کے پیچھے کیا ہے معلوم ہی نہ ہو اور نہ اسے دونوں دروں پر کھلا چھوڑا ہے کہ ہر انسان جانے، ہاں آپ نے اس طرف کچھ اشارہ فرمادیا تاکہ جہالت اٹھ جائے اور کچھ پوشیدگی بھی باقی رہے، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک حدیث دجال کے مشرق سے نکلنے کے بارے روایت کی جاتی ہے، اس کا نکلنا اس وقت ہوگا جب لوگوں میں ناچاکی اور اختلاف ظاہر ہو چکا ہوگا:

(۱) مسلم، کتاب المغن، ۱۱۹، ۲۹۳۲، الفاظ اسی کے ہیں: ابو داؤد، کتاب الملام، ۳۳۲۶۔

ترمذی ۲۲۵۳: ابن ماجہ، کتاب المغن، ۳۰۷۲: مسند احمد وفتح الربانی ۲۳/۷۱۰۷: مصنف ابن ابی

شیبہ کتاب المغن ۳۷۵۲: صحیح ابن حبان، الاحسان ۸/۲۷۷۔

میں تم سے بیان کرتا ہوں سچے تصدیق کئے گئے اللہ کے رسول ﷺ سے کہ:

إِنَّ الْأَعْوَرَ الدَّجَالَ مَسِيحُ الضَّلَالَةِ يَخْرُجُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ فِي
رَمَنِ اخْتِلَافِ النَّاسِ وَفِرْقَةٍ فَيَبْلُغُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَبْلُغَ مِنَ الْأَرْضِ فِي
أَرْبَعِينَ يَوْمًا، اللَّهُ أَعْلَمُ مَا مَقْدَارُهَا، اللَّهُ أَعْلَمُ مَا مَقْدَارُهَا (مَرَّتَيْنِ) وَيَنْزِلُ
عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ فَيَوْمُهُمْ فَبِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ
حَمِدَهُ قَتَلَ اللَّهُ الدَّجَالَ وَأَظْهَرَ الْمُؤْمِنِينَ.

بیشک کا نادر جال گمراہی کا مسیح مشرق کی طرف سے لوگوں میں اختلاف اور
فرقہ بازی کے وقت نکلے گا، تو وہ جہاں اللہ تعالیٰ چاہے گا زمین میں وہاں چالیس دنوں
میں پہنچے گا ان کی مقدار اللہ جانتا ہے۔ ان کی مقدار اللہ جانتا ہے (دوبار) اور عیسیٰ ابن
مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نازل ہوں گے تو جب آپ رکوع سے سر اٹھائیں گے تو کہیں
گے: سمع اللہ لمن حمدہ: اللہ تعالیٰ دجال کو قتل کر دے گا اور مؤمنوں کو غلبہ دے گا (۱)

☆ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرمایا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ الدَّجَالَ لَيَخْرُجُ مِنْ أَرْضِ الْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا خِرَاسَانُ يَتَّبِعُهُ
أَفْوَاجُ كَنَانٍ وَجُوهُهُمُ الْمَجَانُ الْمَطْرَقَةُ (۲)

بیشک دجال مشرق میں ایک زمین سے نکلے گا جسے خراسان کہا جاتا ہے اس
کے پیچھے ایسی فوجیں ہوں گی جن کے چہرے کوئی ہوئی ڈھالوں کی طرح ہوں گے۔

(۱) صحیح ابن حبان (الاحسان ۸/۲۸۶، نمبر ۶۷۷۳) ابن حبان نے اس حدیث میں جو لفظ

فیومہم کے بارے کہا: اس سے مراد یہ ہے کہ آپ انہیں امامت کا حکم دیں گے کیونکہ اہل عرب فعل کو امر
کی طرف منسوب کرتے ہیں جیسا کہ اسے فاعل کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

(۲) ابن ماجہ، کتاب الخن ۳۰۷۲ نمبر پر روایت کیا: ترمذی ۲۲۳۷: احمد نے ۷/۱: حاکم

نے مستدرک میں ۳/۵۲۷: اسے صحیح کہا اور اس کا قرار زہبی نے کیا قرطبی نے تذکرہ میں ۲/۷۳۷: ابن

ابی شیبہ نے مصنف میں ۳۹۹، ۳۷۵، ۳۷۵ نمبر پر ابو بکر صدیق سے موقوف اور مروافار روایت کی۔

دجال کب نکلے گا؟

دجال کے نکلنے کا وقت اس کے نکلنے کی جگہ کی پہچان سے زیادہ برکت والا نہیں بلکہ بہت زیادہ اس میں پوشیدگی ہے۔

☆ راشد ابن سعد سے روایت ہے آپ نے فرمایا:

لَمَّا فَتَحَتْ أَصْطَخَرَ إِذَا مُنَادٍ يُنَادِي أَلَا إِنَّ الدَّجَالَ قَدْ خَرَجَ ،
قَالَ : فَلَقِيَهُمُ الصَّعْبُ بْنُ جَثَامَةَ فَقَالَ : لَوْلَا مَا تَقُولُونَ لَأَخْبَرْتُكُمْ أَنِّي
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ :

لَا يَخْرُجُ الدَّجَالُ حَتَّى يَذْهَلَ النَّاسُ عَنْ ذِكْرِهِ وَحَتَّى تَتْرَكَ
النَّائِمَةُ ذِكْرَهُ عَلَى الْمَنَابِرِ (۱)

جب اصطرخر (ایک علاقہ کا نام) فتح ہوا تو اچانک ایک منادی ندا دے رہا تھا:
خبردار! بیشک دجال نکل چکا، فرمایا: تو انہیں صعب بن جثامہ ملا تو اس نے کہا: ا کروہ
بات نہ ہوتی جو تم کہتے ہو تو میں تمہیں خبر دیتا کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ ارشاد
فرما رہے تھے:

دجال نہیں نکلے گا حتیٰ کہ لوگ اس کا ذکر بھول جائیں گے، یہاں تک امام
حضرات منبروں پر اس کا ذکر چھوڑ دیں گے۔

دجال کے خروج کی وجہ

مجھے اس باری یہ ہی کافی ہے کہ تو اتنا جان لے دجال کا نکلنا قیامت کے
قرب کے ساتھ ملا ہوا ہے، اس کے نکلنے کا سبب واروہوگا کہ نبی کریم ﷺ نے خبر
دی جو اس کا نکلنے کا سبب ہے اور وہ خبر حدیث حصصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں ہے کہ آپ

(۱) مسند احمد ۴/۲۲۰: ۱۱: مجمع صبحی ۷/۲۳۸: اور فرمایا: اسے عبد اللہ بن احمد نے بقیہ کی روایت

سے صفحہ ۱۱ سے روایت کی اور یہ صحیح ہے، جیسا کہ ابن معین نے کہا، اس کے باقی راوی ثقہ ہیں۔

نے فرمایا:

میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ فرما رہے تھے:

إِنَّمَا يَخْرُجُ الذَّجَالُ مِنْ غَضَبِهِ يَغْضِبُهَا.

بلاشبک جہال ایسے غضب و غصہ سے نکلے گا جو صرف وہی کرے گا (۱)

دجال سے فرار

دجال ایسے ایسے شعبدوں اور حیلوں کے کرنے کی قوت رکھے گا جس سے وہ لوگوں کی عقل اور ان کا دین چھین لے گا، اس لئے کہ لوگ مختلف فرقوں میں بٹ چکے ہوں گے، جو اس پر وہ متوجہ ہو گا وہ اس پر تعجب کرے گا جو وہ کرے گا اور اس سے ڈر کر بھاگے گا۔

☆ سیدنا جابر، رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا:

مجھ سے ام شریک نے بیان کیا کہ انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ بیان

فرما رہے تھے:

لَيَفِرْنَ النَّاسُ مِنَ الذَّجَالِ فِي الْجَبَابِ .

قَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! فَأَيُّنَ الْعَرَبِ يُؤْمِنُ بِهَا ؟

قَالَ : هُمْ قَلِيلٌ (۲)

یقیناً لوگ دجال سے پہاڑوں میں بھاگ جائیں گے۔

ام شریک نے عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگ اس دن کہاں ہوں گے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تھوڑے ہوں گے۔

(۱) یہ الفاظ سلم کے ہیں اور یہ حدیث تفصیل سے گزر چکی ہے۔

(۲) مسلم، کتاب العن ۱۲۳... ۲۹۳۳، ترمذی کتاب الناقب ۳۱۳۰، مسند احمد ۶/۶۶۲:

نبی کریم ﷺ سے بچے تاکہ اس کے شبہوں سے دور ہو ایسا ہو سکتا ہے کہ اس کے دل میں یقین ہو، مگر اس کے دین میں کمزوری ہو، تو اسے اس کا سامنا کرنا پڑے تو وہ نہ ٹھہرے اس کی اجتناب کرنے سے کیونکہ اس کے ساتھ شبہات ہوں گے۔

عمران بن حصین سے روایت ہے آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا:

مَنْ سَمِعَ بِالدُّجَالِ فَلْيَنَاقَهُ فَوَاللَّهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِيهِ وَهُوَ يَخُوبُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ فَيَنْتَعِهُ مِمَّا تَنْتَعُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ (۱) وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى أَنَّهُ صَادِقٌ لِقَائِهِ بِمِمَّا تَنْتَعُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ.

جو کوئی دجال کی خبر سنے تو اسے اس سے دور ہونا چاہئے کہ اللہ کی قسم بیشک وہ کسی آدمی کے پاس آئے گا اور وہ اسے مؤمن سمجھتا ہوگا تو اس کی اجتناب کرے گا، اسکی وجہ یہ ہے کہ اسے کچھ شبہات کے ساتھ بھیجا جائے گا: ایک روایت میں ہے: وہ کبھے گا کہ وہ سچا ہے اس کی وجہ اس کے ساتھ شبہات ہونگے۔

جو کچھ ذکر کیا گیا اس کی تادربات یہ ہے کہ ایک جماعت نے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس دجال کا ذکر کیا، تو انہوں نے کہا: ہم یہ پسند کرتے ہیں کہ وہ نکلے تو ہم اسے پتھروں سے ماریں، تو ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم یہ کہہ رہے ہو، اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں اگر تم اسے باہل میں سنو تو تم میں سے کوئی ایک اس کے پاس آئے اور حال یہ ہوگا کہ وہ اس کے سامنے تیز چلنے کی وجہ سے پاؤں ٹھس جانے کی شکایت کرتا ہوگا (۲)

(۱) کتاب الملام میں ابو داؤد کے نزدیک صحیح ہے ۳۳۱۹، عم ۳/۳۳۱، مستدرک حاکم،

کتاب الملام ۵۳/۲، دولابی ۱/۱۷۰، ابوعبید، اخبار مصنفان ۱/۱۱۹۔

(۲) ابن ابی شیبہ نے اسے معتق میں روایت کیا نمبر ۵۱۷۷۷۔

فِتْنَةُ عَظْمَى

بلاشک و جال کا فتنہ بے قید تمام فتنوں سے عظیم تر ہے، کیونکہ اس کے ساتھ بہت سارے وہ شبہات ہیں جن سے وہ بندوں کو گمراہ کرے گا یہ ہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ اس کے فتنہ سے ڈرایا کرتے تھے:

☆ عمران بن حصین سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے:

مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ خَلْقٌ أَكْثَرُ مِنَ الذُّجَالِ (۱)

وَفِي لَفْظٍ..... فِتْنَةُ أَعْظَمَ مِنَ الذُّجَالِ (۲)

تخلیق آدم سے تا قیام قیامت دجال سے بڑی مخلوق کوئی نہیں ایک روایت کے لفظ یوں ہیں..... کوئی فتنہ دجال سے بڑا نہیں۔

☆ حدیض رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا:

دجال کا ذکر رسول اللہ ﷺ کے پاس کیا گیا تو آپ نے ہمیں فرمایا:

لَفِتْنَةُ بَعْضِكُمْ أَخْوَفُ عِنْدِي مِنَ فِتْنَةِ الذُّجَالِ، وَلَنْ يَنْخَوْا أَحَدًا

مِمَّا قَبْلَهَا إِلَّا نَجَا مِنْهَا، وَمَا ضَبَعَتْ فِتْنَةٌ مُنْذُ كَانَتْ الدُّنْيَا ضَعِيفَةً وَلَا

كَبِيرَةً إِلَّا فِتْنَةُ الذُّجَالِ. (۳)

(۱) مسلم نے کتاب الفتن میں روایت کی ۱۴۶/۱۲۶: ۲۹۳۶/۱۱۹/۳ میں؛ مصنف ابن

ابی شیبہ، کتاب الفتن ب/۲، ذکر الدجال ۳۷۴: ۳۷۳/۳: ۵۲۸؛ طبقات ابن ابی سعد ۲۸۲۸۔

(۲) احمد نے اپنی مسند میں ۱۹/۳ روایت کیا۔

(۳) مسند احمد ۵/۳۸۹؛ صحیح ابن حبان، الاحسان ۸/۲۸۸؛ اس کی اسناد صحیح ہے، ابن ابی شیبہ

۳۷۳۶ نے حدیث سے موقوف روایت کیا ہے۔

پیشک میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں، ہر نبی اپنی قوم کو اس سے ڈراتا رہا ہے یقیناً نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سے اپنی قوم کو ڈرایا۔ لیکن میں تمہیں اس کے بارے ایسی بات کہتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں کہی تم جان لو کہ وہ کاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کاتا نہیں ہے (۱)

دجال کے پچھلگ

دجال کے پیچھے گننے والے کمزور ایمان لوگوں کی ایک بہت بڑی جماعت ہوگی ان کی آنکھیں جو کچھ وہ دیکھیں اور مشاہدہ کریں گے اس کی وجہ سے حیران ہوں گی، نبی کریم ﷺ نے خبر دی ہے کہ دجال کے پیچھے گننے والے ہر طرح کے شر والے ہر قسم کے پیچھے چل پڑنے والے اکثر یہودی ہوں گے اور عورتیں ہوگی کیوں کہ ان کی طبیعتوں میں کمزوری اور شہوتوں کی محبت ہوتی ہے، اور منافق مرد اور عورتیں ہوں گے جو اس وقت اس کی طرف نکلیں گے جب وہ مدینہ میں وارد ہوگا (اس کا مدینہ منورہ میں داخلہ منع ہے اس پر اسے قدرت ہی نہیں اس لئے اس ورود سے مراد اس کا مدینہ شریف کے نزدیک سے گزرتا ہے، محمد یاسین قادری شطاری ضیائی)

یہودی:

● سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
يُتَّعُ الذُّجَالُ مِنْ يَهُودٍ اَصْنَهَانَ سَبْعُونَ اَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ (۱)
اصنہان کے یہودیوں میں سے ستر ہزار دجال کی اتباع کریں گے، ان کے

(۱) متفق علیہ: بخاری کتاب الجہاد ۳۰۵۷: مسلم کتاب الخن ب/ ۱۹، ۱۶۵: ابن حبان،

(۱) صحیح مسلم ۲۹۳۳: ابن حبان، ۱۰۸۲/۸: ابن مساکر مختصر تاریخ ۱۱۰۰/۲

اور ایک خاص قسم کی چادر میں ہوں گی جن کو طیالہ کہا جاتا ہے۔

● سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَهْبِطُ الذَّجَالُ مِنْ كَوْزٍ وَكُرْمَانٍ مَعَهُ ثَمَانُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ
الطَّيَالِسَةُ وَيَتَغَلَّبُونَ الشَّعْرَ شَمَانًا وَجُوهَهُمْ مَجَانٌ مُطَيَّبَةٌ (۱)

دجال کوز (۲) اور کرمان (۳) کے درمیان سے اترے گا اس کے ساتھ اسی ہزار ایسے لوگ ہوں گے جن پر طیالیسی چادر میں ہوگی، اور ان کے جوتے بالوں کے ہوں گے، ان کے چہرے کوئی ہوئی ڈھالوں کی طرح ہوں گے۔

● سیدنا ابو اہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا:

أَكْثَرُ أَتْبَاعِ الذَّجَالِ الْيَهُودُ وَأَوْلَادُ الْمُؤْمِنَاتِ (۴)

دجال کے اکثر پیروکار یہودی اور بدکار عورتوں کی اولاد ہوگی۔

● اور عورتوں کے بارے میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَنْزِلُ الذَّجَالُ فِي هَذِهِ الشَّبْعَةِ بِمَرْقِنَاءَ فَيَكُونُ أَكْثَرُ مَنْ يَخْرُجُ
إِلَيْهِ الْبِئْسَاءُ حَتَّىٰ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَرْجِعُ إِلَىٰ حَمِيمِهِ وَإِلَىٰ آيَةِ وَآيَتِهِ وَأَخِيهِ وَ
عَمِيهِ فَيُؤْتِقُهَا رِبَاطًا مَخَافَةَ أَنْ تَخْرُجَ إِلَيْهِ ثُمَّ يُسَلِّطُ اللَّهُ الْمُسْلِمِينَ عَلَيْهِ

(۱) احمد نے اس روایت کیا، الفتح الربانی ۴۳/۵۳؛ مسند ابو یعلیٰ موسلی، المبرور، اس کے
درجہ اللہ میں صحیح الرواۃ ۳۵۰/۳۵۰؛ معصوم ابن ابی شیبہ موقوفہ ۳۷۵۰۔

(۲) ایک بہت بڑی ہستی جو تھمیز کے نواح میں ہے اس کے اور ارمیہ کے درمیان کچھ اور ارمیہ
ہے۔ (۳) ایک مشہور ریاست ہے شہروں والی آبادی والی ہے فارس، سکران اور تھان کے
درمیان وسط آبادیاں ہیں اور یہ علاقہ بہت زیادہ مجوروں اور کھیتوں والا ہے ہر اسد الاطراخ ۳/۱۱۶۰۔
(۴) احمد نے اسے روایت کیا جیسا کہ فتح ربانی ۴۳/۵۳ میں ہے۔ انہوں نے اسے خبر ابی
اوسد کی طرف منسوب کیا اور کہا اس کی اسناد صحیح ہے۔

فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ سَبْعَةَ..... (۱)

دجال ہنس ٹھیکن ولد لی زمین میں وحشی گائیوں کے گزرگاہ سے گزرے گا اس کے ساتھ نکلنے والوں کے اکثریت عورتیں ہوں گی حتیٰ کہ مرد اپنی بیوی، اپنی ماں، اپنی بیٹی، اپنی بہن اور اپنی پھوپھی کی طرف لوٹ کر آئے گا تاکہ انہیں رسی کے ساتھ اس ڈر سے باندھ دے کہ یہ نکل کر دجال کی طرف (نہ) جائیں، پھر اللہ تعالیٰ اس پر مسلمانوں کو مسلط کر دے گا تو وہ (اسے) اور اس کے گروہ کو قتل کریں گے۔

● مناقبوں کے بارے میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرمایا:

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: يَوْمَ نَارَسُ الْمَدِينَةَ إِذَا خَرَجَ الدَّجَالُ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ مِنْ أَنْقَابِهَا مَلَكٌ لَا يَدْخُلُهَا فَإِذَا كَانَ كَذَلِكَ رُجِفَتِ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ لَا يَنْفِي مَنَافِقُ وَلَا مَنَافِقَةٌ إِلَّا خَرَجَ إِلَيْهِ وَأَكْثَرُ مَنْ يَخْرُجُ إِلَيْهِ النِّسَاءُ وَذَلِكَ يَوْمَ الْفُجْعَيْنِ وَذَلِكَ يَوْمَ تَنْفِي الْمَدِينَةَ النُّجُبُ كَمَا يَنْفِي الْكَيْبُ نُجُبُ الْخَدِيدِ يَنْجُونَ نَعْمَةً سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْيَهُودِ عَلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ مَنَاجٍ وَسَيْفٌ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بہترین زمین مدینہ ہے جب دجال نکلے گا مدینہ کے ہر راستے پر ایک فرشتہ ہوگا دجال اس میں داخل نہ ہوگا، تو جب ایسا ہوگا تو مدینہ شریف میں تین بار زلزلہ آئے گا کوئی منافق مرد اور عورت باقی نہ رہیں گے مگر اس کی طرف نکل آئیں گے، جو اس کے پاس نکل کر آئیں گے، ان میں سے اکثر عورتیں ہوں گی، یہ چونکہ رے کا دن ہوگا، یہ ہی وہ دن ہوگا جس دن مدینہ اپنے نبوت کو ایسے نکال باہر پھینکے گا جیسے بھٹی لوہے کے سیل کو اتار پھینکتی ہے، اس کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہوں گے ان میں سے ہر شخص پر ایک چادر لٹاف کی قسم کی اور ایک تلوار

(۱) ہوگی۔

احادیث میں مذکور ہے کہ اس وقت کچھ لوگ ہوں گے جو دجال کے ساتھ
شخصی منفعت کے لئے چلیں گے جیسا کہ بعض لوگ سرکش اور فسادی لوگوں کے ساتھ
کرتے ہیں یہ لوگ ہیں جن سب کو عذاب پہنچے گا ابن ابی شیبہ نے المصنف میں عبید
بن عمیر سے مرفوعاً روایت کی فرمایا:

لَيُضْحِكُنَّ الذَّجَّالَ قَوْمٌ يَقُولُونَ: إِنَّا لَا نَضْحَكُ وَإِنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّهُ كَذَّابٌ
وَلِنَا إِنَّمَا نَضْحَكُهُ لِنَأْكُلَ مِنَ الطَّعَامِ وَنَرْطِي مِنَ الشَّجَرِ فَإِذَا نَزَلَ غَضَبُ
اللَّهِ نَزَلَ عَلَيْهِمْ كَلْبُهُمْ.

ایک قوم دجال کی ساتھی ہوگی وہ کہیں گے، چٹک ہم اس کے ساتھ ہیں اور
چٹک ہم جانتے ہیں کہ وہ جھوٹا ہے لیکن ہم اس کے ساتھی صرف اس لئے ہیں تاکہ
کھانا کھائیں اور درختوں سے چریں، تو جو نبی اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوگا ان سب
پر نازل ہوگا۔



(۱) مسند احمد ۲/۶۷؛ طبرانی ۱۲/۳۰۷؛ بیہقی نے مجمع میں ذکر کیا، اور فرمایا: اس کی درجہ

کے درجہ ہیں: ابن کثیر نے کہا یہ میں اسی طرح ذکر کیا اور کہا: اس میں احمد مفرد ہے اس کی اسناد صحیحہ ہے۔
الفتح الربانی ۲۳/۷۷۔

پہلا دروازہ

جسے دجال کھٹکتائے گا

• سیدنا ابوصادق علیہ السلام سے روایت ہے، فرمایا:

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:

پیشک میں جانتا ہوں کہ وہ کون سے گھروالے ہیں جن کا دروازہ دجال سب

سے پہلے کھٹکتائے گا تم اہل کوفہ (۱)

گویا تو نے دجال کو دیکھا ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت ساری احادیث میں دجال کی صفیں بیان کرنے کا اہتمام فرمایا حتیٰ کہ مسلمان اس سے ڈرتے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ پر اس سلسلہ میں تاکید اور بیان میں بہت زیادہ کثرت فرمائی گویا کہ تو اسے دیکھ رہا ہوا ہے لوگ بغیر خفاء کے جائیں گے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی علامات بیان کر دیں۔

بِسَانِهِ قَطَطُ (كَبِيرٌ جَفْوَذَةُ الشَّعْرِ) كَبِيرُ الشَّعْرِ كَمَا أَنَّ رَأْسَهُ غَضَنَةٌ
شَخْرَبَةٌ أَمْرٌ أَمْحَانٌ (أَي شَدِيدُ التِّيَاحِصِ) أَعْوَزٌ، مَطْمُوسٌ الْعَيْنِ كَمَا نَهَا
عَيْنَهُ طَائِفَةٌ وَغَيْبَةٌ كَبُرَ حَاجِقُهَا خَضْرَاءُ، أَمْجَلَى الْجَنْهَةِ، غَرِيضُ الْمَنْعَرِ،
جَسِيمٌ (كَبِيرُ الْجَسْمِ) قَصِيرٌ، أَحْمَرُ، أَلْحَجُّ (مُتَبَاعِدٌ بَيْنَ رَجْلَيْهِ) يَهُودِيٌّ
عَلِيمٌ لَا يُؤَلِّدُ لَهُ، وَقَدْ جَاءَتْ هَذِهِ الصِّفَاتُ كُلُّهَا فِي أَحَادِيثٍ صَحِيحَةٍ

(۱) مستفہ ابن ابی شیبہ، ۳۷۵۳۹: طبرانی جیسا کہ مجمع الزوائد ۷/۳۵۳ میں ہے، اس

کے دجال لکھ ہیں اس میں لفظ ہے، پیشک آپ نے یہ بات اس لئے کہی کہ ان کو قتلوں اور
موتوں کے سبب سے بہت زیادہ محبت تھی۔

يَطْوُونَ ذِكْرَهَا غَيْرَ أَنِّي أَقْتَصِرُ عَلَى ذِكْرِ اجْتَمِعِهَا وَأَشْمَلِهَا:

کہ وہ سخت گفتگو کرے، چھوٹے اور بہت زیادہ بالوں والا ہوگا، اس کا سر درست کی فہمی کی طرح ہوگا، سخت سفید رنگ، کانا، مٹی ہوئی آنکھ والا، گویا کہ وہ مجھ سے ہوگا انکو رکاوٹ ہے، اور اس کی (جو درست آنکھ ہوگی) وہ سبز رنگ کے شیشے کی طرح ہوگی، ہال اڑ جانے کی وجہ سے چوڑے ماتھے، چوڑے نعتوں، بڑے جسم، چھوٹے قدم، سرخ رنگ، دونوں پاؤں کے درمیان دوری والا، یہودی، بانجھ اس کی اولاد نہ ہوگی، ان تمام صفات کا ذکر احادیث صحیحہ میں آیا ہے ان کا ذکر لیا ہوتا تھا، مگر میں ان میں سے جو جامع اور زیادہ اس کی صفات پر مشتمل تھی، اس پر اقتصار کرتا ہوں۔

● سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا:

إِنِّي لَأَخْلَقُكُمْ عَنِ الذُّجَالِ حَتَّى عَشِيَتْ أَنْ لَا تَعْقِلُوا إِنَّ
الْمَسْبُوحَ الذُّجَالَ رَجُلٌ قَصِيرٌ أَمْحَجُ جَعْدٌ أَعْوَزٌ مَطْمُوسٌ الْقَيْنِ، لَيْسَ
بِنَائِنَةٌ وَلَا خَجْرَاءُ فَإِنَّ الْبَسَّ عَلَيْكُمْ فَأَعْلَمُوا أَنْ رَبِّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَزٍ. (۱)

میں نے بیشک جبال کے بارے تم سے بیان کیا ہے حتیٰ کہ میں ڈرا کہ تم نہ سمجھو گے
بیشک جبال کہتا ہے، بہت زیادہ گتنگریا لے بالوں والا، کانا، مٹی ہوئی آنکھ والا، پے نشان، نہا بھری
ہوئی اور نہ حنسی ہوئی تو اگر وہ تم پر مشتہر ہو تو بلا شک تمہارا رب کانا نہیں ہے،
● سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔

(۱) کتاب اللام، ۱۱۰ اور ۱۱۱، سنہ ۳۳۲ھ، ۵/۳۲۳: ابو بکر آجری، کتاب الشریعہ میں

۳۷۵: ابن ابی ماسم، السنۃ میں ۱/۱۸۶: البانی نے کہا اس کی سند صحیحہ ہے۔

● حدیث شریف میں سنائے لفظ ہے، اس کا معنی ترجمہ میں ہو گیا مزید تحقیق یہ ہے کہ خطابی

نے کہا سنائے وہ چیز ہے جو جنس جائے اور اس کی جگہ گہری، پتھر کی طرح باقی رہ جائے، مطلب یہ ہوا کہ
اس کی آنکھ اپنی جگہ کو رکھنے والی اور مٹی ہوئی ہے نہ ابھری ہوئی اور نہ حنسی ہوئی، یعنی اس کی آنکھ کی
جگہ نہ ہوگی، وہاں اس کا نشان بھی ہوگا جیسا کہ کتب صحیحہ میں ہے (معالم السنن، ۳۳۶)

اس روایت میں ہے: پھر میں نے توجہ شروع کی تو وہ جسم آدمی، سرخ رنگ گنگر یا لے پالوں والا کانی آنکھ والا جیسے کہ اس کی آنکھ انکور کا پھوٹا ہوا دانہ (۱)

● سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت میں ہے:
 اَمَّا مَبِيحُ الضَّلَالَةِ فَاِنَّهُ اَعْوَزَ الْعَيْنِ اَجْلَى الْمَنْهَةِ عَرِيضُ
 الْمَنْعَرِ فِيهِ اِنْدِفَاءٌ مِثْلُ قَطْنِ بْنِ عَبْدِ الْعَزْزِيِّ (۲)
 البتہ گمراہی کا مسج کانی آنکھ والا، پال جھڑ جانے کی وجہ سے چوڑے ماتھے والا، چوڑے سینے والا، اس میں قطن بن عبد العززی کی طرح میلان ہے۔

● سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:
 اس کی دونوں آنکھیں ایسے ہوں گی جیسے بزرنگ کا شیشہ ہو۔ (۳)
 ● سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:
 الذُّجَالُ اَعْوَزُ جَعْدٌ هَجَانٌ اَقْمَرُ كَانَ رَأْسُهُ عُضْنَةً فَجَعْرَةٌ
 دجال کا نا، گنگر یا لے پالوں والا، سخت سفید رنگ، اس کا سر دھت کی ٹہنی کی طرح ہے (۴)

(۱) بخاری شریف، کتاب العین ب/ ۲۶، ۷۱۲۸: الانبیاء، ۳۳۳۱: مسلم، کتاب الاحسان ب/ ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸۔

(۲) مسند احمد ۲/ ۲۹۱: حیا اسی ۲۵۳۲: تاجی نے مجمع ۴/ ۳۳۹ میں کہا: اسے احمد نے روایت کیا اور اس میں ایک راوی مسعودی ہے اسے غلط ملط ہو گیا تھا، میں کہتا ہوں: اس کے شواہد لفظان بن عامر کی حدیث سے ہیں اس کی روایت مسند ابن ابی شیبہ میں ۳۷۲۵۸ ہے: طبرانی ۱۸/ ۳۳۵: تاجی نے اسے مجمع میں ۷/ ۳۵۱: اری کی طرف منسوب کیا اور فرمایا: اس کے دجال ثقہ ہیں۔

(۳) احمد نے اسے ۵/ ۱۳۳، ۱۳۴ میں روایت کیا: ابن حبان، الاحسان ۶۷۵۷: ابوصم، اشہد اصحابنا ۱/ ۲۹۵: سلویۃ الاولیاء ۳/ ۳۶۳: اس کی سند صحیح ہے اسے ابن حبان نے صحیح کہا ہے۔

(۴) مسند احمد ۱/ ۳۱۳، ۳۳۰: ابن حبان، الاحسان ۶۷۵۸۔

اس کے ماتھے پر کیا لکھا ہے؟

اللہ تعالیٰ ﷻ نے وہاں کو کئی نشانوں سے خاص کر دیا جس سے وہ پہچانا جائے گا، خصوصاً اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو ماننے والوں کی طرف سے، اور نبی کریم ﷺ نے اسے کئی حدیثوں میں بیان فرمایا، کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوا ہے، کافر ۱۰۰ سے ۱۰۰۰ کے کوئی نہیں پڑھ سکے گا جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ پر خلوص سے ایمان رکھتا ہو گا اس کے عمل کو ناپسند کرتا ہو گا، اس بارے میں بہت ساری احادیث ہیں ان میں سے ایک یہ ہے۔

● جو سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ بَعَثَ نَبِيًّا إِلَّا أَنْزَلَ اللَّهُ الْغُورَ الْكُذَّابَ إِلَّا إِنَّهُ أَعْوَزَ وَإِنْ زَمَكُمْ

أَنْبَسَ بِالْغُورِ وَإِنْ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ شَافِرٌ.

کوئی نبی مبعوث نہیں ہوئے مگر انہوں نے اپنی امت کو کانے بہت زیادہ جھوٹے سے ڈرایا، خبردار! جنگ وہ کانے ہے اور بلا شک تمہارا رب کانے نہیں ہے، جنگ اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے (۲)

● عمر بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ انہیں نبی کریم ﷺ کے کسی صحابی نے خبر دی:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَوْمَئِذٍ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ وَهُوَ يُحَلِّزُهُمْ فِتْنَةَ الدُّجَالِ، تَعْلَمُونَ أَنَّهُ لَنْ يَرَى أَحَدًا مِنْكُمْ رَبَّهُ ﷻ تَسِي يَمُوتُ وَإِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَفْرُؤُهُ مِنْ كَمَرَةٍ عَمَلَةٌ.

(۲) حلق علیہ: بخاری نے ۱۳۱: ۱۰۱/۲۹۲۳: ۱۰۳/۳: ترمذی، کتاب

کہ رسول اللہ ﷺ نے اس دن لوگوں کو اس حال میں فرمایا کہ آپ انہیں
 دجال کے فتنہ سے ڈرا رہے تھے؛ تم چانتے ہو کہ تم میں سے کوئی ایک اپنے رب کو نہیں
 دیکھ سکتا حتیٰ کہ مرجائے اور بلا شک اس کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہے کافر اسے وہی
 پڑھے گا جو اس کے عمل کو ناپسند کرتا ہوگا۔ (۱)

حقیقت اور مجاز میں نشان

جو علماء گزشتہ احادیث کی تشریح کے درپے ہوئے انہوں نے اختلاف کیا یہ
 مذکورہ گفتگو حقیقت ہے یا مجاز یا اس کے حال کی حقیقت کی طرف اشارہ ہے، اور وہ یہ کہ جو
 بھی اس کی طرح رب ہونے یا الہ ہونے کا دعویٰ کرے گا جبکہ اس کے نزدیک یہ سب کچھ
 معروف و مشہور ہوگا تو وہ کافر ہے، صحیح بات وہ ہے جس پر علماء ہیں کہ (اس کے ماتھے پر کافر
 لکھا ہوتا) حقیقت ہے۔ اور اس میں امام نووی فرماتے ہیں: صحیح وہ جس پر محقق حضرات
 ہیں کہ یہ لکھا ہونا اپنے ظاہر پر ہے اور وہ حقیقۃً کتابت ہے اللہ تعالیٰ نے اسے اس کے تمام
 کفر، جھوٹ اور باطل ہونے کی قطعی علامات میں سے نشانی و علامت بنایا ہے، اللہ تعالیٰ
 اسے ہر مسلمان کاتب و غیر کاتب کے لئے ظاہر فرمائے گا اور جس کی شقاوت و فتنہ کا ارادہ
 فرمائے گا اس سے پوشیدہ رکھے گا، یہ کوئی مجال نہیں ہے، قاضی نے اس میں اختلاف ذکر کیا
 ، کوئی وہ ہے جو کہتا ہے کہ یہ لکھائی حقیقتاً ہوگی جیسا کہ ہم نے ذکر کر دیا، کوئی وہ ہے جو کہتا ہے
 یہ مجاز ہے اور اس کے خروج کی نشانیوں کی طرف اشارہ ہے اور دلیل کے طور پر آپ ﷺ
 کا یہ قول پیش کرتے ہیں یَقْرَأُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ وَغَيْرُ كَاتِبٍ کہ ہر مؤمن کاتب و غیر
 کاتب اسے پڑھے گا اور یہ کمزور مذہب ہے..... (۲)

(۱) سے احمد نے روایت کیا لفظ اس کے ہیں ۳۲۲/۵: مسلم ۱۶۹، ۲۹۳۱: ترمذی کتاب المغن
 (۲) شرح مسلم نووی ۱/۱۸، ۲۷۶، ۲۷۵: ابن حجر نے اللج الربانی میں اسے نقل کیا ہے ۱۳/۱۰۷۔

انپڑھ لفظ (کافر) پڑھے گا؟

ہمیں نبی کریم ﷺ نے خبر دی کہ ہر موجد اس لفظ کو پڑھ سکے گا جسے اللہ تعالیٰ عزوجل نے اس دجال کے چہرے پر لکھ دیا، بعض حضرات ایک دوسرے سے سوال کرتے ہیں کہ انپڑھ اور جاہل اس لفظ کی کیسے تمیز کرے گا جبکہ وہ پڑھنا یا لکھنا جانتا ہی نہیں؟

اس کا جواب ہمیں امام قاضی ابوبکر بن العربی دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: آپ ﷺ کا ارشاد (ہر مؤمن کاتب وغیر کاتب اسے پڑھے گا) حقیقت میں خبر ہے، اس کی صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کے لئے سمجھ اور شعور کو اس کی آنکھ میں پیدا کر دے گا جیسے چاہے گا اور جب چاہے گا تو مؤمن اسے بصارت نہ ہوتے ہوئے بھی دیکھے گا اگرچہ وہ لکھتا نہ جانتا ہو، کافر اسے نہیں دیکھے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ مؤمن کے لئے دلیلیں پیدا کر دے گا اس کی بصیرت کی آنکھ میں اور کافر نہ دیکھے گا تو اللہ تعالیٰ مؤمن کے لئے ادراک پیدا کرے گا سیکھنا نہیں کیونکہ یہ اس وقت عادات کے خلاف امور ظاہر ہونگے..... (۱)

اللہ عزوجل کی حکمت کا یہ فیصلہ ہوا کہ وہ اپنے بندوں کو اس دجال کے ذریعے آزمائے اور اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اسے وسائل و اسلحہ کی قدرت دے جس سے وہ لوگوں کو گمراہ کرے اور ان کو دھوکہ دے تاکہ مؤمنوں کا ایمان زیادہ ہو اور منافق و کافر ہلاک ہو جائیں۔

فتنہ: یہ ہیں (۱) کہ وہ آسمان کو حکم دے گا تو وہ بارش برسائے گا۔

(۲) وہ ایک شخص کے بارے حکم دے گا تو اسے کاٹ کر دو کر دیا جائے گا پھر

وہ اسے پکارے گا تو وہ تبلیہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوگا۔

(۳) اس کے ساتھ روٹیوں اور کھانے کے پہاڑ ہوں گے۔

(۴) دو نہریں ہوں گی ایک پانی کی اور دوسری میں آگ شعلہ زن ہوگی۔

(۵) زمین کے حوالے اس کے پیچھے چلیں گے۔

(۶) ایک قوم کے پاس سے گزرے گا جو اس پر ایمان نہ لائیں گے تو یہ ان

کی کھیت اور مویشی ہلاک کر دے گا وغیرہ جو کچھ صحیح احادیث میں وارد ہوا ہے جس میں سے کچھ میں ذکر کروں گا۔

● سیدنا حضرت یقیناً اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرمایا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا نَأْخِذُ بِمَنْعِ الدَّجَالِ مِنْهُ مَعَهُ نَهْرَانِ نَهْرَانِ أَخْلَصْنَا رَأْيَ
الْعَيْنِ مَاءً أَبْقِصُ وَالْآخَرَ رَأْيَ الْعَيْنِ نَارٌ تَأْجِجُ فَمَاذَا أَذْرَأُكُمْ أَخَذَ فَلْيَاتِ
النَّهْرَ الَّذِي يَرَاهُ نَارًا وَيَنْفِصُ ثُمَّ لِيَطْأَطِ رَأْسَهُ فَيَشْرَبُ مِنْهُ فَإِنَّهُ
يَنَارُ..... (۱)

میں جانتا ہوں دجال کے ساتھ کیا ہوگا، اس کے ساتھ دو نہریں جاری ہوں گی:
ایک ان میں سے آنکھوں کے دیکھنے میں سفید پانی ہوگا اور دوسری جسے آنکھ بھڑکتی
ہوئی آگ کی طرح دیکھے گی، تو اگر کوئی اسے پائے تو اسے چاہئے کہ وہ آئے اس نہر
کے پاس جسے وہ آگ دیکھتا ہے اور وہ اس میں چھپ جائے پھر وہ اپنا سر جھکائے گا تو
وہ اس سے پئے گا اور وہ ٹھنڈا ہوگا.....

● سیدنا جناد بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے وہ کسی صحابی
سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا:

(۱) سلم نے اسے کتاب الفتن میں ۲۹۳۴/۱۰۵ ج ۱ میں کہا: صفحہ ۵/۲۸۶، ۳۰۵۔

دوسری جگہ ۳۰۵/۲۸۶، ۳۰۵ ج ۱ صفحہ ۳۰۵، ابن ابی شیبہ ۳۵۳۷۲: بغوی شرح السنن میں ۳۳۳۹۔

میں رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ فرما رہے تھے:

..... وَأَنَّهُ يُمِطِرُ وَلَا يَنْثُثُ فَحَجَرٌ وَأَنَّهُ يُسَلِّطُ عَلَى نَفْسٍ فَيَقْتُلُهَا
ثُمَّ يُخَيِّبُهَا وَلَا يُسَلِّطُ عَلَى غَيْرِهَا وَأَنَّهُ مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ وَنَهْرٌ وَمَاءٌ وَجَبَلٌ
خَبِيرٌ وَإِنَّ جَنَّتَهُ نَارٌ وَنَارُهُ جَنَّةٌ..... (۱)

اور ایک یہ کہ وہ بارش برسائے گا اور درخت نہ اگے گا، اسے ایک جان پر
مسلط کیا جائے گا تو اسے قتل کرے گا پھر اسے زندہ کرے گا اس کے علاوہ کسی اور پر
اسے مسلط نہ کیا جائے گا، اس کے ساتھ ایک باغ ہوگا اور ایک آگ ہوگی، ایک نہر اور
پانی ہوگا ایک روٹیوں کا پہاڑ ہوگا، اس کا باغ آگ اور اس کی آگ باغ ہوگا.....

● نو اس بن سمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے:-

وَأَنَّهُ يَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ فَيَأْتِرُ
السَّمَاءَ فَيَمْطِرُ وَالْأَرْضُ قَتَبَتْ فَتَرْوَحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتَهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ
قَرَأَ وَأَسْبَغَهُ حُرُوقًا وَأَمَلَهُ خَوَاصِرَتَهُمْ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ
قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُضِخُونَ مُضْجِلِينَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ
وَيَسْرِبُ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا: أَخْرِجِي كُنُوزَكَ فَتَبْعُهُ كُنُوزُهَا كَيْفَ سَابِ
السَّخْلِ ثُمَّ يَدْعُو زُجْلًا مُمْتَلِنًا شَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسِّيفِ فَيَقْطَعُهُ جَزَلَتَيْنِ زَمِنَةً
الْفَرَسِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيَقْبَلُ وَيَنْهَلُ وَجِهَةً يَضْحَكُ..... (۲)

اور یہ کہ وہ ایک قوم کے پاس آئے گا تو انہیں دعوت دے گا تو وہ اس پر ایمان
لائیں گے اور اس کی دعوت قبول کریں گے، پھر وہ آسمان کو حکم دے گا تو وہ بارش
برسائے گا، زمین کو حکم دے گا تو اگائے گی، پھر ان پر ان کے مویشی چلیں گے اپنے
پیداؤں کی جسم سے زیادہ بڑے ہو کر، ان کے تھن دودھ سے بھر جائیں گے ان کی کوکھیں

(۱) سے احمد نے اپنی سنہ ۳۳۵ھ میں روایت کیا، ترمذی نے مجمع الزوائد ۳۳۶ھ میں ذکر کیا، ابن ماجہ

اسے احمد نے روایت کیا، اس کی رجال صحیح کے رجال ہیں، ابن ماجہ کی سند صحیح ہے (۲) مسلم نے (باقی آگے)

یہی ہو جائیں گی پھر وہ ایک قوم کے پاس آئے گا، انہیں دعوت دے گا وہ اس کی دعوت کو رد کریں گے تو وہ ان سے ہٹ جائے گا پھر وہ صبح کے وقت قحط زدہ ہوں گے ان کے ہاتھوں میں ان کے مالوں سے کچھ بھی نہ ہوگا اور وہ ویرانے کے پاس سے گزرے گا تو اسے کہے گا اپنے خزانے نکال دے تو اس کے خزانے اس کے پیچھے اس طرح آئیں گے جیسے شہد کی کھیاں آتی ہیں پھر وہ ایک جوانی سے بھر پور آدمی کو بلا کر تلواریں مارے گا اسے دو ٹکڑوں میں بڑی پھرتی سے کاٹ دے گا پھر اسے دعوت دے گا تو وہ اس کی دعوت کو قبول کرے گا اس کا منہ خوشی سے چمک اٹھے گا وہ نئے گا۔

﴿﴾ سیدنا سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے:

وَيَخْرُجُ مَعَهُ (أَيِ الذُّجَالِ) وَابْنَانِ أَخِذَهُمَا حَتَّىٰ وَالْآخِرُ نَارُ
 فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّةُ نَارُ فَيَقُولُ لِلنَّاسِ: أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ أَحْسَبِي وَأَمِينُ وَمَعَهُ
 مَلَكَانِ يَشْتَهَانِ نَيْبِي مِنَ الْأَنْبِيَاءِ إِنِّي لَأَعْرِفُ اسْمَهُمَا وَاسْمَ آبَائِهِمَا لَوْ
 شِئْتُ أَنْ أَسْمَيْتُهُمَا سَأَيْتُهُمَا أَخِذَهُمَا عَنِ نَيْبِيهِ وَالْآخِرُ عَنْ شَيْبِهِ
 فَيَقُولُ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ أَحْسَبِي وَأَمِينُ ؟

فَيَقُولُ أَخِذَهُمَا: كَذَبْتُ، فَلَا يَسْمَعُهُ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ إِلَّا صَاحِبَةً.

وَيَقُولُ الْآخِرُ: ضَلَفْتُ فَيَسْمَعُهُ النَّاسُ وَذَلِكَ فَسَنَةٌ..... (۱)

..... و حال کے ساتھ دو دادیاں نکلیں گی ایک باغ اور دوسری آگ ہوگی تو اس کی آگ جنت ہے اور اس کی جنت آگ ہے تو وہ لوگوں سے کہے گا: کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں میں زندہ کرتا اور مارتا ہوں اس کے ساتھ دو فرشتے ہوں گے جو دو نبیوں

﴿پچھلے صفحہ کا بتیہ﴾ سے روایت کیا گیا، ۱۱۹/۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷،

کے مشابہہ گویا ہوں گے بیشک میں جانتا ہوں ان دونوں کے نام اور ان کے آباء کے نام اگر میں چاہوں کہ ان کے نام بیان کروں تو میں ان کے نام بیان کر دوں، ایک ان میں سے اس کے دائیں اور دوسرا اس کے بائیں ہوگا تو وہ کہے گا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟

ان میں سے ایک کہے گا: تو نے جھوٹ کہا، تو اسے اسکے ساتھ والے فرشتے کے سوالگوں میں سے کوئی نہ سنے گا۔

اور دوسرا کہے گا: تو نے سچ کہا، تو اسے لوگ نہیں گے اور (یہ ہی ہے) وہ (چیز جو) فتنہ ہے۔

دجال کے شعبدے حقیقت یا خیال؟

ابن حزم اور طحاوی وغیرہ جیسے علماء کی ایک جماعت اس طرف گئی ہے اور صحیح ابن حبان (۸/۴۸۳) میں ابن حبان کا مذہب بھی یہ ہی ہے: کہ دجال جھوٹا ترشندہ پرور جادو شعبدہ باز طمع ساز ہوگا جو امور اس کے ہاتھ سے مشاہدہ کئے جائیں گے ان

میں سے کسی میں کوئی حقیقت نہیں ہوگی، بلکہ یہ سب ان علماء کے نزدیک محض خیالات ہوں گے۔

ابو علی جبائی شیخ معتزلہ نے کہا: یہ جائز ہی نہیں کہ ایسی چیز حقیقت ہوتا کہ جادوگر کا شعبدہ نبی ﷺ کے معجزہ کے ساتھ مشتبہ نہ ہو، اس کا نووی اور قاضی عیاض جیسے علماء کی ایک جماعت نے رد کیا ہے،

قاضی عیاض نے کہا: یہ سب کی طرف سے قاطع ہے کیونکہ اس نے دعویٰ نبوت نہیں کیا کہ جو کچھ اس کے ساتھ ہے وہ اس کی تصدیق کی طرح ہو، اس نے تو الوہیت کا دعویٰ کرتا ہے اور وہ محض اپنے دعویٰ میں الوہیت کا جھٹلانے والا ہے کیونکہ

اس کی صورت حال اور اس کا وجود اس کے حادث یعنی مخلوق ہونے کے دلائل ہیں اس کی صورت کا نقص اور اس کا عاجز ہونا اپنی آنکھ کی عار کو زائل کرنے سے اور اس گواہ کو زائل کرنے سے جو اس کا کافر ہونا اس کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہوا ہے، ان دلائل وغیرہ کی وجہ سے اس سے گھنیا ترین لوگوں کے سوا کوئی آدمی حاجت کے روک دئے جانے کے سبب دھوکہ نہ کھائے گا، قادر رکنے کے درست ہونے میں رغبت کا سبب یا اسکی اذیت کا تقیہ اور ڈر ہوگا کیونکہ اس کا قہنہ بہت عظیم ہوگا جو عقلوں کو دہشت زدہ کرے گا اور سمجھداروں کو باوجودیکہ وہ تیزی سے گزر جائے گا حیران کریگا تو اتنا نہ ٹھہرے گا کہ کمزور لوگ اس حال اور اس کے حدوث و نقص کے دلائل میں غور و فکر کریں تو جو اس کی تصدیق کرے گا وہ اس کی تصدیق کرے گا.....؟ (۱)

اسی طرح کی بات چیت نہایت میں ابن کثیر کی اور فتح الباری میں ابن حجر کی



(۱) شرح مسلم ۱۸/۲۷۲، ۲۷۳: الفتح الباری ۱۳/۱۱۱، ۱۱۳: انصاریہ، ابن کثیر ۱/۱۳۷۔

شیاطین اور دجال

اس میں کوئی شک نہیں کہ شیطانوں نے ہمیشہ ہمیشہ سرکشوں تا فرمانوں اور گمراہ انسانوں کی مدد کی ہے، جب دجال بہت بڑا فتنہ اور تا فرمانوں کا سرغنہ ہوگا تو ضروری ہے کہ وہ اپنے لئے شیطانوں اور سرکش قسم کے جنوں سے معاون بنائے۔

• سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہم سے بیان فرماتی ہیں، رسول اللہ ﷺ سے وہ دجال کے مددگاروں سے متعلق روایت کرتی ہیں کہ وہ مددگار وہ شیطان ہوں گے جو اونٹوں کی صورتوں اور لوگوں کے ان باپ دادوں اور بیٹوں کی صورتوں میں ہوں گے جو مرچکے ہوں گے تاکہ لوگوں کو اس دجال لعین کی مردوں کو زندہ کرنے کی قدرت کا وہم ڈالیں۔

اس حدیث میں سیدہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ آپ کے گھر میں تھے تو آپ نے فرمایا:

إِذَا كَانَ قَبْلَ غُرُوجِ الدَّجَالِ بِثَلَاثِ سِنِينَ حَبَسَتِ السَّمَاءُ
 ثَلَاثَ قَطْرٍهَا وَحَبَسَتِ الْأَرْضُ ثَلَاثَ نَبَاتٍهَا إِذَا كَانَتِ السَّنَةُ الثَّالِثَةَ
 حَبَسَتِ السَّمَاءُ ثَلَاثَ قَطْرٍهَا وَحَبَسَتِ الْأَرْضُ ثَلَاثَ نَبَاتٍهَا إِذَا كَانَتِ
 السَّنَةُ الثَّالِثَةَ حَبَسَتِ السَّمَاءُ قَطْرَهَا كُلَّهُ وَحَبَسَتِ الْأَرْضُ نَبَاتَهَا كُلَّهُ
 فَلَا يَنْقُضِي دُوَّ حُفٍ وَلَا ظَلْفٍ إِلَّا هَلَكَ فَيَقُولُ الدَّجَالُ لِلرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ
 الْبَادِيَةِ: أَرَأَيْتَ إِنْ بَعَثْتُ إِبْرَاهِيمَ ضَخَامًا ضَرُوعَهَا عِظَامًا أَسْنِمَتُهَا أَنْعَلُمُ
 أَنْبِي رُبُّكَ، فَيَقُولُ نَعَمْ، فَيَمْتَلِئُ لَهُ الشَّيَاطِينُ عَلَى صُورَةِ إِبْرَاهِيمَ فَيَبْعُغُهُ، وَ
 يَقُولُ لِلرَّجُلِ أَرَأَيْتَ إِنْ بَعَثْتُ أَبَاكَ وَأَبْنِكَ وَمَنْ تَعْرِفُ مِنْ أَهْلِكَ
 أَنْعَلُمُ أَنْبِي رُبُّكَ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَمْتَلِئُ لَهُ الشَّيَاطِينُ عَلَى صُورِهِمْ فَيَبْعُغُهُ

ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَتَكَلَّى أَهْلَ الْبَيْتِ ثُمَّ رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 وَنَحْنُ نَبْكِي فَقَالَ مَا يَكِيكُمْ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا ذَكَرْتُمْ مِنَ الدُّجَالِ
 وَفِي رِوَايَةٍ (لَقَدْ خَلَعْتَ أَفْبِدَتَنَا بِذِكْرِ الدُّجَالِ فَوَاللَّهِ إِنْ أَمَنَ أَهْلِي لَتَعْبِجُنَّ
 عَجِبَتْنَهَا فَمَا تَبْلُغُ حَتَّى تَكَادَ تَفْتَحُ مِنَ الْجُوعِ) وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى لَتَعْبِجُنَّ
 عَجِبَتْنَنَا فَمَا تَعْبِزُهَا حَتَّى نَجُوعَ فَكَيْفَ تَضَعُ يَوْمَئِذٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَكْفِي الْمُؤْمِنِينَ عَنِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ يَوْمَئِذٍ
 التَّكْبِيرُ وَالتَّسْبِيحُ وَالتَّحْمِيدُ ثُمَّ قَالَ: لَا تَكُونُوا فِئَانٍ، يَخْرُجُ الدُّجَالُ وَإِنَّا
 فِينَكُمْ فَأَنَا حَاجِبُهُ وَإِنْ يَخْرُجُ فَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ (۱)

جب دجال کے نکلنے سے پہلے تین سال ہوں گے تو آسمان بارش سے تہائی
 حصہ رک جائے گا اور زمین اپنی پیداوار سے تہائی رک جائے گی جب دوسرا سال ہوگا
 تو آسمان دو تہائی بارش سے رک جائے گا اور زمین دو تہائی پیداوار سے رک جائے گی
 جب تیسرا سال ہوگا آسمان پوری بارش سے رک جائے گا اور زمین پوری پیداوار سے
 روکی جائے گی تو کوئی کھروں اور قدموں والا باقی نہ رہے گا مگر وہ مر جائے گا تو دجال
 دیہاتی آدمی کو کہے گا مجھے بتاؤ! اگر تمہارا اونٹ (زندہ کر کے) اٹھا دیا جائے اس حال
 میں کہ اس کے تھن بڑے اور کوہان عظیم ہو تو کیا تو جان لے گا کہ میں تیرا رب ہوں، تو
 وہ کہے گا، ہاں اتو شیطان اس کے لئے اس کے اونٹ کی صورت اختیار کریں گے تو وہ
 آدمی دجال کے پیچھے لگ جائے گا، اور وہ اس آدمی سے کہے گا تیرا کیا خیال ہے اگر
 میں تیرے ابو، بیٹے اور جیسے تو اپنے اہل سے جانتا ہے زندہ کروں تو کیا تو جانے گا کہ

(۱) مصنف عبد الرزاق کے آخر میں مطبوع معمر ابن راشد کی جامع میں روایت ہے ۳۹۱/۱۱۔

۳۰۸۲۱: احمد نے الطح البانی ۲۳/۶۸ میں: علی ایسی نے اپنی سند میں ۱۶۳۳ میں: طبرانی کبیر میں
 روایت کی: ترمذی نے مجمع ۶/۳۲۸ میں اسے ذکر کیا اور فرمایا: اس کے دجال ثقہ ہیں سوائے مہر ابن
 عشب کے حالانکہ وہ ثقہ ہے۔

میں تیرا رب ہوں؟ تو وہ کہے گا، ہاں! تو شیاطین ان کی صورت اختیار کریں گے تو وہ اس کے پیچھے لگ جائے گا پھر رسول اللہ ﷺ وسلم باہر تشریف لے گئے اور گھر والے رونے لگے پھر رسول اللہ ﷺ لوٹ کر تشریف لائے تو ہم رورہے تھے، آپ نے فرمایا: تمہیں کیا چیز رو لاتی ہے؟ تو سب نے عرض کیا آپ نے جو دجال کا ذکر کیا، ایک روایت میں ہے (آپ نے تو ہمارے دل نکال دئے ہیں دجال کا ذکر کر کے، اللہ کی قسم میرے گھر کی لوٹھی اپنا آنا گوندے گی، وہ بالغ نہ ہوگی حتیٰ کہ قریب ہوگا کہ وہ بھوک سے لوٹ جائے) ایک روایت میں ہے (بچک ہم اپنے آنے گوندیں گے تو ہم اس کی روٹی نہ پکائیں گے حتیٰ کہ ہمیں بھوک لگے گی) تو ہم اس دن یا رسول اللہ ﷺ کیسے کریں گے؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس دن مومنوں کو کھانے پینے سے اللہ اکبر، سبحان اللہ، اور الحمد للہ پڑھنا کفایت کرے گا،

پھر فرمایا: تم نہ روؤ اگر دجال اس حال میں نکلے کہ میں تم میں موجود ہوں تو میں اس پر غالب آنے والا ہوں گا، اور اگر وہ (میرے بعد) نکلے گا تو اللہ تعالیٰ ہر مسلم پر میرا خلیفہ ہوگا۔

دجال زمین پر کتنی دیر ٹھہرے گا؟

وچھیدگی اس زمانے کو گھیرے ہوگی جس میں دجال نہین پر ٹھہرے گا۔
خلاف اس کے کہ احادیث میں ان دنوں کی حد بیان کر دی گئی ہے کہ وہ زمانہ چالیس دن ہیں، پہلا دن ایک سال کی طرح، دوسرا دن ایک ماہ کی طرح، تیسرا دن ایک جمعہ (ہفتہ) کی طرح ہوگا اور باقی دن ہمارے دنوں کی طرح ہوں گے مگر کلام ہمیشہ کا نئے دار رہے گا، ایک سے زائد وجہ پر وہ الٹ پلٹ ہوگا:

• عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا:

يَخْرُجُ الدَّجَالُ فِي أُمَّتِي فَيَمُوتُ أَرْبَعِينَ لَأَذْرِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا
أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِينَ غَامًا (۱)

دجال میری امت میں نکلے گا تو چالیس ٹھہرے گا میں اس بات کو نہیں جانتا
کہ چالیس دن ہیں یا چالیس ماہ یا چالیس سال ہیں۔

حدیث شریف میں (میں نہیں جانتا کہ وہ چالیس دن ہیں یا چالیس ماہ یا
چالیس سال یہ صحابی کے قول سے ہے جیسا کہ علامہ تورپشتی نے کہا اور علامہ مطاہری
قاری نے اسے شرح مشکاۃ میں نقل کیا (۲)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مرفوع حدیث میں ہے۔

..... فَيَلْبَغُ مَا شَاءَ اللَّهُ مِنَ الْأَرْضِ فِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا اللَّهُ أَعْلَمُ مَا
بِقَدَارِهَا..... (۳)

زمین میں اللہ تعالیٰ جہاں تک چاہے گا وہ پہنچے گا چالیس دنوں میں اللہ جانتا
ہے ان کی مقدار کیا ہے۔

• سیدنا لو اس بن سمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے۔:

قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا لَيْفُهُ فِي الْأَرْضِ؟

قَالَ: أَرْبَعُونَ يَوْمًا، يَوْمٌ كَسَنِيَّةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَ
سَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ.

قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَبِذَلِكَ الْيَوْمِ الَّذِي كَسَنِيَّةٍ أَنْتُمْ بِنَافِيهِ صَلَاةُ

(۱) مسلم شریف کتاب الجن ۱۱۶/۳۹۳۰ ب/۲۳ خروج الدجال میں۔

(۲) انصاریع فی ما جاء فی تواتر نزول المسیح، شمیری ۱۲۶، ۱۲۷۔

(۳) ابن کثیر، مواہب، ۱۹۰۳، یہ حدیث صحیح ہے اور تفصیل اس کی گزر چکی ہے۔

الْیَوْمَ؟

قَالَ: لَا، اَلْفَلْرُوْا اَقْلِرُوْا (۱)

ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ اس کو زمین میں کتنا ٹھہرنا ہوگا؟ فرمایا: چالیس دن، ایک دن سال کی طرح اور ایک دن صیغے کی طرح اور اک دن ایک جمعہ کی طرح باقی دن تمہارے دنوں کی طرح ہونگے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ تو وہ دن جو سال کی طرح ہوگا کیا اس میں ایک دن کی نمازیں ہمیں کافی ہونگی؟ فرمایا: نہیں اس دن کی مقدار کا اندازہ کرو!

امام نووی اس حدیث کے معنی میں کہتے ہیں:

(علماء نے کہا: یہ حدیث اپنے ظاہر پر ہے، اور وہ تین دن اسی قدر لمبے ہوں گے جو حدیث میں ذکر ہوا اس پر آپ ﷺ کا ارشاد و مسائل آیامہ، اور صحابہ کرام کا کہنا: کہ یا رسول اللہ تو وہ دن جو ایک سال کی طرح ہوگا کیا اس میں ہمیں ایک دن کی نماز کافی ہوگی؟ تو آپ نے فرمایا نہیں، اس کی مقدار کا اندازہ کرنا، دلالت کرتا ہے) قاضی عیاض وغیرہ نے فرمایا: یہ حکم اسی دن کے ساتھ مخصوص ہے صاحب شرع نے ہمارے لئے اسے مشروع قرار دیا، ان علماء نے کہا: اگر یہ حدیث نہ ہوتی اور اگر ہمیں اپنے اجتہاد کے سپرد کر دیا جاتا تو ہم اس دن میں ان اوقات کے اندر جو دیگر دنوں میں معروف ہیں پانچ نمازوں پر ہی اقتصار کرتے (۲)

(۱) اس کی تخریج (ان پر حدیث کا ذکر کو پڑھے گا) عنوان میں گزر چکی ہے۔

(۲) شرح مسلم نووی ۱/۱۸/۲۷۹۔

مومن حضرات اور دجال

دجال اور جو کچھ اس کے ساتھ فتنے ہوں گے کے بارے پہلے جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے، اس کا معنی یہ نہیں کہ وہ قوت خارقہ کا مالک ہوگا یا اسے اللہ کے مومن یقین والے بندوں پر غلبہ ہوگا بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس سے زیادہ حقیر و ذلیل ہوگا، اس بارے میں مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: دجال کے بارے نبی کریم ﷺ سے کسی نے نہیں پوچھا جو کچھ میں پوچھا کرتا تھا اور آپ نے مجھے فرمایا:

اس سے تجھے کیا نقصان ہے؟

میں نے کہا: کیونکہ لوگ کہتے ہیں: بیشک اس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ اور نہر اور پانی ہوگا،

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلکہ اللہ تعالیٰ پر وہ اس سے زیادہ ہلکا ہے (۱) قاضی عیاض نے اس کی شرح میں کہا:

اس کا معنی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس سے زیادہ آسان ہے کہ وہ جسے اس نے اس کے ہاتھ پر پیدا کیا اسے مومنوں کے لئے گمراہ کن کر دے اور ان کے دلوں کو شک میں ڈالنے والا کر دے بلکہ بیشک اس نے اسے اسلئے بنایا ہے کہ وہ اس سے ایمان والوں کے ایمان کو زیادہ کرے، کافروں، منافقوں وغیرہ کے لئے حجت کو ثابت کرے اس کا یہ معنی نہیں کہ اس کے ساتھ اس میں سے کوئی شے نہیں ہے (۲)

(۱) بخاری نے کتاب الفتن میں ب/۱۳۳۰۲۶ء میں اور مسلم نے ۱۱۳/۲۹۳۹ ذکر کیا۔

(۲) شرح مسلم ۱۸/۳۷۷۔

اس طرح نہیں ہے اور یہ گمان ہے، بلکہ بلاشک مؤمن و جہال کے درپے ہوں گے اور اس سے سخت مقابلہ کریں گے۔

ہمیں رسول اللہ ﷺ مسلمانوں کے دجال اور اس کے پیروکاروں کے درپے ہونے اور مقابلہ کرنے کی خبر دیتے ہیں اور بیشک اللہ عزوجل ان کے خلاف مسلمانوں کا مددگار ہے۔

نافع ابن عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تم جزیرہ عرب میں جہاد کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں فتح دے گا اور تم فارس سے جہاد کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں فتح دے گا پھر تم روم سے جہاد کرو گے تو ان پر اللہ تعالیٰ تمہیں فتح دے گا پھر تم دجال سے جہاد کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس پر فتح عطا فرمائے گا۔

سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

تو دجال نہیں نکلے گا حتیٰ کہ روم فتح ہو جائے (۱)

● سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث میں ہے:-

..... پھر اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس پر مسلط کرے گا تو وہ اسے قتل کریں گے اور اس کے گروہ کو قتل کریں گے حتیٰ کہ یہودی درخت یا پتھر کے نیچے چھپے گا تو وہ پتھریا درخت مسلمان کو کہے گا یہ یہودی میرے نیچے ہے اسے قتل کر! (۲)

● شہر بن حوشب سے روایت ہے فرمایا (۳)

(۱) مصنف ابن ابی شیبہ، ۳/۲۷۵، سیاق ان کا ہے۔ مسند احمد، ۱/۳۳۷، ۱۷۸: ابن حبان الاصحاح، ۸/۳۸۵، ۶۷۷ اور اسے صحیح قرار دیا۔

(۲) احمد کے نزدیک صحیح کے ساتھ ہے، ۶۷/۲۔

(۳) یہ شہر ایسا شخص ہے جس میں اختلاف ہے اور درست بات یہ ہے کہ جب تک اس سے

عبداللہ اور اس کے ساتھی بیٹھے تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم تو ان کی آوازیں بلند ہوئیں، آپ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے، تو فرمایا:

مَا هَذِهِ الْأَصْوَاتُ يَا ابْنَ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ!

(اس سے مراد عبداللہ بن مسعود ہیں)؟

اے ام عبداللہ کے بیٹے یہ آوازیں کیسی تھیں؟

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

انہوں نے دجال کا ذکر کیا اور ہم اس سے ڈر گئے۔

تو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم مجھے پرواہ نہیں کہ میں اس سے ملوں یا اس سیاہ بکری سے۔

عبدالملک نے کہا: بکری مسجد کے کونے میں گھسلیاں کھاتی ہوگی۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اور کیوں؟

حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کیونکہ ہم مومن لوگ ہیں اور وہ کافر شخص ہے، اور بیشک اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر مدد اور کامیابی دے گا اور اللہ کی قسم وہ نہیں نکلے گا حتیٰ کہ اس کا لگنا مسلمان مرد کے لئے جیسا سے کوٹھنڈے مشروب سے زیادہ محبوب ہوگا تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اور کیوں؟ اللہ کے تیرے

ابو ہی ہیں!

حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: آزمائش کی سختی اور شر کے منتشر ہونے کی

وجہ سے (۱)

بقرہ سورہ گزشتہ (۱) حضرت کی مخالفت نہ ہو یہ خود من اللہ صحت ہے دیکھئے: (۱) ہی کی المیزان ۴/۳۷۳۔

(۱) صحیح ابن ابی شیبہ، کتاب العن، نمبر ۳۷۵۰۸۔

دجال کے مقابل سخت ترین لوگ

نبی کریم ﷺ ہمیں اس مومن قوم کی خبر دیتے ہیں جو دجال اور اس مددگاروں کے ساتھ جہاد میں بہت سخت قوت و طاقت والے ہوں گے اور وہ بنو تمیم ہیں اسے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں:

میں تین چیزوں کے بعد بنو تمیم سے ہمیشہ محبت کرتا رہا ہوں وہ تین چیزیں جو میں رسول اللہ ﷺ سے سنی، آپ ﷺ ان کے بارے فرماتے ہیں:

لَهُمْ أَشَدُّ اٰمِنِيْ عَلٰى الدَّجَالِ (۱)

وہ میری امت میں سے دجال پر سخت ترین لوگ ہیں۔

جہاں دجال داخل نہیں ہوگا

دجال شعبدوں اور کہانت میں اس حد کو پہنچ جائے گا، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے خبر دی کہ وہ سارے جہاں کا پتھر لگائے گا، زمین کا کوئی ٹکڑا نہیں چھوڑے گا مگر اس کے قدم اسے روندیں گے، اللہ تعالیٰ نے اس سے کچھ علاقوں اور مقامات کو منفر د رکھا ہے اللہ عزوجل دجال کو ان سے روک دے گا یا ان میں کفر و شرک کے ظاہر ہونے کو روک رکھے گا کیونکہ ان کی عظمت اللہ کے ہاں عظیم ہے، اور ان جگہوں میں سے مکہ مکرمہ، کیونکہ اس میں اللہ کا عزت و حرمت والا گھر مسلمانوں کا قبلہ ہے اور مدینہ منورہ جو ایمان کا منبع ہے، اسلام کا منارہ ہے، بیت المقدس اور کوہ طور ہے۔

● سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ نبی کریم ﷺ نے

فرمایا:

(۱) حلق علیہ بخاری، کتاب المغازی میں ب/ ۶۸-۶۹، مسلم، کتاب فضائل الصحابہ

لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطْرُقُ الدَّجَالَ إِلَّا مَكَّةَ وَ الْمَدِينَةَ لَيْسَ لَهُ مِنْ
بِقَابِهَا نَقَبٌ إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَابِكَةُ صَافِينَ يَحْرُسُونَ ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ
بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجْفَاتٍ فَيُخْرِجُ اللَّهُ كُلَّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ (۱)

کوئی شہر ایسا نہیں جہاں دجال نہ جائے گا مگر مکہ اور مدینہ اس لیے اس کے ہر راستے پر فرشتے ہوں گے صاف ہانڈے پہرا دیتے ہو گے پھر مدینہ کو داخل مدینہ کے ساتھ تین بار سخت زلزلہ کے ساتھ ہلا دیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ ہر کافر اور منافق کو وہاں سے نکال دے گا۔

• ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا:

لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُغَبُ الصَّبِيحِ الدَّجَالِ لَهَا يَوْمَ تَبْدُ سَبْعَةُ آتَوَابٍ
عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ (۲)

احمد کے نزدیک ایک روایت میں ہے،

لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا يَتَلَفَّحُهَا رُغَبُ الصَّبِيحِ إِلَّا الْمَدِينَةَ عَلَى
نَقَبٍ مِنْ نِقَابِهَا مَلَكَانِ يَدُ بَانَ عَنْهَا رُغَبُ الصَّبِيحِ (۳)

کوئی شہر مدینہ کے سوا نہیں مگر اس میں دجال کا رُغَبُ صَبِيحِ کا شہر مدینہ کے ہر راہ پر دو فرشتے ہیں جو دجال کے رُغَبِ کو اس سے دور کریں گے۔

• جنادہ بن ابی امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے:

(۱) بخاری شریف، کتاب فضائل المدینہ، ۱۸۸۱: مسلم کتاب العن ب/ ۲۳-۲۴، ۱۹۳۳: ابن
جہاں، الامان ۶۷: ۲۷۵۶: بغوی شرح السنہ ۲۰۲۲۔
(۲) مسند احمد ۳۱/۵۱۰ میں اسناد صحیح کے ساتھ ہے۔
(۳) بخاری شریف، کتاب فضائل، ۱۸۷۹: ۳۳/۵۱۰: مصنف ابن ابی شیبہ، ۳۷۳۸۳: ۳۷۳۸۳
صالح بن العن ب/ ۵۳۲۔

..... لَا يَأْتِي أَرْبَعَةَ مَسَاجِدَ: الْكُفَّةَ وَمَسْجِدَ الرَّسُولِ ﷺ وَ

الْمَسْجِدَ الْأَقْصَى وَالطُّورَ (۱)

وہ چار مسجدوں میں نہیں آئے گا، کعبہ، مسجد رسول ﷺ، مسجد اقصیٰ اور طور

(پہاڑ)۔

مدینہ کے دروازوں پر آنا سامنا

اس سخت پکڑ کی ایسی تھی جس کے ساتھ دجال مشہور ہے اور اس ہالہ کی جو اسے چلنے میں تیز کرے گا اس کے باوجود ایسے لوگ باقی ہوں گے جن کے دل ایمان سے بھر پور ہوں گے وہ دجال سے نہیں ڈریں گے، نہ موت سے بھاگیں گے، ان میں سے ایک وہ آدمی ہوگا جو دجال کے درپے ہوگا اور اس کا باطل ہوتا لوگوں کو بیان کرے گا، اور اس کی اسے کوئی پرواہ نہ ہوگی جو کچھ اس کے لئے آنا سامنا ہونے کی وجہ سے ظاہر ہوگا۔

دجال کا آنا سامنا

● سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرمایا:

رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ہم سے دجال کے بارے میں گفتگو ارشاد

فرمائی، جو کچھ آپ ﷺ بیان فرماتے تھے اس میں یہ بھی تھا کہ آپ نے فرمایا:

يَأْتِي الْبُدْجَانُ وَهُوَ مُحْرَمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ بَقَابَ الْمَدِينَةِ، فَيَنْزِلُ

بَعْضُ السَّبَاحِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ جُلٌّ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ.

(۱) امام کے نزدیک حج ہے ۲۳۲/۵-۲۳۵/۳: معنی ابن ابی شیبہ، ۶، ۵۰، ۲۳۵/۳ اور اسے

حج ۲۳۲/۴ میں امام کی منسوب کیا ہے، اور فرمایا: اس کے رجاہ حج کے رجاہ ہیں، حاتف نے حج ۲۳۲/۳

میں کہا: اگلے رجاہ تھے ہیں۔

فَيَقُولُ: أَفَهَذَا نَكَ الدَّجَالُ الَّذِي خَدَّسَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

خَدِيقَهُ.

فَيَقُولُ الدَّجَالُ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ قُتِلْتُ هَذَا تُمْ أَخِيَّتُهُ هَلْ تَشْكُرُونَ

فِي الْأَمْرِ؟

فَيَقُولُونَ لَا، فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُخَيِّبُهُ.

فَيَقُولُ: وَاللَّهِ مَا مَنَعْتُكَ مِنْكَ إِسْلَمَ نَصِيرَةٌ بَنِي الْيَوْمِ.

فَيُرِيدُ الدَّجَالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يُسَلِّطُ عَلَيْهِ (۱)

دجال آئے گا اور اس پر حرام ہے کہ وہ مدینہ شریف کے راہوں میں داخل

ہو، تو وہ مدینہ کے قریب شور و غجرجمین پر ٹھہرے گا، پھر اس دن اس کی طرف ایک

آدمی نکلے گا جو سب سے بہتر ہوگا، تو وہ کہے گا:

میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی وہ دجال ہے جس کے بارے میں رسول اللہ

ﷺ نے حدیث بیان فرمائی،

دجال کہے گا: تمہاری کیا رائے ہے اگر میں اسے قتل کروں پھر زندہ کروں تو

کیا تمہیں کوئی شک ہوگا؟

تو وہ کہیں گے: نہیں، تو دجال اسے قتل کر کے پھر زندہ کرے گا،

تو وہ آدمی کہے گا: اللہ کی قسمیں تیرے بارے میں آج جس قدر زیادہ

بصیرت پر ہوں اس سے پہلے نہ تھا،

دجال اسے قتل کرنا چاہے گا مگر اس پر اسے تسلط نہ ہوگا۔

(۱) بخاری شریف، ۱۴۳۲؛ مسلم کتاب المغن ب/ ۲۱، ۱۱۲، ۲۹۲۸۔ ابن حبان، الاحسان

۶۷۶۳: امر، التلح اربانی ۲۳/۸۲۔

● سہ ماہی سے ۱۹۷۷ء اور ۱۹۷۸ء میں اس جگہ کو کہا جاتا ہے جس میں نسکات کی کثرت ہوتی ہے اور

یہاں پر بھی کئی کئی درخت ہیں، ماہنامہ التہذیب ۲/۳۳۳۔

● ایک دوسری روایت میں ہے:

يَخْرُجُ الدَّجَالُ فَيَتَوَجَّهُ قِبَلَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَيَتَلَقَّاهُ

الْمَسَالِحَ الْمَسَالِحَ الدَّجَالِ فَيَقُولُونَ لَهُ: أَتَيْنَ تَعْمِدُ؟

فَيَقُولُ: اعْمِدْ إِلَى هَذَا الْيَدِي خَرَجَ

قَالَ: فَيَقُولُونَ لَهُ: أَوْ مَا تَلْمِزُنَا بِرَبِّنَا؟

فَيَقُولُ: مَا بَرَّيْنَا خِيفَاءَ،

فَيَقُولُونَ: أَفَطَلُوهُ،

فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: أَلَيْسَ قُلْنَا لَهَا كُمْ رَبُّكُمْ أَنْ تَقْتُلُوا أَحَدًا ذُو نَهْ،

قَالَ: فَيَنْطَلِقُونَ بِهِ إِلَى الدَّجَالِ، فَإِذَا رَأَاهُ الْمُؤْمِنُونَ

قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَذَا الدَّجَالُ الَّذِي ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

قَالَ: فَيَأْمُرُ الدَّجَالُ بِهِ فَيَشْبَحُ،

فَيَقُولُ: خَلُوهُ وَخُجُوهُ فَيُوسِعُ ظَهْرَهُ هُوَ يَطْنُهُ ضَرْبًا

قَالَ: فَيَقُولُ: أَوْ مَا تَلْمِزُنَا بِئِي؟

قَالَ: فَيَقُولُ: أَنْتَ الْمَسِيحُ الْكُذَّابُ،

قَالَ: فَيَوْمِرُ بِهِ فَيُضْرَبُ بِالْمِنْشَارِ مِنْ مَقَرِّهِ حَتَّى يُفَرِّقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ

قَالَ: ثُمَّ يَمْشِي الدَّجَالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ،

ثُمَّ يَقُولُ لَهُ: لِمَ فَيَسْتَوِي قَائِمًا،

قَالَ: ثُمَّ يَقُولُ لَهُ: أَتَلْمِزُنَا بِئِي؟

فَيَقُولُ: مَا أُرَدُّدُكَ فِيكَ إِلَّا بِصِيرَةٍ،

قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا يَفْعَلُ بَعْدِي بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ،

قَالَ: فَيَأْخُذُ الدَّجَالُ لِيَلْبَحَهُ فَيَجْعَلُ مَا بَيْنَ رَقَبَتَيْهِ إِلَى تَرَاقُوبِهِ

نَحْسًا فَلَا يَسْتَعِينُ إِلَيْهِ سَبِيلًا .

قَالَ: فَيَأْخُذُ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَيَقْدِفُ بِهِ فَيَحْبِسُ النَّاسَ إِنَّمَا
قَذَفَهُ إِلَى النَّارِ، وَإِنَّمَا أَنَا فِي الْجَنَّةِ .

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: هَذَا أَكْثَمُ النَّاسِ شَيْفَافَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ

ترجمہ:

دجال نکلے گا تو اس کی طرف ایک ایمان دار آدمی چلے گا، اسے دجال کے
مسکے کا رعدے ملیں گے۔

تو وہ اسے کہیں گے: کدھر کا ارادہ ہے؟

وہ کہے گا: اس شخص کا ارادہ جو نکلا ہے،

آپ نے فرمایا: تو وہ اسے کہیں گے اور کیا تو ہمارے رب کو نہیں مانتا؟

وہ کہے گا: ہمارے رب میں تو کوئی پوشیدگی نہیں ہے،

تو وہ کہیں گے: اسے قتل کر دو!

تو پھر وہ ایک دوسرے کو کہیں گے: کیا ایسا نہیں کہ تمہارے رب نے تمہیں

اس کے علاوہ کسی ایک کو قتل کرنے سے روکا ہے؟

فرمایا: پھر وہ اسے دجال کے پاس لے جائیں گے تو جو نبی مومن دجال کو

دیکھے گا،

کہے گا: اے لوگو! یہی وہ دجال ہے جس کا ذکر رسول اللہ ﷺ نے کیا،

فرمایا: تو دجال اس کے لئے حکم دے گا تو اسے کھینچا جائے گا،

دجال کہے گا: اس کو پکڑو اور اس سر پر زخم لگاؤ، مار مار کر اس کی پشت اور

پہٹ کو چمڑا کر دیا جائے گا،

فرمایا: پھر دجال کہے گا: کیا تو مجھے نہیں مانتا:

فرمایا: وہ مرد خدا کہے گا: تو جہنم آج ہے،

فرمایا: پھر اس کے متعلق حکم ہوگا تو اسے آری کے ساتھ اس کے سر کی مانگ سے کاٹا جائے گا حتیٰ کہ اس کو دو قدموں کے درمیان الگ الگ کر دیا جائے گا،

فرمایا: پھر دجال ان دو ٹکڑوں کے درمیان چلے گا

پھر اسے کہے گا: اٹھ تو وہ سیدھا کھڑا ہو جائے گا:

فرمایا: پھر اسے کہے گا: کیا تو مجھے مانتا ہے؟

تو وہ کہے گا: مجھے تیرے بارے میں بصیرت پہلے سے زیادہ حاصل ہوئی ہے

کہے گا: اے لوگو! چنگ یہ میرے بعد کسی ایک سے ایسا نہ کر سکے گا،

فرمایا: تو دجال اسے پکڑے گا تاکہ ذبح کر دے تو وہ اس کی گردن سے اس

کی ہنسل کے درمیان تانبہ ڈالنے کی کوشش کرے گا مگر کامیاب نہ ہوگا،

فرمایا: تو پھر وہ اسے اس کے ہاتھوں اور پاؤں سے پکڑ کر اسے پھینک دے

گا تو لوگ سمجھیں گے اس دجال نے اسے آگ میں پھینکا ہے حالانکہ اسے جنت میں

ڈال دیا جائے گا،

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ لوگوں میں سے اپنے رب کے ہاں عظیم

ترین شہادت والا ہوگا (۱)



خلاصی کا دن

نبی کریم ﷺ ہمیں خبر دیتے ہیں کہ مدینہ شامی ناپاکی کو درجہ اول کے آنے کے وقت نکال چکے گا تو منافق و منافقان اس کے گروہ اور راہ والے اس کی طرف نکل کر بھاگتے جائیں گے، اور یہ دن خلاصی کا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام ذکر کیا ہے۔

● بخاری میں اور ع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا تو فرمایا:

يَوْمُ الْخَلَاصِ وَيَوْمُ الْخَلَاصِ وَيَوْمُ الْخَلَاصِ وَيَوْمُ الْخَلَاصِ
يَوْمُ الْخَلَاصِ وَيَوْمُ الْخَلَاصِ. قَلَاتًا.

فَقِيلَ لَهُ: وَمَا يَوْمُ الْخَلَاصِ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَوْمٌ يَجِيءُ الذُّجَّالَ فَيَضَعُوا حَذَاهُ فَيَنْظُرُ الْمَدِينَةَ.

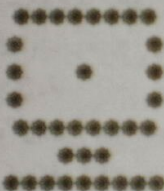
فَيَقُولُ لِأَصْحَابِهِ: انظُرُوا هَذَا الْقَصْرَ الَّذِي هَذَا فَمَا تَرَوْنَ؟ هَذَا مَسْجِدُ مُحَمَّدٍ
ثُمَّ يَأْتِي الْمَدِينَةَ فَيَجِدُ بِكُلِّ نَبَبٍ مِنْهَا مَلَكًا مُضِيًّا قَائِمًا مَبْنُوعًا الْجِرْفِ
فَيَضْرِبُ زَوَالَهُ، ثُمَّ تَرْجِفُ الْمَدِينَةُ ثَلَاثَ رَجْفَاتٍ فَلَا تَقْبَلُ مُنَافِقًا وَلَا
مُنَافِقَةً وَلَا فَاسِقًا وَلَا فَاسِقَةً إِلَّا أَخْرَجَ إِلَيْهِ فَلَذَلِكَ يَوْمُ الْخَلَاصِ (۱)

خلاصی کا دن اور خلاصی کا دن کیا ہے، خلاصی کا دن اور خلاصی کا دن کیا ہے،
خلاصی کا دن اور خلاصی کا دن کیا ہے، تمہن ہا،

(۱) مسند احمد، ص ۲۳/۴۵، مسند رک ماہم: کتاب الامم، ۳/۵۳۳، اس نے اسے
مسلم کی شرط پر بھی کہا ہے، اسی نے اس کا قرار کیا اور قحطی نے مجمع ۷/۳۵۰ میں اسے ذکر کیا اور کہا: احمد
نے اسے روایت کیا اور اس کے درجہ اول کے درجہ اول میں نے کہا اس کے اور گواہ ہیں۔

تو آپ سے عرض کیا گیا: اور خلاصی کا دن کیا ہے؟ یا رسول اللہ ﷺ!

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دجال آئے گا تو احد (پہاڑ) پر چڑھ کر مدینہ کی طرف دیکھے گا پھر اپنے کارندوں کو کہے گا: کیا تم یہ سفید عمل دیکھتے ہو؟ یہ احمد (ﷺ) کی مسجد ہے، پھر وہ مدینہ شریف کی طرف آئے گا تو اس کے ہر دروازے پر ایک فرشتے کو پائے گا جو تلواریں سونٹے ہوئے ہوگا، تو وہ شور اور غجڑ زمین کے کنارے کی طرف آئے گا اور اس کے غیموں اور جھونپڑوں کو ختم کرے گا، پھر مدینہ شریف میں تین بار زلزلہ آئے گا تو کوئی منافق مرد و عورت اور فاسق مرد و عورت باقی نہ رہے گا مگر وہ دجال کی طرف نکل کر آئیں گے تو یہ یوم القلاص ہے۔



نزول عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

بیشک سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نزول قیامت کی ان بڑی بڑی علامات میں سے ہے جن کی خبر نبی کریم ﷺ نے دی ہے اور عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نزول، خروج دجال اور اس کے زمین میں فساد پھیلانے کے ساتھ (باعتبار زمانہ) ملا ہوا ہوگا۔ آپ پر ایمان لانا اور آپ کی تصدیق کرنا واجب ہوگا۔

(مطلب یہ ہے کہ آپ کے نبی ہونے کو ماننا اور آپ کے نزول کو تسلیم کرتے ہوئے اس کی تصدیق کرنا، نہ یہ کہ اپنے آقا و مولا نبی آخر الزماں سپہ مرسلان

محمد رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر آپ پر ایمان لانا، کیونکہ ایسا کرنے سے جو بھی ایسا کریگا بے ایمان و کافر ہوگا۔ آمد مصطفیٰ کیساتھ ہی تمام ادیان اولین منسوخ ہو چکے اب صرف اور صرف اللہ کے حبیب محمد رسول اللہ کی رسالت پر ایمان لانا ہی ایمان ہے اگر ایسا نہیں تو کفر ہے ایمان نہیں، نیز بعض لوگ یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ مرزا قادیانی ہی عیسیٰ ہے، اس سے ان کا رد ہوا نیز کچھ یہ سمجھے کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آنا حتیٰ نہیں اس لئے اس مسئلہ کو حلیم کرنا ایمان قرار پایا کیونکہ جو اس کا منکر وہ درحقیقت نبی صادق محمد رسول اللہ ﷺ کو جھوٹا تصور کرتا ہے ایسا شخص تو ہین کا مرتکب ہو کر دائرہ اسلام سے خارج ہے اسی طرح وہ جس نے یہ کہا:

”حضور کو اپنے زمانہ میں اندیشہ تھا کہ شاید دجال آپ کے عہد میں ظاہر ہو جائے یا آپ کے بعد کسی قریبی زمانہ میں ظاہر ہو لیکن ساڑھے تیرہ سو برس کی تاریخ نے ثابت کر دیا کہ حضور کا اندیشہ صحیح نہ تھا،“

معاذ اللہ من ذلک الکفر، نیز وہ جس نے یہ تصور دیا کہ دجال کوئی مشینوں، جنگی طیاروں اور آلات جنگ کے ساتھ امریکہ کے خروج کا نام ہے یہ بات غلط ہے جیسا کہ گزشتہ مضمون سے واضح ہو رہا ہے، محمد یا سین قادری شطاری ضیائی)

ہمیں نبی کریم ﷺ نے بہت ساری احادیث میں جنہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بہت بڑی جماعت نے روایت کیا اللہ کے نبی سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزول اور آپ کے دجال کو قتل کرنے سے متعلق خبر دیتے ہیں ان میں سے ایک حدیث یہ ہے:

جو مسلم شریف میں نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً ثابت ہے اس میں ہے:

من ذلک الکفر، نیز وہ جس نے یہ تصور دیا کہ دجال کوئی مشینوں، جنگی طیاروں

فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُورَتَيْنِ وَاجْتِمَاعِ كَتِفَيْهِ عَلَيَّ
 أَجْنِحَتَيْهِمَا إِذَا طَاطَرَا أَنَّهُ قَطْرَةٌ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَتْ مِنْهُ جَمَانٌ كَالْوَلْوَلِ لَوْ قَلَّ لِيَجُلُ
 لِكَاغِبٍ رَجَدَتْ نَفْسُهُ لِأَمَاتٍ وَنَفْسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ (أَيُ
 الْمَسِيحِ) بِيَابٍ لَيْدٍ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي عَيْسَىٰ بَنُ مَرْيَمَ قَوْمًا قَدْ عَصَمَهُمُ اللَّهُ
 مِنْهُ، فَيَمْسُخُ وَجُوهَهُمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ..... (۱)

اسی دوران کہ وہ یونہی ہوگا جب اللہ تعالیٰ سیدنا مسیح عیسیٰ بن مریم (علیہا السلام) کو بھیجے گا تو آپ شرقی دمشق میں سفید منارہ پر درس یا زعفران سے رنگی ہوئی دو چادروں کے درمیان اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے پروں پر رکھے ہوئے اتریں گے، جب آپ اپنا سر جھکائیں گے تو قطرے ٹپکیں گے اور جب سر اٹھائیں گے تو اس سے بڑے بڑے موتیوں کی طرح شفاف قطرے گریں گے کسی کافر (جس کو آپ کی سانس پہنچے گی) کے لئے آپ ظاہر نہ ہونگے مگر وہ مر جائے گا، اور آپ کی سانس پہنچے گی جہاں تک آپ کی نظر پہنچتی ہوگی، پھر آپ اسے فلسطین کے نواح میں بیت المقدس کے قریب ایک لذت نامی بستی کے دروازے پر پائیں گے اور قتل کریں گے پھر سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام اس قوم کے پاس آئیں گے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس سے بچا رکھا ہوگا تو آپ ان کے چہروں پر مسح کریں گے اور ان سے ان کے جنت کے درجات بیان فرمائیں گے۔

● سیدہ عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ آپ نے

فرمایا:

(۱) یہ حدیث (ان پڑھ لفظ کافر کو بڑھے گا) عنوان کے تحت گزر چکی ہے، اسی حدیث کا یہ آخری حصہ ہے ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے الاحسان۔ ۶۷۷: ۶۷۷: مسلم نے اسے روایت کیا۔ ۱۱۱۱: ۲۱۳۷: ترمذی ۲۲۳۰: ابن ماجہ ۷۷۷: بخاری ۳۷۷: شرح السنن ۳۲۶۱: ۵۵۸۵: الفاوی کی وضاحت کے لئے شرح مسلم ۱۸/۲۸۱: مر اسد الاطلاع ۳/۳۰۳: یکمیں۔

رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی، تو آپ نے فرمایا: تجھے کس چیز نے رو لایا؟

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے دجال یاد آیا۔

آپ نے فرمایا: تو نہ رو! کہ اگر وہ نکلا اس وقت کہ میں زندہ ہوں تو میں تمہاری طرف سے اس کے لئے کافی ہوں گا، اور اگر میں دنیا سے چلا گیا تو ویکٹ تمہارا رب کا نہیں ہے، اس کے ساتھ یہودی نظلیں گے تو وہ چلا جائے گا حتیٰ کہ وہ مدینہ کے کنارے پر پہنچے گا اور مدینہ کا اس دن یہ حال ہوگا کہ اس کے سات دروازے ہوں گے ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے، تو اللہ تعالیٰ مدینہ کے رہنے والے شریروں کو نکالے گا تو وہ چلا چلا کر دروازے پر پہنچے گا تو عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نزول ہوگا تو آپ اسے قتل کریں گے، پھر عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام زمین میں چالیس سال عادل امام اور انصاف کرنے والے حاکم ہونے کی صورت میں رہیں گے۔



دجال کا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھنا

شیاطین ہمیشہ ہمیشہ جنود حق اور ہدایت کے چراغوں کے سامنے نیست و نابود ہوتے رہے ہیں، اسی طرح دجال کا حال ہے اس لئے کہ وہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے ٹھہر نہ سکے گا، بلکہ ایسے پگے گا جیسے نمک پانی میں گھلا ہے۔

● سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَنْزِلَ الرُّؤْمُ بِالْأَعْمَاقِ أَوْ بِدَابِقٍ فَيَنْعَرُجُ

إِلَيْهِمْ جَمِشٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هُمْ جِيَارُ أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ إِذَا تَصَافَرُوا.

قَالَتِ الرَّؤْمُ: خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الدِّينِ سَبُورًا مِنَّا نَقَاتِلُهُمْ

فَيَقُولُ الْمُسْلِمُونَ لَا وَاللَّهِ لَا نَخْلِي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا

فَيَقَاتِلُونَهُمْ فَيَنْهَرُهُمْ تِلْكَ لَا يَتَوَثَّبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا ثُمَّ يُقْتَلُ ثَلَاثُهُمْ وَهُمْ

الْمَضِلُّ الشَّهَادَةُ عِنْدَ اللَّهِ وَيَفْتَحُونَ ثَلَاثَةَ فَيَفْتَحُونَ الْقُسْطَ نَطِيبِيَّةً فَبَيْنَمَا

هُمْ يَقِيمُونَ الْعَنَابَ قَدْ عَلَفُوا شُيُوفَهُمْ بِالزُّيُونِ

إِذْ صَاحَ فِيهِمُ الشَّيْطَانُ إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِي أَبَائِكُمْ

فَيَخْرُجُونَ وَذَلِكَ بَاطِلٌ فَإِذَا جَاءَ وَالشَّامُ حَرَجٌ - يَغِيبُ الدُّجَالُ - فَبَيْنَمَا

هُمْ يَعْمَلُونَ بِالْفِضَالِ وَيَسُورُونَ الصُّفُوفَ

إِذْ أَيْتَمَبَ الصَّلَاةَ فَيَنْزِلُ عَيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ. فَإِذَا رَأَوْهُ عُلُوًّا اللَّهُ

يَلُوبُ كَمَا يَلُوبُ الْجَلْحُ وَلَوْ تَرَى كُفْرَهُ لَدَابَّ حَتَّى يَهْلِكَ وَلَكِنَّهُ يَقْتُلُهُ

اللَّهُ بِيَدِهِ فَيَرِيهِمْ قَمَةً بِحَرَّتَيْهِ (۱)

قیامت قائم نہ ہوگی حتی کہ رومی اعماق میں یا دابن میں اتریں پھر اگلی طرف

اٹل مدینہ کے لشکر نکلیں وہ زمین کے بہترین لوگ ہوں گے تو جب وہ صف باندھیں گے،

رومی کہیں گے: تم ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان سے ہٹ جاؤ جنہیں

گالیاں دی جاتی ہیں ہم ان سے لڑائی کریں گے،

تو مسلمان کہیں گے نہیں، ہم اپنے بھائیوں اور تمہارے درمیان سے

الگ نہ ہوں گے پھر ان سے جہاد کریں گے اور ان کا ایک تہائی کھلت کھائے گا جن

کی توپ کبھی بھی اللہ تعالیٰ قبول نہ کرے گا پھر ان سے ایک تہائی قتل ہوں گے اور یہ اللہ

تعالیٰ کے ہاں افضل ترین شہداء ہوں گے اس کے ایک تہائی حصہ کو فتح کریں گے، پھر

تسلطیہ کو فتح کریں گے اس اثناء میں کہ وہ تمہیں تقسیم کرتے ہوں گے انہوں نے اپنی کمواروں کو زیتون کے ساتھ لٹکا دیا ہوگا۔

اچانک شیطان ان میں بیچ کر بولے گا، کہ سچا تمہارے پیچھے تمہارے گھروں میں ہے، تو وہ نکلے گی اور یہ بات غلط ہوگی، جب وہ شام آئیں گے اس وقت دجال نکلے گا، اسی دوران کہ وہ جہاد کے لئے تیار ہو رہے ہوں گے اور صلیب درست کر رہے ہوں گے،

جب نماز کی اقامت کہی جا رہی ہوگی تو یسعی بن مریم علیہا الصلوٰۃ والسلام نزول فرمائیں گے تو جو نبی آپ کو اللہ کا دشمن دیکھے گا پگھلے گا جیسے نمک گھلتا ہے اور اگر آپ اسے چھوڑ دیں گے تو خود بخود پگھل جائے گا حتیٰ کہ ہلاک ہوگا، لیکن اللہ تعالیٰ اسے اپنے دست قدرت سے قتل کرے گا پھر انہیں اس کا خون اس کے نیرے پیار بھیجے گا ساتھ دکھائے گا۔



دجال کے بعد زمین کا حال

دجال جس نے زمین کو فتنہ و فساد سے بھر دیا تھا کے مرنے کے بعد امن و امان عام ہوگا اور لوگوں کی طبیعتیں بھلے کاموں کی طرف مائل ہو چکی ہوں گی یہ چیز صرف انسانوں میں ہی نہ ہوگی بلکہ درندوں وحشی جانوروں میں بھی ہوگی انکی طبیعتیں بھی اللہ — عزوجل — کی قدرت سے بدل جائیں گے اور لوگ اپنی عادتوں کو چھوڑ دیں گے۔

• اس بارے میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا:

..... اِنَّا اَوْلٰى النَّاسِ بِعِيسَىٰ بْنِ مَرْيَمَ، وَاِنَّهُ نَازِلٌ فَاعْرِفُوْهُ، لِيَاْتَهُ
 رَجُلٌ يَنْزِعُ اِلَى الْخُمَيْرِ وَالْبِيْاضِ كَمَا رَأَسَهُ يَفْطُرُوْا اِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَّةٌ وَاِنَّهُ
 يَدُقُّ الصَّيْبَ وَيَقْتُلُ الْخَيْزُرَ وَيَفِيضُ السَّمْلَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَاِنَّ اللّٰهَ
 يَهْلِكُ فِيْ ذِمَّةِ الْجَمَلِ كُلَّهَا غَيْرَ الْاِسْلَامِ وَيُهْلِكُ اللّٰهُ الْمَسِيْحَ الضَّالَّ
 وَيُلْقِي اللّٰهَ لَأَمْنَةً حَتّٰى يَرَجِعَ الْاَسَدُ مَعَ الْاِهْلِلِ وَالشَّجَرُ مَعَ الْبَقْرِ وَالذَّنَابُ
 مَعَ الْفَنَمِ وَيَلْعَبُ الصَّيْبَانُ مَعَ الْحِيَاطِ لَا يَضْرُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا (فَيَمُكُّ
 فِي السَّازِجِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً، ثُمَّ يَمُوتُ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ صَلَوَاتِ اللّٰهِ
 عَلَيْهِ) (۱)

میں عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سب لوگوں سے زیادہ قریب
 ہوں اور وہ نازل ہوں گے تو ان کی پہچان کرنا، پشک وہ ایسے مرد ہیں کہ ان کی رنگت
 مائل بہ سرخی و سفیدی ہے، آپ کا سر مبارک ایسا ہے جیسے وہ قطرے گرائے اگر چہ اسے
 پانی کی تری نہ پہنچی ہو، آپ صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، مال کو بہائیں
 گے، جزیرہ فتح کریں گے، بلائک اللہ تعالیٰ آپ کے زمانہ میں سارے دینوں کو سوائے
 اسلام کے ہلاک کر دے گا، اور اللہ تعالیٰ مسیح گمراہ کو ہلاک فرمائے گا، اللہ تعالیٰ امن
 ڈالے گا حتیٰ کہ شیر اونٹ کے ساتھ چرے گا، چیتا گائے کے ساتھ، بھیڑیا بکریوں کے
 ساتھ، اور بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے کوئی کسی کو نقصان نہ دے گا، تو آپ زمین
 میں چالیس سال ٹھہریں گے، پھر آپ کا وصال ہوگا مسلمان آپ پر نماز ادا کریں
 گے، آپ پر اللہ تعالیٰ کی درودیں ہوں!

● سیدنا نواس بن سمعان - رضی اللہ تعالیٰ عنہ - کی حدیث میں ہے:

(۱) حدیث صحیح ہے ابن حبان کی روایت ہے، الاحسان، ۷۵، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴

..... ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ ظُفُرًا لَا يَلْتَمِسُ مِنْهُ نَبِثٌ وَلَا وَزِيرٌ، لَيْفِيلُ
الزَّاهِي حَتَّى يَنْسُرُ كَهَا كَمَا لَزَلَفِيَّةٌ ثُمَّ يُقَالُ لِلزَّاهِي: أَنْبِيءُ لَمْ تَرَ كَبْرًا وَرَقْدِي
بَرَ كَتَبَكَ لِيَوْمِيذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَ بَيْنَ الرُّمَانَةِ وَيَسْتَظِلُّونَ بِفَخْفِهَا وَيَتَارِكُ
الضَّالِّي الرُّسُلِ حَتَّى إِذَا اللَّفْقَةُ مِنَ الْبَابِلِ لَتَكْفِي الْفِتَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللَّفْقَةُ
مِنَ الْبَقْرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللَّفْقَةُ مِنَ الْعِصِ لَتَكْفِي الْفَجَلَ مِنَ
النَّاسِ فَيَتَنَاوَعُ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَسَاعَلَهَا هُمُ تَحْتَ آهَابِطِهِمْ
فَنَفِطُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلَّ مُسْلِمٍ وَيَتَّقِي شِرَارَ النَّاسِ يَنْهَارُ جُوزُونَ فِيهَا
تَهَارِجُ الْحُمْرُ فَعَلَيْهِمْ تَقْوَمُ السَّاعَةُ (۱)

پھر اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا کوئی گھر جو مٹی یا پالوں کا خیر ہو باقی نہ بچے گا کہ
بارش اسے دھو دے گی حتیٰ کہ اسے شیشہ یا آئینہ کی طرح کر چھوڑے گی، پھر زمین کو کھا
جائے گا: اپنے پھل اگا اور اپنی برکتیں لوٹا دے تو اس دن لوگوں کی ایک جماعت ایک
اتار سے کھائے گی اور اس کے چھلکے سے سایہ حاصل کرے گی، اور اللہ تعالیٰ دودھ میں
برکت دے گا حتیٰ کہ اونٹ کا دودھ لوگوں کی ایک جماعت کو کافی ہوگا، اور گائے کا
دودھ لوگوں کے ایک قبیلہ کو کافی ہوگا، اور بکری کا دودھ قبیلہ سے چھوٹی ایک جماعت
کے لئے کافی ہوگا، تو وہ اسی حالت میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو
ان کی نگلیوں کے نیچے سے گزرے گی ہر مومن اور ہر مسلمان کی روح کو قبض کر لے گی
اور شریر ترین لوگ باقی رہ جائیں گے جو لوگوں کی موجودگی میں زمانہ میں یوں اعلانیہ جلا
ہوں گے جیسے گدھے کرتے ہیں اور کسی کی پرواہ نہ کریں گے۔



(۱) سلم نے اسے روایت کیا ۱۱۰۲۱۲۷: ۲۱۳۷۰: ۲۱۳۷۱: ۲۱۳۷۲: ۲۱۳۷۳: ابن ماجہ ۴۰۷۵: بخاری ۵۷۰۸: شرح

نبی کریم ﷺ کی وصیت

اس شخص کے لئے جو سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پائے گا

وہ ایک نیک لوگوں کی زیارت میں خیر ہے، اور ایسی ہی ہے جس کی طرف انسان جھانکتا ہے خصوصاً اس وقت جب انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے کوئی نبی ہو، اور اسکی قدر عظیم ہو، رفعت میں بلند ہو جب کہ یہ بھلائی کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ اور خبردار نبی کریم ﷺ ایک سے زائد کئی احادیث میں سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ظہور کے بارے میں خبر دیتے ہیں، کتنے ہی ہوں گے جو ان کی ملاقات کی تمنا کریں گے، اور آپ ﷺ جو آپ سے ملاقات کرے اسے وصیت کرتے ہیں کہ وہ انہیں سلام پہنچائے۔

● سیدنا ابو ہریرہ - رضی اللہ تعالیٰ عنہ - سے روایت ہے، وہ نبی کریم ﷺ

سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ طَلَّ بَنِي عُمَرَ بْنِ الْقَيْ عَيْتِي بَنِي مَرْثَمَ - عَلَيْهِمَا
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ - فَإِنْ عَجَلَ بِي مَوْتُ فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْهُ مِنِّي السَّلَامَ (۱)

وہ ایک میں یقیناً امید رکھتا ہوں اگر میری عمر لمبی ہوئی کہ میں عیسیٰ بن مرثم

علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ملاقات کروں، تو اگر مجھے موت نے جلدی کی تو تم میں ان سے جو سے ملے اسے چاہئے کہ ان کو میری طرف سے سلام کہے۔

● ایک روایت میں ہے:

إِنَّ الْمَسَاجِدَ لَتَجَلِدُ لِلْمُخْرُوجِ الْمَسِيحِ وَإِنَّهُ سَيَخْرُجُ فَيَكْتَبِرُ

(۱) سے ۲۹۹/۲۹۸: ۲۹۹: ۲۹۹ ج ۵/۸ میں کہا ہے احمد نے روایت کیا اس کے

الْمُضْلِمِ وَيَقْتُلُ الْغَنِيَّ وَيُؤْمِنُ بِهِ مَنْ أَذْرَكَهُ، فَمَنْ أَذْرَكَهُ فَلْيَقْرَأْهُ مِنِّي
السَّلَامَ ثُمَّ التَّفَتَّ إِلَى فَقَالَ يَا هَذَا أَجْنَىٰ إِلَيَّ أَرَاكَ مِنْ أَحَدِ الْقَوْمِ فَإِنْ
أَذْرَكَهُ فَلْيَقْرَأْهُ مِنِّي السَّلَامَ (۱)

پینک مسجد میں نئی ہوتی رہیں گے سچا کے خروج کے لئے، اور پینک وہ ظہور
فرمائیں گے تو صلیب توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گیا اور جو انہیں پائے گا ان پر
ایمان لائے گا، تو جوان کو پائے اسے چاہئے کہ انہیں میری طرف سے سلام کہے، پھر
آپ نے میری طرف توجہ فرمائی تو فرمایا: اے بھتیجے! میں تجھے نئی نئی قوم میں سے دیکھتا
ہوں تو اگر تو انہیں پائے تو میری طرف سے نہیں سلام کہتا!

دجال سے نجات

نبی کریم ﷺ نے ہمارے لئے واضح فرمایا۔ اور آپ ہی تو ہمیں ہر خیر
کی رہنمائی فرماتے اور ہر شر سے بچاتے ہیں۔ دجال لعین کے قتل سے ہم کیسے بچ سکتے
ہیں اور اس کی شر، کفر اور اس کے شبہات سے کیسے خلاصی حاصل کریں گے کئی امور میں
کہا اگر انہیں مسلمان کرے تو اس لعین کے لئے اس پر کوئی راہ نہ ہو، ذیل میں ہم انہیں
مختصر درج کرتے ہیں۔

نیک اعمال میں جلدی

نبی کریم ﷺ نے ہمیں بڑی مصیبتوں اور مشغلیتوں کے آنے سے پہلے نیک
اعمال کے جلد کرنے پر ابھارا ہے کیونکہ انسان ان مصائب میں عمل نیک سے اعراض کرے گا

(۱) یہ لفظ مصنف ابن ابی شیبہ کے ہیں، ۱۰۳۷۴۹۷ء بربرہ سے منقول روایت ہے۔

● سیدنا ابو ہریرہ - رضی اللہ تعالیٰ عنہ - روایت کرتے ہیں :- رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا:

بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ مِثًا: طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَاللُّحَاثُ أَوْ

الدُّجَالُ أَوْ الدَّهَابُ وَخَاصَّةً أَحَدِكُمْ أَوْ أَمْرٍ الْعَامَّةِ (۱)

نیک اعمال کے کرنے میں چھ چیزوں سے جلدی کرو! سورج کے مغرب سے طلوع کرنا، دھواں، دجال، دابہ یا کسی ایک کا خاص امر یعنی موت یا عام امر یعنی قیام قیامت۔

اس کے شرک سے پناہ مانگنا

● سیدنا ابو قتادہ - رضی اللہ تعالیٰ عنہ - سے روایت ہے آپ ایک صحابی

سے روایت کرتے ہیں فرمایا :- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ مِنْ بَعْدِكُمْ الْكُذَّابَ الْمَهْضِلُ وَإِنَّ زَانَةَ مِنْ بَعْدِكُمْ خُبْكُ

خُبْكُ خُبْكُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَإِنَّهُ سَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ ،

فَمَنْ قَالَ : لَنْتَ رَبَّنَا لَكِنْ رَبَّنَا اللَّهُ عَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْهِ أَنْتَ نَعُوذُ

بِاللَّهِ مِنْ شَرِّكَ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ سُلْطَانٌ (۲)

پیشگی تمہارے بعد بہت جموں گمراہ کرنے والا ہوگا اور اس کا سر اس کے بعد (بھلی جانب) جھک جھک جھک (۳) تین بار، (کٹے ہوئے ٹھنڈے یا لے بالوں والا) ہے اور وہ کہے گا میں تمہارا رب ہوں،

(۱) مسلم شریف، کتاب اشراط الساعة، ۱۸۰ - ۲۹۳۷:۱:۱۱۱، کتاب المغن، ۴۰۵۶:

بخاری، شرح السنن میں ۳۳۳۹:۱:۶/۳۲۳۷۷

(۲) مسند احمد، ۱۸۲۷۲/۱:۱۱۱ نے مجمع، ۳۳۶ میں سے ذکر کیا ہے کہ اس کے بدلے جگہ کے

رخاں میں کتب سے طبعی کفر ایک ہے (۳) ایک کے کسی کہیں کرتے ہوئے اس کا ثمر ہے کہا

تو جس نے کہا: تو ہمارا رب نہیں ہے لیکن ہمارا رب اللہ ہے اسی پر ہم نے
بھروسہ کیا اور اسی کی طرف ہم نے رجوع کیا، ہم تیرے شر سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں،
دجال کو اس پر کوئی غلبہ نہ ہوگا۔

● سیدنا سرہ بن جندب - رضی اللہ تعالیٰ عنہ - کی حدیث میں ہے :-

کہ دجال لوگوں کو کہے گا: میں تمہارا رب ہوں،

تو جر نے کہا: تو میرا رب ہے حتیٰ کہ اسی پر مر گیا تو وہ فتنہ میں مبتلا ہوا،

اور جس نے کہا: میرا رب اللہ ہے حتیٰ کہ مر گیا تو یقیناً اللہ تعالیٰ نے اسے

دجال کے فتنہ سے بچا لیا، اور اس پر کوئی فتنہ نہ ہوگا..... (۱)

نماز میں اس کے فتنہ سے پناہ مانگنا

نبی کریم ﷺ اس کے فتنہ سے ہر نماز میں پناہ مانگتے تھے، اس بارے سیدہ

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

رسول اللہ ﷺ ہر نماز میں دعا کیا کرتے تھے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَالْحَوْذِ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ

النَّمِيسِجِ الذَّجَالِ وَالْحَوْذِ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَغْنَمِ وَالْمَغَامِ..... (۲)

اے اللہ! ایک میں عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں تجھ دجال

کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں زندہ اور مردہ کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(مسئلہ کفر کا پانی ص) یعنی کفر سے پانی کی طرح یا عت کی طرح جب ان پر ہوا چلتی ہے تو یہ دونوں لہر

دار ہر جاتے ہیں اور راستے سے بن جاتے ہیں، ایک روایت میں ہے کہ: شجر ہے اس کا سنی بھی وہی ہے جو

بک کا ہے، التہامیہ، ۱/۲۳۲۔

(۱) مسند، ۲/۵، طبرانی، ۱/۳۶۷، مجمع، ۴/۳۳۵ میں فرمایا اس کے رد جال حج کے رجال

جس کے فتنہ میں ہمارا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے، جبکہ انہیں ابن جہان نے فقہ کہا ہے،

(۲) شکاری شریف، کتاب المصلا، ۸۳۲، مسلم، کتاب المساجد، ۱۰۰، ۱:۵۵۸ اور اور،

سورہ کہف کی آیات کا حفظ

یہ آیات دجال کے قتل سے بچائیں گی، ان آیات کی تعین میں احادیث مختلف ہیں، بعض احادیث میں سورہ کہف کے اول سے اور بعض میں اس کے آخر سے اور یہ ساری احادیث صحیح ہیں انہیں محمول کیا گیا ہے اس پر کہ کوئی شروع سے پڑھے یا آخر سے تو بلا شک وہ اسے اس کے قتل سے بچائیں گی ان شاء اللہ تعالیٰ:

● سیدنا ابو درداء... رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ

نے فرمایا:

مَنْ خَلِطَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَالِ (۱)

● سیدنا ابو درداء... رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ کے لفظوں میں مرفوعاً ہے:

مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ

جس نے سورہ کہف کی آخری دس آیات پڑھیں اسے دجال کے قتل سے

محفوظ کر دیا گیا۔

● حجاج نے کہا:

مَنْ قَرَأَ الْعَشْرَ الْوَاخِرَةَ مِنْ سُورَةِ الْكَهْفِ..... (۲)

جس نے سورہ کہف کی آخری دس آیات پڑھیں.....

● دوسری حدیث کے لفظ یوں ہیں:

باقی گزشتہ صفحہ (۸۸۰: نزائی ۵۶/۳)

(۱) مسلم شریف: کتاب، املاۃ المسافرین، ۲۵۷: ابو داؤد، کتاب الملام، ۳۳۲۳: ۲۱

۳۳۹/۶: حاکم کتاب التفسیر، ۳۶۸

(۲) مسند امام، ۳۳۶/۶ - ۳۵۷۳: تاریخ، خلیف، ۲۹۰

مَنْ قَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ (۱)

جس نے سورہ کہف کی ابتداء سے تین آیات پڑھیں وہ فتنہ دجاں سے

محفوظ رہے گا۔



سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نزول کیوں ہوگا؟

امام قرطبی نے اپنے تذکرہ میں کلام فرمایا:

تو سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزول کے سبب کہ آپ ہی کیوں نازل ہوں گے دوسرے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کیوں نہیں اور اسی وقت کیوں کسی اور وقت کیوں نہیں؟ کا جواب تین طرح سے ارشاد فرمایا:

اول: اس بات کا احتمال ہے کہ یہودیوں نے آپ کے قتل اور آپکو سولی

دینے کا ارادہ کیا تھا، ان کا معاملہ جو آپ کے ساتھ تھا اسی صورت پر جاری ہوا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا، جبکہ ان کا ہمیشہ سے دعویٰ ہے کہ انہوں نے آپ کو قتل کر دیا ہے، اور آپ کو جادو وغیرہ کی طرف منسوب کرتے تھے جب کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دیکھتا تھا آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس حرکت سے بچایا، اللہ تعالیٰ نے ان پر ذلت ڈال دی، پھر جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو عزت عطا کی اور اس کے جھنڈے کو غلبہ دیا یہ ذلت ان کیلئے قائم نہ رہی تو جو نبی دجاں ظاہر ہوگا جو کہ سب جادو گروں سے

(۱) نزہتی، کتاب لغزائک القرآن، ۲۸۸۶: نسائی، عمل الیوم واللیلۃ، ۹۵۱، اور فرمایا حسن

بڑا جادوگر ہے، یہود اس کی بیعت کریں گے اوت اس دن اس کا لشکر ہوں گے یہ بات دل میں رکھتے ہوں گے کہ اس دجال کے ذریعے مسلمانوں سے انتقام لینا ہے تو جب ان کا معاملہ یہاں تک پہنچے گا اللہ تعالیٰ اسے نازل کرے گا جس کے بارے ان کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ اسے قتل کر چکے ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کو ان کے اور غیروں (منافقوں اور مخالفوں) کے لئے زندہ ظاہر فرمائے گا اور ان کے سرغنہ اور بڑے کے خلاف جو رب ہونے کا دعوے دار ہوگا مد فرمائے گا تو آپ اسے قتل کریں گے اور اس کے یہودی لشکر کو اپنے ساتھ مؤمنوں کی مدد سے شکست دیں گے، تو وہ اس دن بھاگنے کی جگہ نہ پائیں گے اگرچہ کوئی کسی درخت یا پتھر کے ساتھ چھپ جائے۔

دوم: یہ احتمال ہے کہ آپ کا نزول ایسی مدت میں اس لئے ہو کہ آپ کے وصال کا وقت قریب ہو چکا ہوگا، نہ یہ کہ آپ کا نزول دجال کے قتل کے لئے ہوگا، کیونکہ کسی تلوک کے لئے جو مٹی سے پیدا ہوئی ہو یہ مناسب نہیں کے اس کا وصال آسمان میں ہو لیکن اللہ تعالیٰ کا معاملہ جاری ہوگا اسی صورت پر جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

بِنَهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَفِيهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَى
(سورہ طہ، آیت ۵۵)

اسی سے ہم نے تمہیں پیدا کیا اسی میں تمہیں لوٹا دیں گے اور اسی سے دوسری مرتبہ تمہیں نکالیں گے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو نازل فرمائے گا، اور زمین میں ایک مدت تک آپ کو قبر میں دفن رکھے گا (یعنی بعد وصال) آپ کو زمین میں جو آپ کے قریب ہوگا دیکھے گا اور آپ سے سنے گا جو آپ سے دور ہوگا، آپ کی روح کو اللہ تعالیٰ قبض نہ فرمائے گا تو مؤمن آپ کے معاملہ کے ولی ہوں گے، اور آپ پر نماز پڑھیں گے، اور جیسے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام دفن ہوئے ویسے آپ کو دفن کیا جائے گا تو یہ ہے آپ کے نزول

کا سبب اور یہ بات اس کے علاوہ ہے کہ آپ کا انہیں دنوں میں لڈ دروازے پر دجال
 کر پانا اتفاقاً ہوگا، تو جب یہ اتفاقی بات ہے اور دجال کا قتل یہاں تک پہنچے گا کہ وہ
 رب ہونے کا دعویٰ کرے گا، اس کے جہاد کے لئے کوئی مؤمن تیار نہ ہوگا، جب کہ وہ
 اس بات کا زیادہ مستحق ہوگا کہ اس کی طرف توجہ کی جائے، اس کا قتل سیدنا عیسیٰ علیہ
 الصلاۃ والسلام کے ہاتھوں ہوگا اسلئے کہ آپ ان حضرات قدس میں سے ہیں جنہیں
 اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت کے لئے جن لیا اور اس پر اپنی کتاب نازل فرمائی یہ ہے
 آپ کے نازل کرنے کا مسئلہ۔

سوم: کہ آپ نے انجیل میں امت محمد ﷺ کی فضیلت پائی جیسا اللہ
 تعالیٰ نے فرمایا: اور اس کی بات حق ہے:

..... ذٰلِكَ مَقْلَهُمْ فِي التَّوْرَةِ اِقْوَمَ مَقْلَهُمْ فِي الْاِنْجِيلِ

تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ آپ کو امت محمد ﷺ سے کر دے تو
 اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کو قبول کر لیا اور آپ کو آسمان کی طرف اٹھایا حتیٰ کہ آپ کو
 آخر زمانہ میں نازل فرمائے گا اس حال میں کہ آپ دین اسلام سے جو مٹ چکا ہوگا
 اس کی تجدید فرمائیں گے تو آپ کی موافقت دجال سے ہوگی یعنی آمنا سامنا ہوگا تو
 آپ اسے قتل کریں گے۔

● آپ کے ذہن میں اختلاف ہے: ایک قول یہ ہے کہ ارض مقدس میں
 آپ کا دفن ہوگا اس کے قائل طبری ہیں: ایک قول یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ
 آپ کو دفن کیا جائے گا جیسا کہ احادیث میں مذکور ہے (۱)



یا جوج و ما جوج

وہنگ۔ یسلی بن مریم علیہا الصلوٰۃ والسلام کا نزول اور آپ کا دجال کو قتل کرنا یہ وہ آخری عجیب حادثات نہیں ہیں جو آخری زمانہ میں واقع ہوں گے بلکہ اس کے بعد اس سے زیادہ عجیب و غریب حادثات رونما ہوں گے جیسے یا جوج و ما جوج کا خروج، اور چاہئے کہ ہم جلیل صحابی نو اس ابن سمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عرض کریں کہ آپ ہمارے لئے بیان فرمائیں جو کچھ آپ نے نبی کریم ﷺ سے سنا:

...أَوْحَى اللَّهُ - عَزَّ وَجَلَّ - إِلَى عِيسَى - عَلَيْهِ السَّلَامُ - إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرَّرَ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ وَيَتَعَثُّ اللَّهُ بِأَجْوَجٍ وَمَا جُوجٍ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَيَمْرُؤُا إِلَهُمْ عَلَى بَحِيرَةٍ طَيْرِيَةٍ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا وَيَمْرُؤُا آجِرُهُمْ فَيَقُولُونَ: لَقَدْ كَانَ بِهَذَا امْرَأَةٌ مَاءً وَيَخْضُرُنِي اللَّهُ عِيسَى - عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ - وَأَصْحَابُهُ حَتَّى يَكُونُ رَأْسُ الطُّورِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى - عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ - وَأَصْحَابُهُ فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ النَّعْفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيَضْبَحُونَ فَرَسِي كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاجِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى - عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ - وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْجِعَ شِرٍ إِلَّا مَلَأَ هَمُّهُمْ وَنَقَتْهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى - عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ - وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللَّهِ فَيُرْسِلُ اللَّهُ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَعْمَلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ..... (۱)

اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی فرمائے گا کہ میں نے ایسے اپنے بندے ظاہر کئے جن سے کسی ایک کو ان کے ساتھ لڑائی کی طاقت نہیں تو آپ انہیں کوہ طور پر لے جا کر محفوظ کریں، اور اللہ تعالیٰ یا جوج و ما جوج کو بھیجے گا وہ تیزی سے ہر اونچے راستے سے بھاگتے ہوئے آئیں گے تو ان کا اول دستہ بچھرہ طبریہ پر سے گزرے گا اور بھتا پانی اس میں ہوگا سب پی جائے گا اور دوسرا گروہ گزرے گا تو کہے گا یہاں کبھی پانی تھا، اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے اصحاب تشریف لائیں گے حتیٰ کہ بتیل کی سری ان میں سے ہر ایک کو اس سے بہتر ہوگی کہ آج تم میں سے کسی کیلئے سودینار ہوں تو اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے اصحاب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجاء کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر کیڑے بھیجے گا یعنی کیڑے ان کی گردنوں میں پیدا فرمائے گا تو وہ یوں مرجائیں گے جیسے ایک آدمی کامرنا، پھر نبی اللہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے ساتھی طور سے زمین کی طرف اتریں گے تو زمین میں ایک بالشت بھی جگہ خالی نہ پائیں گے کیونکہ ساری زمین ان کی لاشوں اور بدبو سے بھری پڑی ہوگی، پھر نبی اللہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ بخت اونٹ کی گردنوں کی طرح پرندے بھیجے گا وہ انہیں اٹھا کر لے جائیں گے اور جہاں اللہ تعالیٰ چاہے گا پھینک دیں گے۔

● ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نبی کریم ﷺ سے حدیث اسراء والی

روایت میں ہے:-

..... سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرمائیں گے میں اس کی طرف اترتا ہوں اور اسے قتل کرتا ہوں تو لوگ اپنے بلاد کی طرف لوٹ جائیں گے تو ان کا سامنا یا جوج و ما جوج سے ہوگا ﴿..... وَهُمْ مِنْ كُلِّ خَدْبٍ يُنْبِلُونِ﴾
(سورۃ الانبیاء، ۹۶)

تو وہ کسی بھی جگہ پانی پر نہیں گزریں گے مگر اسے پی جائیں گے اور جس چیز پر گزریں گے اسے تباہ کر دیں گے، پھر وہ اللہ تعالیٰ سے بلند آواز سے دعا کریں گے اور میں بھی دعا کروں گا کہ اللہ تعالیٰ انہیں موت دے، پھر زمین ان کی بوسے متعفن ہو جائے گی تو لوگ پھر اللہ تعالیٰ سے پہ آواز بلند دعا کریں گے تو میں بھی دعا کروں گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ موسلا دھار بارش برسائے گا جو انہیں اٹھا کر سمندر میں گرا دے گی، پھر پہاڑا پکھڑ دے جائیں گے اور زمین کو دسترخوان کی طرح بچھا دیا جائے گا پھر میرا عہد یعنی وقت وصال آ جائے گا جب یہ وقت ہوگا قیامت لوگوں سے اس طرح ہوگی جیسے حاملہ عورت جس کے گھر والے نہیں جانتے کب وہ بچہ جنمتی ہے دن میں یارات میں (۱)

● سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے، کہ رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا:

تَفْتَحُ بِأَجْوَجٍ وَمَا جَوْجٌ فَيَخْرُجُونَ كَمَا قَالَ تَعَالَى: وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَيَعْمُونَ الْأَرْضَ وَيَنْحَاظُ مِنْهُمْ الْمُسْلِمُونَ حَتَّى تَصِيرَ بَقِيَّةُ الْمُسْلِمِينَ فِي مَدَائِبِهِمْ وَخُضُوبِهِمْ وَيَضْمُونَ إِلَيْهِمْ مَوَاشِيَهُمْ حَتَّى أَنْهَمَ لَيْسُرُونَ بِالنَّهْرِ فَيَشْرَبُونَ حَتَّى مَا يَلْدُرُونَ فِيهِ فَيُنْمِرُ أَجْرُهُمْ عَلَى أَنْبَرِهِمْ فَيَقُولُ قَائِلُهُمْ: لَقَدْ كَانَ بِهَذَا الْمَكَانِ مَرَّةً مَاءٌ وَيَطْهَرُونَ عَلَى الْأَرْضِ،

فَيَقُولُ قَائِلُهُمْ هَذَا أَهْلُ الْأَرْضِ قَدْ فَرَّغْنَا مِنْهُمْ وَلَنَنْزِلَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ حَتَّى إِنْ أَحَدَهُمْ لِيَهْزُ حُرْبَتَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَتَرْجِعُ مُخْضَبَةً بِالدَّمِ،

(۱) ابن ماجہ، کتاب الطہن، ۳۰۸۱، مستدرک حاکم، کتاب الملام، ۳/۳۸۸: آپ نے اسے

صحیح کہا اور اسی نے اس کا اقرار کیا، حافظ ابوسعید نے مصباح الراجزہ میں ۳/۲۶۱ سے صحیح کہا۔

فَيَقُولُونَ قَدْ قَاتَلْنَا أَهْلَ السَّمَاءِ فَيَنبَأُهُمْ كَذَلِكَ، إِذْ بَعَثَ اللَّهُ ذُرَّابًا
كَتَفَبَ الْجَرَادُ فَنَآخُدُ بِأَعْنَاقِهِمْ فَيَمُوتُونَ مَوْتِ الْجَرَادِ يَرْكَبُ بَعْضُهُمْ
بَعْضًا فَيُضِيحُ الْمُسْلِمُونَ لَا يَسْمَعُونَ لَهُمْ جِسًا

فَيَقُولُونَ: رَجُلٌ يَشْرِي نَفْسَهُ وَيَنْظُرُ مَا قَعَلُوا؟ لَقَدْ نَزَلَ مِنْهُمْ رَجُلٌ قَدْ
وَطَنَ نَفْسَهُ عَلَى أَنْ يَقْتُلُوهُ فَيَجِدُهُمْ مَوْتَى فَيُنَادِيهِمْ: أَلَا تَابْتُمْ؟ فَقَدْ هَلَكَ
عَلْوُكُمْ فَيَخْرُجُ النَّاسُ وَيُخَلِّوْنَ سَبِيلَ مَوَاتِيهِمْ فَمَا يَمْكُونُ لَهُمْ رَحْمَى إِلَّا
لَهُمْ مِنْهُمْ فَتَشْكُرُ اللَّهُ عَلَيْهَا كَأَنَّهَا كَانَتْ حَسَنًا مَا شَكَّرَتْ مِنْ نَبَاتٍ أَصَابَتْهُ لُقَطٌ (۱)

یا جوج و ما جوج کھولے جائیں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ﴿وہم
من کل حدب ینسلون﴾ کہ وہ ہر ٹھیک راستے سے نکلیں گے تو وہ زمین پر پھیل
جائیں گے اور مسلمان ان سے ہٹ جائیں گے حتیٰ کہ باقی مسلمان اپنے شہروں اور
قلعوں کی طرف لوٹ جائیں گے ان کے پیادے ان سے آٹھیں گے حتیٰ کہ وہ نھر کے
پاس سے گزریں گے تو پتھریں گے تا آنکہ اس میں کچھ باقی نہیں چھوڑیں گے تو ان کا
دوسرا گروہ ان کے نشان پر گزرے گا تو کہنے والا کہے گا: اس جگہ کبھی پانی تھا تو وہ زمین
پر غلبہ پائیں گے تو ان کا قائل کہے گا: یہ زمین والے تھے جن سے ہم قارغ ہو گئے اور
ہم ضرور یقیناً آسمان والوں سے مقابلہ کریں گے حتیٰ کہ ان میں کوئی اپنے نیزے کو
آسمان کی طرف پھینکے گا تو وہ خون آلود واپس آئے گا تو وہ کہیں گے ہم نے آسمان
والوں کو قتل کر دیا ہے اسی دور ان میں، اللہ تعالیٰ جانور نڈی کے کیڑوں کی طرح کہے
سیجے گا جو ان کی گردنوں سے انہیں لیں گے تو وہ سارے نڈیوں کی موت مر جائیں
گے، ایک دوسرے پر سوار ہوں گے، اور مسلمان ایسے ہوں گے کہ ان کی ہڈی ہی آواز نہ

(۱) ابن ماجہ، کتاب الجحیم ۳۰۷۹، ص ۳۰، ۷۷؛ مسند ابویعلیٰ الموصلی ۲/۳۳۷؛ مستدرک

حاکم، کتاب اللہام ۲/۳۸۹، ص ۳۱۱ نے اسے صحیح کہا اور اس کا اقرار کیا۔ حافظ لامیری نے مصباح الثریا ج ۱
میں ۲/۳۰۷ سے صحیح کہا اور فرمایا اس کی اسناد صحیح ہے۔ جہاں لفظ ہیں۔

سینس گے، تو وہ کہیں گے: کون شخص ہے جو اپنے کو بیچے اور دیکھے کہ انہوں نے کیا کیا؟
 تو ان میں سے ایک آدمی اترے گا جس نے خود کو اس پڑا مادہ کر لیا ہوگا کہ وہ اسے قتل
 کر دیں، تو وہ ان کو مردہ پائے گا، اور آواز دے گا: خبردار خوش ہو جاؤ کہ تمہارا دشمن
 ہلاک ہو گیا، پھر لوگ نکلیں گے اور اپنے جانوروں کے لئے راستہ خالی کریں گے تو اس
 وقت ان کے پاس کچھ نہ ہوگا سوائے ان جانوروں کے گوشت کے، اس پر اللہ کا شکر
 ایسے کریں گے جیسے خوبصورت ترین شکر جو کسی نبات کے پلنے پر بھی کبھی نہیں کیا گیا۔

الحمد للہ آج تجربہ مکمل ہو گیا

محمد یاسین قادری شطاری نئیابی

خلیفہ ہاشمیان آستان عالیہ شطاریہ نئیابیہ کوئی بی عبد الرحمن لاہور

خلیب: جامع مسجد عمر چشمہ فیض محمدی عمرہ ڈاک سوئی

درس: المدینہ اسلامک یونیورسٹی گوجرانوالہ سیٹی روڈ نزد ۵۵۵

درس قرآن: جامع مسجد حیدری کاموئی

صدر: عظیم امام احمد رضا رست کاموئی

فون: ۰۳۳۳۳۳۸۹۳۲۳

۱۳ جولائی ۲۰۰۵ء بمطابق ۷ ویں رات ماہ جمادی الثانیہ

بوقت ۱۵:۲۳ بروز جمعہ المبارک (صبح جمعہ ہے)